



الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المدينة العلمية

از: بانی دعوت اسلامی، عاشق اعلیٰ حضرت شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ
مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم
تبليغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوت اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعت
علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزم مصمم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے
مجلس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی
ہے جو دعوت اسلامی کے علماء و مفتیان کرام کثرہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص
علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۲) شعبہ درسی کتب

(۳) شعبہ اصلاحی کتب

(۴) شعبہ تراجم کتب

(۵) شعبہ تفتیش کتب

(۶) شعبہ تخریج

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم

البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجتہد دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، مہر

طریقت، باعثِ غیر و بڑکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسعی سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ کبدِ خضرا شہادت، بختِ البقیع میں مدفن اور جنتِ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۸	پیش لفظ	۱
۱۰	تعارف مصنف رحمۃ اللہ علیہ	۲
۱۷	عقائد متعلقہ ذات و صفات باری تعالیٰ	۳
۲۷	عقائد متعلقہ نبوت	۴
۲۸	نبی و رسول کی تعریف	۵
۳۰	قراءت متواترہ کا انکار کفر ہے	۶
۳۱	نسخ کی تحقیق	۷
۳۳	عصمتِ انبیاء	۸
۳۳	انبیاء کرام علیہم السلام سے احکام تبلیغیہ میں سہو و نسیان محال ہے	۹
۳۳	زمین کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے	۱۰
۳۸	نبی کو اللہ عز و جل کے حضور چوڑے چہرہ کی مثل کہنا کلمہ کفر ہے	۱۱
۳۸	معجزہ، ارہاس، کرامت، معونت اور استیلا کی تعریف	۱۲
۳۹	خصائص حضور اکرم سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۳
۴۱	مرتبہ شفاعتِ کبریٰ	۱۴
۴۳	حضور ﷺ کی تعظیم بعد ایمان ہر فرض پر مقدم و اہم ہے	۱۵
۴۴	حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر بعد وفات بھی فرض ہے	۱۶
۴۵	حضور ﷺ کے قول یا فعل یا عمل کو بہ نظر حقارت دیکھنا کفر ہے	۱۷
۴۸	فرشتوں کا بیان	۱۸
۴۹	جنات کا بیان	۱۹
۵۰	عالم برزخ کا بیان	۲۰

۵۱	۲۱	مرنے کی بعد روح کا بدن سے تعلق
۵۳	۲۲	منکر و نکیر کے سوالات
۵۶	۲۳	عذابِ قبر
۵۷	۲۴	انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی
۵۸	۲۵	علاماتِ قیامت
۶۷	۲۶	قیامت کا منکر کافر ہے
۶۷	۲۷	حشر کا بیان
۷۲	۲۸	حضور ﷺ کا شفاعت فرمانا
۷۳	۲۹	حساب و کتاب
۷۵	۳۰	حوضِ کوثر
۷۵	۳۱	میزان و لبواء الحمد و پلِ صراط
۷۹	۳۲	جنت کا بیان
۸۶	۳۳	دوزخ کا بیان
۹۲	۳۴	ایمان و کفر کا بیان
۹۵	۳۵	اصولِ عقائد میں تقلید جائز نہیں
۹۷	۳۶	کافر یا مرتد کے واسطے اُس کے مرنے کے بعد دعائے مغفرت کفر ہے
۹۸	۳۷	مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے
۹۸	۳۸	حدیثِ پاک کے مطابق یہ امتِ تہتر (۷۳) فرقے ہو جائیگی، اُن میں ایک فرقہ جنتی ہوگا
۱۰۰	۳۹	قادیانی کے کفریات
۱۰۷	۴۰	رافضیوں کے عقائد
۱۱۰	۴۱	وہابیہ کے عقائد و کفریات

۱۲۱	۴۲	غیر مقلدین کے عقائد و کفریات
۱۲۲	۴۳	بدعت کے معنی
۱۲۳	۴۴	امامت کا بیان
۱۲۴	۴۵	خلافتِ راشدہ
۱۲۶	۴۶	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر، خیر ہی سے ہونا فرض ہے
۱۲۶	۴۷	شیخینِ کریمین کی خلافت کا انکار فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے
۱۲۶	۴۸	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب جلتی ہیں
۱۲۹	۴۹	خلافتِ راشدہ کب تک رہی؟
۱۳۱	۵۰	اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت نہ رکھنے والا ملعون و خارجی ہے
۱۳۲	۵۱	ولایت کا بیان
۱۳۲	۵۲	طریقت منافی شریعت نہیں
۱۳۳	۵۳	اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر امورِ غیبیہ منکشف ہوتے ہیں
۱۳۳	۵۴	کراماتِ اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا منکر گمراہ ہے
۱۳۴	۵۵	استمداد، استعانت و ایصالِ ثواب و عرس
۱۳۵	۵۶	شرائط بیعت
۱۳۶	۵۷	ماخذ و مراجع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

الحمد للہ عزوجل! ہماری یہ کوشش ہے کہ اپنے اکابرین کی کتب کو احسن اسلوب میں پیش کریں۔ اس سلسلے میں امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے کئی رسائل طبع ہو کر عوام و خواص سے خراج تحسین پا چکے ہیں۔ اس سلسلے کی ایک اور کوی ”بہار شریعت“ حصہ اول، پیش خدمت ہے، جو عقائد اسلامیہ اور ان سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی اسی انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

اس حصے پر تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ کے مدنی علماء نے ان تھک محنت کی ہے جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی ان کے کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

- ۱۔ آیات و احادیث اور دیگر عبارات کے حوالہ جات کی مقدور بھر خرچ کی گئی ہے۔
- ۲۔ مشکل الفاظ کی تسہیل، عربی عبارات کے ترجمے اور ان پر حشی الامکان اعراب کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ عام قاری بھی اسے پڑھنے میں دشواری محسوس نہ کرے۔

- ۳۔ آیات قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿ 》، متن احادیث کو ڈبل بریکٹ (()), کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted commas ” “ سے واضح کیا گیا ہے۔

- ۴۔ عقیدہ اور مسئلہ کو نمبر دے کرنٹی سطر سے درج کرنے کا التزام کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو آسانی ہو۔
- ۵۔ اس حصے کی پروف ریڈنگ سب سے دشوار مرحلہ تھا کیونکہ غیر محتاط ناشرین کی وجہ سے ”بہار شریعت“ کے نسخوں میں اغلاط کی کثرت پائی گئی۔ کسی نسخہ میں کہیں عبارت زائد ہے، تو کسی میں کوئی عقیدہ ہی غائب ہے، کسی نسخے میں کتابت آیات کریمہ کی غلطیاں ہیں تو کسی میں کتابت حدیث کی غلطی ہے، کسی نسخے میں دیگر عبارات کی غلطیاں پائی جاتی ہیں اور جس نسخہ میں خرچ کی ہوئی ہے تو اس میں بھی اکثر جگہ اغلاط موجود ہیں، بلکہ کئی جگہ متن اور خرچ میں کوئی امتیاز نہیں: مثلاً ایک ایڈیشن میں عقیدہ ۲۷، ص ۶ میں عبارت: (یہ عقائد سب قرآن

کریم... إلخ) زائد ہے۔ اسی طرح مرکز الاولیاء لاہور کے ایک مشہور ادارے کے نسخے میں، عقیدہ: (نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے... إلخ) غائب ہے۔ ایک ایڈیشن میں صفحہ ۱۰ پر آیت قرآنیہ کے جزء ﴿اللّٰهُ اَعْلَمُ﴾ کی جگہ ﴿اللّٰهُ يَعْلَمُ﴾ لکھا ہوا ہے۔ اسی نسخے میں صفحہ ۶۱ پر حدیث کے الفاظ ((نعمت البدعة)) کی جگہ (نعمۃ البدعة) ہے، ایک نسخہ میں صفحہ ۶ پر: (اُس نے اپنے کرم سے وعدہ فرمایا... إلخ) کی جگہ: (اس نے اپنے قلم سے وعدہ فرمایا... إلخ)؛ ان اغلاط کے پیش نظر مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخے کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخے کا عکس ہے؛ یہی وجہ ہے کہ اس نسخے میں دیگر نسخوں کی نسبت اغلاط بہت کم ہیں۔ اس طرح کم از کم تین مرتبہ اس حصے کی پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ علماء کرام اور عوام الناس اس حصے میں شاید ہی کہیں کتابت کی غلطی پائیں۔ ان شاء اللہ عز وجل۔

۲۔ ابتداء میں فہرست مضامین مع صفحہ نمبر کے درج کر دی گئی ہے۔

۷۔ کتاب کے شروع میں مصنف کتاب صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کا اجمالی تعارف پیش کر دیا گیا ہے۔

۸۔ آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مطابح کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس حصے کو آپ تک پہنچانے سے پہلے کئی مراحل سے انتہائی احتیاط سے گزارا گیا ہے جس پر زور کثیر بھی خرچ ہوا۔ اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عز وجل کی عطا سے ہیں اور جو خامیاں رہ گئی ہوں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیوضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

تعارف مصنف

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

رحمة الله تعالى عليه

ولادت باسعادت:

شریعت کے صدر شہیر، طریقت کے بدر منیر مولانا الحاج مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ
مشرقی یوپی (انڈیا) کے قصبہ گھوسی میں ۱۳۰۰ھ/ 1882ء میں پیدا ہوئے۔

خاندان:

آپ کا گھرانہ علوم و فنون اسلامیہ کا دلدادہ تھا، والد ماجد اور جد امجد کو علم طب میں مہارت
حاصل تھی، والد ماجد مولانا حکیم جمال الدین علیہ الرحمۃ عالم و فاضل اور ماہر طب تھے۔

تعلیم و تربیت:

ابتدائی تعلیم اپنے دادا مولانا خدا بخش علیہ الرحمۃ سے حاصل کی۔ اُن کے وصال کے بعد
مولوی الٰہی بخش علیہ الرحمۃ سے کچھ عرصہ پڑھا جو آپ کے قصبہ ہی میں مدرس تھے۔ پھر شوال
۱۳۱۲ھ میں جوہنور کے لیے عازم سفر ہوئے۔ اُن دنوں مدرسہ حنفیہ جوہنور میں حضرت
استاذ الاساتذہ مولانا ہدایت اللہ خان علیہ الرحمۃ کے فیضانِ علمی کا پاڑا بٹ رہا تھا، علومِ دینیہ کے
متلاشی دُور دُور سے یہاں پہنچ رہے تھے، حضرت صدر الشریعہ نے کچھ دن ابتدائی کتابیں اپنے
چچا زاد بھائی مولانا محمد صدیق علیہ الرحمۃ اور مولانا سید ہادی حسن علیہ الرحمۃ سے پڑھیں، پھر حضرت
مولانا ہدایت اللہ خان علیہ الرحمۃ سے اکتسابِ فیض کیا۔ جو مجاہدِ تحریکِ آزادی مولانا فضل حق خیر
آبادی علیہ الرحمۃ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔

محدث سورتی علیہ الرحمۃ کے حضور:

آپ علوم عقلیہ سے فراغت کے بعد حسب ارشاد حضرت مولانا ہدایت اللہ خان رامپوری علیہ الرحمۃ، حضرت مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں علم حدیث حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے، اس عظیم محدث اور مدرس کی خدمت میں حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ چودہ مہینے حاضر رہے اور ۱۳۲۳ھ میں مدرسۃ الحدیث پہلی بھیت سے سند فراغت حاصل کی۔

تدریس کا آغاز:

حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ یوں تو زمانہ طالب علمی ہی میں جوہور اور پہلی بھیت میں ابتدائی درجات کے طلبہ کو پڑھایا کرتے تھے، لیکن باقاعدہ تدریس کا آغاز یوں ہوا کہ قاضی عبدالوحید صاحب رئیس پٹنہ نے مدرسہ اہل سنت کے لیے ایک مدرسہ اول، حضرت محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں خط لکھ کر طلب کیا، لہذا محدث سورتی علیہ الرحمۃ نے اپنے لائق فائق شاگرد مولانا امجد علی اعظمی کو بھیجا۔

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے پہلی ملاقات:

جب مہتمم مدرسہ اہل سنت جناب قاضی عبدالوحید علیہ الرحمۃ بیمار پڑ گئے تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہما ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ انہی دونوں بزرگوں کی موجودگی میں قاضی صاحب نے وفات پائی، اعلیٰ حضرت قبلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور محدث سورتی صاحب نے قبر میں اتارا، اسی موقع پر صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے پہلی مرتبہ اعلیٰ حضرت کی زیارت کی اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے زہد و تقویٰ، للہیت اور علمی مقام سے آپ بے انتہا متاثر ہوئے، دل بے اختیار مرید ہونے کے لیے بے چین ہو گیا، چنانچہ محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی رائے اور مشورے سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمن کے دست مبارک پر بیعت ہو گئے۔

دارالعلوم منظر اسلام میں بحیثیت صدر مدرس:

جب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے حضرت صدر الشریعہ کو دارالعلوم منظر اسلام میں بطور صدر مدرس تدریسی خدمات انجام دینے کے لیے طلب کیا تو صدر الشریعہ فوراً بریلی شریف حاضر ہو گئے، اور جب بریلی آئے تو یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

صدر الشریعہ کا لقب:

حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ نے جملہ علوم و فنون میں مہارت تامہ عطا فرمائی تھی لیکن انہیں تفسیر، حدیث اور فقہ سے خصوصی لگاؤ تھا، فقہی جزیات ہمیشہ نوک زبان پر رہتی تھیں؛ اسی بناء پر مجدد وقت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے آپ کو صدر الشریعہ کا لقب عطا فرمایا۔

قاضی القضاۃ (چیف جسٹس):

امام احمد رضا قدس سرہ نے حالات اور ضرورت دینی کے پیش نظر بریلی شریف میں پورے برصغیر کے لیے شرعی دارالقضاء قائم فرمایا تھا اور اس کے لیے تمام مشاہیر ہند میں سے صدر الشریعہ کو احکام شرعی کے نفاذ اور مقدمات کے فیصلے کے واسطے قاضی شرع مقرر فرمایا۔

مشاہیر تلامذہ:

جن مشاہیر تلامذہ کے نام ہمیں دستیاب ہو سکے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ شیر پیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی خان لکھنوی علیہ الرحمۃ

۲۔ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ

۳۔ حافظ ملت مولانا عبدالعزیز مبارکپوری علیہ الرحمۃ

۴۔ علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ

۵۔ خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ الرحمۃ

۶۔ مفتی اعظم پاکستان، وقار ملت مفتی وقار الدین صاحب قادری علیہ الرحمۃ

۷۔ صاحب تصانیف کثیرہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ

۸۔ مولانا سید ظہیر احمد زیدی علیہ الرحمۃ، مصنف بہار شریعت حصہ ۱۹

۹۔ مولانا حافظ قاری محبوب رضا خان صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ

تصنیفات:

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ نے سات (۷) گراں قدر تصانیف کا بیش بہا تحفہ قوم کو پیش کیا۔ ان کتب کے نام یہ ہیں: ”بہار شریعت“، ”فتاویٰ امجدیہ“، ”حاشیہ طحاوی شریف“، ”التحقیق الکامل فی حکم قنوت النوازل“، ”جامع الواہیات من جامع الجزیات“، ”اتمام حجت تامہ“ اور ”اسلامی قاعدہ“۔

تعارف بہار شریعت:

اُردو زبان میں سترہ حصوں پر مشتمل ”بہار شریعت“ حضرت صدر الشریعہ کی وہ عظیم کتاب ہے جسے فقہ حنفی کا انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یوں تو فقہی مسائل پر بیسیوں کتب، کتابچے اور رسائل موجود ہیں، جن میں احکام شریعت کو اُردو زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ اُن میں سے ہر سالہ کسی خاص موضوع سے متعلق ہے، مثلاً کسی میں صرف عقائد، کسی میں فرائض، کسی میں فقط نماز و روزہ کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے، لیکن ”بہار شریعت“ کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں زندگی سے لے کر موت تک کے تمام مسائل شرعیہ کو سمودیا گیا ہے۔

مقصد تصنیف:

حضرت صدر الشریعہ فرماتے ہیں: ”ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا تھا جو اُس کی ضروریات کو کافی ہو، بفضلہ تعالیٰ علماء بکثرت موجود تھے، جو تا معلوم ہوتا تھا اُن سے با آسانی دریافت کر لیتے، حتیٰ کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمادیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کریں گے جو دین میں فقیہ ہوں، رواہ الترمذی عن العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب عن اُبیہ عن جدہ (”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاة علی السی، الحدیث: ۴۸۷، ص ۱۶۹۲) پھر جس قدر عہدِ نبوت سے بعد ہوتا گیا اُسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی، اب وہ زمانہ آگیا کہ عوام تو عوام بہت سے وہ جو علماء کہلاتے ہیں روزمرہ کی

ضروری جزئیات حتیٰ کہ فرائض و واجبات سے ناواقف، اور جتنا جانتے ہیں اُس پر بھی عمل سے منحرف کہ اُن کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا؛ اسی قلتِ علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل کا، جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں، حالانکہ نہ خود عم رکھتے ہیں کہ جان سکیں، نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں، نہ علماء کی خدمت میں حاضر رہتے کہ اُن کی صحبت باعثِ برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی، اور اُردو میں کوئی ایسی کتاب کی سلیس، عام فہم، قابلِ اعتماد ہو، اب تک شائع نہ ہوئی، بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرہ کی ضروری باتیں بھی اُن میں کافی طور پر نہیں، اور بعض میں اغلاط کی کثرت، لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں؛ لہذا فقیر بظہرِ خیر خواہی مسلمانان اور بمقتضائے الدین النصیح لکل مسلم مولیٰ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس امر اہم و اعظم کی طرف متوجہ ہوا۔

وفات:

۲ ذیقعدہ ۶/ ستمبر بروز شنبہ ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء تقریباً ساڑھے بارہ بجے شب آپ نے ہندوستان کے مشہور شہر بمبئی میں وصال فرمایا جہاں آپ بذریعہ سفینہ عازم زیارتِ حرمین شریفین ہو کر تشریف فرما تھے^(۱)۔ (إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُونَ)

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

تقریظ و تصدیق

سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیم المہرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن (بہارِ شریعت کی مقبولیت و محبوبیت اور شہرت کی ایک اہم وجہ اسے امامِ اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تائید و تصدیق اور دعا کا حاصل ہونا بھی ہے۔ امامِ اہل سنت تحریر فرماتے ہیں):

”فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت، تصنیف لطیفِ اُحییٰ فی اللہ ذی المجد والجاه، والطبع السلیم، والفکر القویم، والفضل والعلی، مولانا مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرّب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی، مطالعہ کیا، الحمد للہ مسائلِ صحیحہ، رجیحہ، محققہ، منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوامِ بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں، اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و طمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و عمل و فیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے، آمین!“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي أنزل القرآن، وهدانا به إلى عقائد الإيمان، وأظهر هذا الدين القويم على سائر الأديان، والصلاة والسلام الأتمان في كل حين وإن على سيد ولد عدنان، سيد الإنس والجان، الذي جعله الله تعالى مطلقاً على الغيوب فعلم ما يكون وما كان، وعلى آله وصحبه وابنه وحزبه ومن تبعهم بإحسان، واجعلنا منهم يا رحمن! يا منان!

فقیر بارگاہ قادری ابوالعلا امجد علی اعظمی رضوی عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ عوام بھائیوں کے لیے صحیح مسائل کا ایک سلسلہ عام فہم زبان میں لکھا جائے، جس میں ضروری روزمرہ کے مسائل ہوں۔ باوجود بے فرصتی اور بے مائیگی کے تو کلاً علی اللہ اس کام کو شروع کیا، ایک حصہ لکھنے پایا تھا کہ یہ خیال ہوا کہ اعمال کی درستی عقائد کی صحت پر محض ہے، اور بہترے مسلمان ایسے ہیں کہ اصول مذہب سے آگاہ نہیں، ایسوں کے لیے سچے عقائد ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت ہے۔ خصوصاً اس پر آشوب زمانہ میں کہ گندم نما ہو فروش بکثرت ہیں، کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے، بلکہ عالم کہلاتے ہیں اور حقیقتہً اسلام سے ان کو کچھ علاقہ نہیں۔ عام ناواقف مسلمان ان کے دام ترویج میں آکر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، لہذا اس حصہ یعنی کتاب الطہارۃ کو اس سلسلہ کا حصہ دوم کیا، اور ان بھائیوں کے لیے اس سے پہلے حصہ میں اسلامی سچے عقائد بیان کیے۔ اُمید ہے کہ برادران اسلام اس کتاب کے مطالعہ سے ایمان تازہ کریں اور اس فقیر کے لیے غفود عافیت دارین اور ایمان و مذہبِ اہلسنت پر خاتمہ کی دعا فرمائیں۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی الْاِيْمَانِ وَتَوَقَّنَا عَلٰی الْاِسْلَامِ وَارْزُقْنَا شِقَاعَةَ خَيْرِ الْاَنَامِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَادْخِلْنَا بِحَاہِ عِنْدَكَ دَارَ السَّلَامِ اٰمِيْن يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

عقائد متعلقہ ذات و صفات الہی جل جلالہ

عقیدہ (۱): اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ اسماء میں^(۱)، واجب الوجود ہے، یعنی اس کا وجود ضروری ہے، عدم محال^(۲)۔ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے، ازلی کے بھی یہی معنی ہیں، باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں^(۳)۔ وہی اس کا مستحق ہے کہ اُس کی عبادت و پرستش کی جائے^(۴)۔

عقیدہ (۲): وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اُس کا محتاج ہے^(۵)۔

عقیدہ (۳): اس کی ذات کا ادراک عقلاً محال^(۶) کہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے عقل اُس کو محیط ہوتی ہے^(۷) اور اُس کو کوئی احاطہ نہیں کر سکتا، البتہ اُس کے افعال کے ذریعے سے اجمالاً اُس کی صفات، پھر اُن صفات کے ذریعے سے معرفت ذات حاصل ہوتی ہے^(۸)۔

عقیدہ (۴): اُس کی صفتیں نہ عین ہیں، نہ غیر، یعنی صفات اُسی ذات ہی کا نام ہو ایسا نہیں^(۹)، اور نہ اُس سے کسی طرح نحو وجود میں جدا ہو سکیں^(۱۰)؛ کہ نفس ذات کی مقتضی ہیں اور

۱ پ ۲۶، محمد: ۱۹، پ ۲۵، الشوری: ۱۱، پ ۱۰، الکہف: ۲۶، پ ۲۲، الماطر: ۳، پ ۱۶، مریم: ۶۵۔

۲..... یعنی اُس کا وجود نہ ہونا، ناممکن ہے۔

۳ "المسامرة بشرح المسامرة"، الفصل الثانی والثالث، فصل: اللہ تعالیٰ قدیم... إلح، ص ۲۲۔ ۲۵، ملخصاً۔ ۴..... پ ۲، البقرة: ۱۶۳، ۲۵۵۔

۵ "شرح الفقه الأكبر" لملا علی القاری، لا یشبهہ اللہ تعالیٰ شیء من خلقه، ص ۱۵۔

۶ .. یعنی اُس کی ذات کا عقل کے ذریعے احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔

۷ یعنی اُس کا احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہے۔

۸..... پ ۷، الأنعام: ۱۰۳،

"ابو اقیب و انجواہر فی بیان عقائد الکابر"، المبحث الرابع فی وجوب اعتقاد أنَّ حقیقته تعالیٰ... إلح، الجزء الأول، ص ۶۲/۶۳، "المستند المعتمد علی المعتقد المتقدم"، ص ۴۷۔

۹ "شرح العقائد السفیة"، مبحث إثبات الصفات، ۴۷-۴۸۔

۱۰ .. یعنی کسی بھی طور پر صفات، ذات سے جدا ہو کر نہیں پائی جاسکتیں۔

عین ذات کو لازم (۱)۔

عقیدہ (۵): جس طرح اُس کی ذات قدیم ازلی ابدی ہے، صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہیں (۲)۔

عقیدہ (۶): اُس کی صفات نہ مخلوق ہیں، نہ زیرِ قدرت داخل (۳)۔

عقیدہ (۷): ذات و صفات کے بواسطہ چیزیں حادث ہیں، یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود

ہوئیں (۴)۔

عقیدہ (۸): صفات الہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے، گمراہ بدین ہے (۵)۔

عقیدہ (۹): جو عالم میں سے کسی شے کو قدیم مانے یا اس کے حدوث میں شک کرے،

کافر ہے (۶)۔

عقیدہ (۱۰): نہ وہ کسی کا باپ ہے، نہ بیٹا، نہ اُس کے لیے بی بی، جو اُس کا باپ یا بیٹا

بتائے یا اُس کے لیے بی بی بہت کرے کافر ہے، بلکہ جو ممکن بھی کہے گمراہ بدین ہے (۷)۔

عقیدہ (۱۱): وہ نجی ہے، یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اُس کے ہاتھ میں ہے، جسے

جب چاہے زندہ کرے اور جب چاہے موت دے (۸)۔

۱۔ بلا تشبیہ اس کو یوں سمجھیں کہ پھول کی خوشبو پھول کی صفت ہے جو پھول کے ساتھ ہی پائی جاتی ہے، مگر اس

خوشبو کو ہم پھول نہیں کہتے، اور نہ ہی اُسے پھول سے جدا کہہ سکتے ہیں۔

۲۔ "المستند المعتمد"، ص ۴۶/۴۷۔

۳۔ "شرح ملّا علی القاری علی الفقہ الکبیر"، ص ۲۵، "المعتقد المنتقد"، ص ۲۵۔

یعنی یہ اللہ کی قدرت کے شایانِ شان نہیں کہ وہ اپنی کسی صفت میں تبدیلی کرے۔

۴۔ "شرح العقائد السفسیة"، مبحث العالم جمیع أجزائه محدث، ص ۲۴۔

۵۔ "المعتقد المنتقد"، مسئلة: صمات اللہ تعالیٰ فی الأزل... إلح، ص ۵۰/۴۹۔

۶۔ "البیواقیت و الحواہر"، المبحث الثانی فی حدوث العالم، الجزء الأول، ص ۵۲،

"المعتقد المنتقد"، ومنہ: أَنّہ باقی، ص ۱۹۔

۷۔ پ ۲۹، الحن: ۳، پ ۳۰، الإخلاص: ۱-۴۔

۸۔ "شرح الفقہ الکبیر" لملا علی القاری: ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾، ص ۱۴۔

"المعتقد المنتقد"، ومنہ: أَنّہ باقی، ص ۱۹۔

۸۔ پ ۳، البقرة: ۲۵۵، پ ۱۸، المؤمنون: ۸۰۔

عقیدہ (۱۲): وہ ہر ممکن پر قادر ہے، کوئی ممکن اُس کی قدرت سے باہر نہیں (۱)۔

عقیدہ (۱۳): جو چیز محال ہے، اللہ عز و جل اُس سے پاک ہے کہ اُس کی قدرت اُسے شامل ہو؛ کہ محال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے، اور جب مقدور ہوگا تو موجود ہو سکے گا، پھر محال نہ رہا۔ اسے یوں سمجھو کہ دوسرا خدا محال ہے یعنی نہیں ہو سکتا، تو یہ اگر زیر قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا، تو محال نہ رہا، اور اس کو محال نہ ماننا وحدانیت کا انکار ہے، یونہی فنائے باری محال ہے، اگر تحت قدرت ہو تو ممکن ہوگی، اور جس کی فناء ممکن ہو وہ خدا نہیں۔ تو ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا اللہ کی الوہیت سے ہی انکار کرنا ہے (۲)۔

عقیدہ (۱۴): ہر مقدور کے لیے ضروری نہیں کہ موجود ہو جائے، البتہ ممکن ہونا ضروری ہے اگرچہ کبھی موجود نہ ہو (۳)۔

عقیدہ (۱۵): وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے، اور ہر اُس چیز سے جس میں عیب و نقصان ہے پاک ہے، یعنی عیب و نقصان کا اُس میں ہونا محال ہے، بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو، نہ نقصان، وہ بھی اُس کے لیے محال، مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہ اعیوب اُس پر قطعاً محال ہیں، اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنی کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے، محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بتانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے۔ اور یہ سمجھنا کہ محالات پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہو جائے گی باطل محض ہے؛ کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان! نقصان تو اُس محال کا ہے کہ تعلق قدرت کی اُس میں صلاحیت نہیں (۴)۔

عقیدہ (۱۶): حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام، علم، ارادہ اُس کے صفات ذاتیہ ہیں، مگر کان، آنکھ، زبان سے اُس کا سننا، دیکھنا، کلام کرنا نہیں؛ کہ یہ سب اجسام ہیں اور اجسام سے وہ

۱..... "المعتقد المتقّد"، ومنہ: آنہ قدیر، ص ۲۴-۲۸.

۲ .. "المعتقد المتقّد"، وأما ما يجوز في حقّه تعالى، ص ۹۲.

۳ "المسامرة"، حتم المصنّف كتابه... إلخ، ص ۳۹۳.

۴ "المسامرة"، حتم المصنّف كتابه... إلخ، ص ۳۹۱/۳۹۲.

"المعتقد المتقّد"، ومنہ: آنہ قدیر، ص ۲۷/۳۲.

پاک۔ ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے، ہر باریک سے باریک کو کہ خور دین سے محسوس نہ ہو وہ دیکھتا ہے، بلکہ اُس کا دیکھنا اور سنتا انہی چیزوں پر منحصر نہیں، ہر موجود کو دیکھتا ہے اور ہر موجود کو سنتا ہے (۱)۔

عقیدہ (۱۷): مثل دیگر صفات کے کلام بھی قدیم ہے، حادث و مخلوق نہیں، جو قرآنِ عظیم کو مخلوق مانے ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اُسے کافر کہا، بلکہ صحیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اُس کی تکفیر ثابت ہے (۲)۔

عقیدہ (۱۸): اُس کا کلام آواز سے پاک ہے، اور یہ قرآنِ عظیم جس کو ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے، مصاحف میں لکھتے ہیں، اُسی کا کلام قدیم بلا صوت ہے، اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا اور یہ آواز حادث، یعنی ہمارا پڑھنا حادث ہے اور جو ہم نے پڑھا قدیم، اور ہمارا لکھنا حادث اور جو لکھا قدیم، ہمارا سننا حادث ہے اور جو ہم نے سنا قدیم، ہمارا حفظ کرنا حادث ہے اور جو ہم نے حفظ کیا قدیم، یعنی متجلی قدیم ہے اور تجلی حادث (۳)۔

عقیدہ (۱۹): اُس کا علم ہر شے کو محیط یعنی جزئیات، کلیات، موجودات، معدومات، ممکنات، محالات، سب کو ازل میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور اُبد تک جانے گا، اشیاء بدلتی ہیں اور اُس کا علم نہیں بدلتا، دلوں کے خطروں اور وسوسوں پر اُس کو خبر ہے، اور اُس کے علم کی کوئی انتہا نہیں ہے (۴)۔

عقیدہ (۲۰): وہ غیب و شہادت (۵) سب کو جانتا ہے، علم ذاتی اُس کا خاصہ ہے، جو شخص علم ذاتی، غیب خواہ شہادت کا غیر خدا کے لیے ثابت کرے کافر ہے۔ علم ذاتی کے یہ معنی کہ بے خدا

۱۔ "المسامرة"، ختم المصنف کتابہ... إلح، ص ۳۹۱/۳۹۲، ملقطاً.

"المعتقد المنتقد"، ومہ: آنہ سمیع بصیر، ص ۳۲/۳۳، ملقطاً.

۲۔ "المعتقد المنتقد"، مہ: آنہ متکلم بکلام، ص ۳۲، ۳۳، ۳۸، ملقطاً.

۳۔ "المستند المعتمد"، ص ۳۵، حاشیہ نمبر ۶۲.

۴۔ "الیواقیت"، المبحث ۱۶ فی حصرات الأسماء الثمانية... إلح، ص ۱۱۵.

۵۔ پوشیدہ اور ظاہر۔

کے دیئے خود حاصل ہو (۱)۔

عقیدہ (۲۱): وہی ہر شے کا خالق ہے، ذوات ہوں، خواہ افعال سب اُسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں (۲)۔

عقیدہ (۲۲): حقیقہً روزی پہنچانے والا وہی ہے، ملائکہ وغیرہم وسائل و وسائط ہیں (۳)۔
 عقیدہ (۲۳): ہر بھلائی، بُرائی اُس نے اپنے علمِ اُزلی کے موافق مقدر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا، تو یہ نہیں کہ جیسا اُس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے، بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اُس نے لکھ دیا۔ زید کے ذمہ برائی لکھی اس لیے کہ زید برائی کرنے والا تھا، اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اُس کے لیے بھلائی لکھتا، تو اُس کے علم یا اُس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔ تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اُمت کا مجوس بتایا (۴)۔

عقیدہ (۲۴): قضائین قسم ہے۔

(۱) مُمَرِّم حقیقی، کہ علمِ الہی میں کسی شے پر معلق نہیں۔

(۲) اور معلق محض، کہ صُحْبِ ملائکہ میں کسی شے پر اُس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔

(۳) اور معلق شبیہ بہ مُمَرِّم کہ صُحْبِ ملائکہ میں اُس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الہی میں تعلیق ہے۔

وہ جو مُمَرِّم حقیقی ہے اُس کی تبدیل ناممکن ہے، اکابر محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اُس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے۔ ملائکہ قومِ لوط پر عذاب لے کر آئے، سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کہ رحمتِ محضہ تھے، اُن کا نام پاک ہی ابراہیم ہے، یعنی ابِ رحیم، مہربانِ باپ، اُن کافروں کے بارے میں اتنے ساعی ہوئے

۱. "البیواقیت"، المبحث ۲۴ فی أَنَّ اللہ تعالیٰ خالق... إلح، ص ۱۸۹، پ ۷، الأعمام: ۱۰۲۔

۲. پ ۲۷، الذاریات: ۴، ۵۸، پ ۳۰، النزاعات: ۵۔

۳. "المعتقد المستقد"، منه، الاعتقاد بقضائه وقدره، ص ۵۲۔

"البیواقیت"، المبحث ۲۵ فی أَنَّ للہ تعالیٰ الحجة البالغة، ص ۲۰۱/۲۰۲۔

۴. "المعتقد المستقد"، منه، الاعتقاد بقضائه وقدره، ص ۵۴/۵۵۔

کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے، اُن کا رب فرماتا ہے۔

﴿يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ﴾^(۱)

”ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں۔“

یہ قرآن عظیم نے اُن بے دینوں کا رد فرمایا جو محبوبانِ خدا کو بارگاہِ عزت میں کوئی عزت و جاہت نہیں مانتے، اور کہتے ہیں اس کے حضور کوئی ذم نہیں مار سکتا، حالانکہ اُن کا رب عزوجل اُن کی وجاہت اپنی بارگاہ میں ظاہر فرمانے کو خود ان لفظوں سے ذکر فرماتا ہے کہ ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں۔ حدیث میں ہے شبِ معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص اللہ عزوجل کے ساتھ بہت تیزی اور بلند آواز سے گفتگو کر رہا ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، فرمایا: کیا اپنے رب پر تیز ہو کر گفتگو کرتے ہیں؟ عرض کی: اُن کا رب جانتا ہے کہ اُن کے مزاج میں تیزی ہے۔ جب آیہ کریمہ ﴿وَلَسَوْفَ يَغْطِيكَ رُبُّكَ فَنَرْضَىٰ﴾^(۲) نازل ہوئی کہ (بیٹک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے)

حضور سیدالکھویں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا لَا أَرْضَىٰ وَوَاحِدٌ مِّنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ))^(۳)

”ایسا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی آگ میں ہو۔“

یہ تو شانیں بہت رفیع ہیں جن پر رفعتِ عزت و جاہت ختم ہے۔ (صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم) مسلمان ماں باپ کا کچا بچہ جو حمل سے گر جاتا ہے اُس کے لیے حدیث میں فرمایا کہ روزِ

۱۔ پ ۱۲، ہود: ۷۴۔

۲۔ پ ۳، الصبحی: ۵۔

۳۔ ”کنز العمال“، کتاب المصائل، فضائل سائر الأنبياء، الحديث: ۳۲۳۸۵، الجزء ۱۱، ص ۲۳۲،

”صحیح مسلم“، کتاب ایمان، باب دعاء النبی ﷺ... إلخ، الحديث: ۴۹۹، ص ۷۱۶۔

”التفسير الكبير“، الضحی: ۵، ج ۱۱، ص ۱۹۴۔

قیامت اللہ عز وجل سے اپنے ماں باپ کی بخشش کے لیے ایسا جھگڑے گا جیسا قرض خواہ کسی قرض دار سے، یہاں تک کہ فرمایا جائے گا:

((أَيُّهَا السَّقَطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّنَا)) (۱)

اے کچے بچے! اپنے رب سے جھگڑنے والے!، اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں چلا جا۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا، مگر ایمان والوں کے لیے بہت نافع اور شیاطین الانس کی خباثت کا دافع تھا، کہنا یہ ہے کہ قوم لوط پر عذاب قضائے مُبرم حقیقی تھا، خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اس میں جھگڑے تو انہیں ارشاد ہوا:

((يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا)) ﴿إِنَّهُمْ اتَّيَبَهُمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ﴾ (۲)

”اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑو! بیشک اُن پر وہ عذاب آنے والا ہے جو پھرنے کا نہیں۔“
اور وہ جو ظاہر قضائے معلق ہے، اس تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دُعا سے، اُن کی ہمت سے ٹل جاتی ہے، اور وہ جو متوسط حالت میں ہے، جسے صُحف ملائکہ کے اعتبار سے مُبرم بھی کہہ سکتے ہیں، اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کو فرماتے ہیں: میں قضائے مُبرم کو رد کرتا ہوں، اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا:

((إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أُبْرِمَ)) (۳)

”بے شک دُعا قضائے مُبرم کو ٹال دیتی ہے۔“

مسئلہ ۱: قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے، ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سببِ ہلاکت ہے، صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے۔
ماوشما (۴) کس گنتی میں...! اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثلِ پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس

۱۔ ”سنن ابن ماجہ“، أبواب ما جاء في الحائز، باب ما جاء فيمن أصيب بسقط، الحديث: ۱۶۰۸۔

۲۔ پ ۱۲، ہود: ۷۶، ملقطاً۔

۳۔ ”المعتقد المنتقد“، منه: الاعتقاد بقضائه وقدره، ص ۵۴، بتعیر قلیل فی متن الحديث.

۴۔ ہم اور آپ۔

وحرکت نہیں پیدا کیا، بلکہ اس کو ایک نوع اختیار^(۱) دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے، اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے بُرے، نفع نقصان کو پہچان سکے، اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے ہیں، کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اُسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں، اور اسی بنا پر اُس پر مواخذہ ہے۔ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا، دونوں گمراہی ہیں^(۲)۔

مسئلہ ۲: بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیتِ الہی کے حوالہ کرنا بہت بُری بات ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے منجانب اللہ کہے، اور جو برائی سرزد ہو اُس کو شامبتِ نفس تصور کرے^(۳)۔

عقیدہ (۲۵): اللہ تعالیٰ جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت و جمیع حوادث سے پاک ہے^(۴)۔

عقیدہ (۲۶): دنیا کی زندگی میں اللہ عز و جل کا دیدار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے^(۵)، اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لیے ممکن بلکہ واقع۔ رہا قلبی دیدار یا خواب میں، یہ دیگر انبیاء علیہم السلام بلکہ اولیاء کے لیے بھی حاصل ہے۔ ہمارے امام اعظم^(۶) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سو بار زیارت ہوئی^(۷)۔

عقیدہ (۲۷): اس کا دیدار بلا کیف ہے، یعنی دیکھیں گے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے؟ جس چیز کو دیکھتے ہیں اُس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، وہ دیکھنے ایک طرح کا اختیار۔

۲ "جامع الترمذی"، أبواب القدر، باب ما جاء من التشديد في الخوض في القدر، الحديث: ۲۱۳۳، ص ۱۸۶۵، "المعجم الكبير"، باب الناء: ثوبان مولى رسول الله ﷺ، الحديث ۱۴۲۳، ح ۲، ص ۹۵ مع إفادة المصنف.

۳ "تفسير البصاوي"، پ: ۵، النساء: ۷۹، ح ۲، ص ۲۲۲/۲۲۳.

۴ "المسامرة" الأصل السابع: أنه تعالى ليس مختصاً بجهة، ص ۳۱.

۵ "شرح الفقه الأكبر" لملا علي القاري، جوار رؤية الباري - جل شأنه - في الدنيا، ص ۱۲۳، ملقطاً.

۶..... ابو حنيفة نعمان بن ثابت۔

۷ "شرح الفقه الأكبر" لملا علي القاري، الكلام على رؤية سبحانه في المنام، ص ۱۲۴، ملخصاً.

والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے، اوپر یا نیچے، دہنے یا بائیں، آگے یا پیچھے، اُس کا دیکھنا ان سب باتوں سے پاک ہوگا۔ پھر رہا یہ کہ کیونکر ہوگا؟ یہی تو کہا جاتا ہے کہ کیونکر کو یہاں دخل نہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے اُس وقت بتا دیں گے۔ اس کی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عقل پہنچتی ہے وہ خدا نہیں، اور جو خدا ہے اُس تک عقل رسا نہیں، اور وقت دیدار نگاہ اُس کا احاطہ کرے، یہ محال ہے (۱)۔

عقیدہ (۲۸): وہ جو چاہے جیسا چاہے کرے، کسی کو اُس پر قابو نہیں، اور نہ کوئی اُس کے ارادے سے اُسے باز رکھنے والا (۲)۔ اُس کو نہ اُدکھ آئے، نہ نیند (۳)، تمام جہان کا نگاہ رکھنے والا، نہ تھکے، نہ اُکتائے، تمام عالم کا پالنے والا، ماں باپ سے زیادہ مہربان، حلم والا (۴)، اُسی کی رحمت ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا، اُسی کے لیے بڑائی اور عظمت ہے۔ ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے صورت بنانے والا (۵)، گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا (۶)، قہر و غضب فرمانے والا، اُس کی پکڑ نہایت سخت ہے۔ جس سے بے اُس کے چھڑائے کوئی چھوٹ نہیں سکتا (۷)۔ وہ چاہے تو چھوٹی چیز کو وسیع کر دے اور وسیع کو سمیٹ دے (۸)، جس کو چاہے بلند کر دے اور جس کو چاہے پست، ذلیل کو عزت دے دے اور عزت والے کو ذلیل کر دے (۹)، جس کو چاہے راہ

۱ "شرح العقائد السعفیة"، مبحث رؤية الله تعالى والدليل عليها، ص ۷۴/۷۵، ملخصاً مع إفادة المصنف.

۲ پ ۳۰، البروج: ۱۶، پ ۲۶، ق: ۲۹.

۳ پ ۳، البقرة: ۲۵۵.

۴ "اليواقيت"، المبحث ۱۵ في حضرات الأسماء... إلخ، الجزء الأول، ص ۱۲۶/۱۲۷، ملخصاً.

پ ۲۶، الأحقاف: ۳۳، پ ۲۶، ق: ۳۸، پ ۱، الفاتحة: ۱.

۵ پ ۳، آل عمران: ۶.

۶ پ ۱، البقرة: ۱۲۸، پ ۲۴، المؤمن: ۳.

۷ پ ۳۰، البروج: ۱۲.

۸ "المعتقد المتقدم"، منه: أنه قدیر، ص ۶، ملخصاً.

۹ پ ۳، آل عمران: ۲۶.

راست پر لائے اور جس کو چاہے سیدھی راہ سے الگ کر دے^(۱)، جسے چاہے اپنا نزدیک بنالے اور جسے چاہے مردود کر دے، جسے جو چاہے دے اور جو چاہے چھین لے^(۲)، وہ جو کچھ کرتا ہے یا کرے گا عدل و انصاف ہے، ظلم سے پاک و صاف ہے، نہایت بلند و بالا ہے، وہ سب کو محیط ہے اُس کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا^(۳)، نفع و ضرر اُسی کے ہاتھ میں ہیں^(۴)، مظلوم کی فریاد کو پہنچتا اور ظالم سے بدلا لیتا ہے، اُس کی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، مگر اچھے پر خوش ہوتا ہے اور بُرے سے ناراض، اُس کی رحمت ہے کہ ایسے کام کا حکم نہیں فرماتا جو طاقت سے باہر ہے^(۵)۔ اللہ عز و جل پر ثواب یا عذاب یا بندے کے ساتھ لطف یا اُس کے ساتھ وہ کرنا جو اُس کے حق میں بہتر ہو اُس پر کچھ واجب نہیں^(۶)۔ مالک علی الاطلاق ہے، جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے، ہاں! اُس نے اپنے کرم سے وعدہ فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور بمقتضائے عدل کفار کو جہنم میں^(۷)، اور اُس کے وعدہ و وعید بدلتے نہیں، اُس نے وعدہ فرمایا ہے کہ کفر کے سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف فرما دے گا^(۸)۔

عقیدہ (۲۹): اُس کے ہر فعل میں کثیر حکمتیں ہیں، خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ ہوں، اور اُس کے فعل کے لیے غرض نہیں؛ کہ غرض اُس فائدہ کو کہتے ہیں جو فاعل کی طرف رجوع کرے، نہ اُس کے فعل کے لیے غایت؛ کہ غایت کا حاصل بھی وہی غرض ہے، اور نہ اُس کے افعال علت و

۱.....پ ۱۳، ابراہیم: ۵۔

۲ "حاشیۃ الصاوی"، ح ۱، ص ۲۶۰، پ ۳، آل عمران: ۲۶۔

۳ پ ۲۸، الطلاق ۱۲، پ ۲۴، حم السجدۃ: ۵۴، پ ۷، الأنعام: ۱۰۳۔

"النبیو اقیات"، الفصل الرابع فی بیان جملة من القواعد... إلخ، الجزء الأول، ص ۲۹۔

۴ "حاشیۃ الصاوی"، ح ۲، ص ۵۶۷، پ ۷، الأنعام: ۱۷، "شرح العقائد السلفية"، مبحث الأفعال کلّھا بخلق اللّٰه... إلخ، ص ۷۹۔

۵.....پ ۳، البقرة: ۲۸۶۔

۶ "النبیو اقیات"، المبحث الخامس فی وجوب اعتقاد أنّه تعالیٰ أحدث العالم، الجزء الأول، ص ۸۱۔

۷ "حاشیۃ الصاوی"، ح ۶، ص ۲۳۴۲، پ ۳۰، البروج: ۱۶۔

۸.....پ ۵، النساء: ۴۸۔

سبب کے محتاج، اُس نے اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق عالمِ اسباب میں مسببات کو اسباب سے ربط فرما دیا ہے (۱)، آنکھ دیکھتی ہے، کان سنتا ہے، آگ جلاتی ہے، پانی پیاس بجھاتا ہے، وہ چاہے تو آنکھ سنے، کان دیکھے، پانی جلانے، آگ پیاس بجھانے، نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سُوجھے، کروڑ آگیاں ہوں ایک تنکے پر داغ نہ آئے۔ کس قبر کی آگ تھی جس میں ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو کافروں نے ڈالا...! کوئی پاس نہ جاسکتا تھا، گوچھن میں رکھ کر پھینکا، جب آگ کے مقابل پہنچے، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ابراہیم کچھ حاجت ہے؟ فرمایا: ہے مگر نہ تم سے۔ عرض کی: پھر اُسی سے کہیے جس سے حاجت ہے، فرمایا:

”عِلْمُهُ بِحَالِي كَفَانِي عَنْ سُؤَالِي“

اظہارِ احتیاج خود آنجا چہ حاجت ست (۲)

ارشاد ہوا: ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ﴾ (۳)

”اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیم پر!“

اس ارشاد کو سن کر روئے زمین پر جتنی آگیاں تھیں سب ٹھنڈی ہو گئیں کہ شاید مجھی سے فرمایا جاتا ہو، اور یہ تو ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر اس کے ساتھ ﴿وَسَلَامًا﴾ کا لفظ نہ فرما دیا جاتا کہ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا، تو اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ اُس کی ٹھنڈک ایذا دیتی (۴)۔

عقائد متعلقہ نبوت

مسلمان کے لیے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہے؛ کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کر دے، اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لیے کیا جائز ہے اور

۱ ”المسامرة“، للہ تعالیٰ فی کلّ فعل حکمة، ص ۲۱۵/۲۱۶، مختصراً۔

۲ ”ابو اقیات“، المبحث ۲۷: فی بیان أن أفعال الحق... إلخ، ص ۲۰۹، ملخصاً۔

۳ اپنی حاجت کے اظہار کی وہاں کیا حاجت ہے!

۴ پ ۱۷، الانبیاء: ۶۹۔

۵ ”حاشیۃ الصاوی“، ح ۴، ص ۱۳۰۷/۱۳۰۸، پ ۱۶، الانبیاء: ۶۸/۶۹، ملخصاً۔

کیا واجب اور کیا محال؛ کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب کفر ہے، اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہو جائے (۱)۔

عقیدہ (۱): نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں (۲) بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں (۳)۔

عقیدہ (۲): انبیاء سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا، نہ عورت (۴)۔

عقیدہ (۳): اللہ عز و جل پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں، اُس نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء بھیجے (۵)۔

عقیدہ (۴): نبی ہونے کے لیے اُس پر وحی ہونا ضروری ہے، خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ (۶)۔

عقیدہ (۵): بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: ”تورات“ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، ”زبور“ حضرت داؤد علیہ السلام پر، ”انجیل“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، ”قرآن عظیم“ کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (۷)۔ کلام الہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اُس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ اللہ ایک،

۱۔ ”المعتقد المستقد“، الباب الثاني في النبوات، ص ۹۴، ملخصاً.

۲۔ ”شرح العقائد السمية“، والنوع الثاني، حبر الرسول المؤيد بالمعجزة، ص ۱۷.

۳۔ ”شرح العقائد السمية“، رسل البشر افضل من رسل الملائكة، ص ۱۷۷.

۴۔ ب ۱۴، الج ۴۳، ”تفسير البيضاوي“، ح ۳، ص ۳۹۹.

۵۔ ”المعتقد المستقد“، الباب الثاني في النبوات، مسألة: لا يستحيل بعثة الأنبياء ولا يحب عليه تعالى، ص ۹۸/۹۷، ملخصاً.

۶۔ ”المعتقد المستقد“، الباب الثاني في النبوات، الوحي قسمان، ص ۱۰۶، ملخصاً.

۷۔ ”السراسر شرح العقائد“، بيان الكتب المعترية، ص ۲۹۰، ملخصاً.

اُس کا کلام ایک، اُس میں افضل و مفضل کی گنجائش نہیں (۱)۔

عقیدہ (۶): سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں، اور اُن میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے، مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمت کے سپرد کی تھی، اُن سے اُس کا حفظ نہ ہو سکا، کلام الہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں میں ویسا ہی باقی نہ رہا، بلکہ اُن کے شریروں نے تو یہ کیا کہ اُن میں تحریفیں کر دیں، یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا۔

لہذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے، ہم اُس کی تصدیق کریں گے، اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ اُن کی تحریفات سے ہے، اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب، بلکہ یوں کہیں کہ:

”اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ“۔

”اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے“ (۲)۔

عقیدہ (۷): چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے، لہذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عز و جل نے اپنے ذمہ رکھی، فرماتا ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (۳)

”بے شک ہم نے قرآن اتارا اور بے شک ہم اُس کے ضرور نگہبان ہیں“۔

لہذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے، اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے، تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر

۱ المرجع السابق، ص ۲۹۱/۲۹۲، ملخصاً.

۲ ”تفسیر الحازن“، ج ۳، ص ۹۵، پ ۱۴، حجر: ۹، ملخصاً مع إعادة المصنف،

”تفسیر روح البیان“، ج ۴، ص ۴۴۳/۴۴۴، ملخصاً.

۳..... پ ۱۴، الحجر: ۹.

دیا، یا بڑھا دیا، یا بدل دیا، قطعاً کافر ہے؛ کہ اس نے اُس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی (۱)۔
عقیدہ (۸): قرآن مجید، کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ ۚ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝﴾ (۲)

”اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اتاری کوئی شک ہو تو اُس کی مثل کوئی چھوٹی سی سورت کہہ لاؤ، اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلو اگر تم سچے ہو، تو اگر ایسا نہ کر سکو اور ہم کہے دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو! جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔“

لہذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں جی توڑ کوششیں کیں مگر اس کی مثل ایک سطر نہ بنا سکے، نہ بنا سکیں (۳)۔

مسئلہ: اگلی کتابیں انبیاء ہی کو زبانی یاد ہوتیں، قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے (۴)۔

عقیدہ (۹): قرآن عظیم کی سات قرائتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں، ان میں معاذ اللہ کہیں اختلاف معنی نہیں، وہ سب حق ہیں، اس میں اُمت کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءت آسان ہو وہ پڑھے، اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قراءت رائج ہے عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے، جیسے ہمارے ملک میں قراءتِ عاصم بروایتِ حفص؛ کہ لوگ تاواقلی سے

۱. ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیدۃ)، کتاب السیر، فی ضمن الرسالة: رد الرفضۃ، ج ۱۴، ص ۲۵۹-۲۶۲، ملخصاً.

۲. پ ۱، الفقرة: ۲۳/۲۴.

۳. ”البراس شرح شرح العقائد“، وجوه إعجاز القرآن، ص ۲۷۵/۲۷۶، ملخصاً.

۴. ”تفسیر روح البیان“، ج ۶، ص ۴۸۱، پ ۲۱، العنکبوت: ۴۹.

انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمہ کفر ہوگا (۱)۔

عقیدہ (۱۰): قرآن مجید نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیئے، یوہیں قرآن مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا (۲)۔

عقیدہ (۱۱): نسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کے لیے ہوتے ہیں، مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کیلئے ہے، جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے، جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا، اور حقیقتہً دیکھا جائے تو اُس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا (۳)۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں، یہ بہت سخت بات ہے، احکام الہیہ سب حق ہیں، وہاں باطل کی رسائی کہاں...!

عقیدہ (۱۲): قرآن کی بعض باتیں محکم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی ہیں، اور بعض متشابہ کہ اُن کا پورا مطلب اللہ اور اللہ کے حبیب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ متشابہ کی تلاش اور اُس کے معنی کی کنکاش (۴) وہی کرتا ہے جس کے دل میں کجی (۵) ہو (۶)۔

عقیدہ (۱۳): وحی نبوت، انبیاء کے لیے خاص ہے، جو اسے کسی غیر نبی کے لیے مانے کافر ہے (۷)۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے، اُس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں (۸)۔ ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے، اُس کو الہام

۱۔ "الدر المختار" مع "رد المحتار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ح ۲، ص ۳۲۰، ملخصاً.

۲۔ "الاتقان في علوم القرآن"، النوع ۴۷ في ناسخه ومنسوخه، ج ۱، ص ۳۲۶، ملخصاً.

۳۔ المرجع السابق، ص ۳۲۶/۳۲۷، ملخصاً.

۴۔ جستجو۔

۵۔ ٹیڑھا پن۔

۶۔ پ ۳، آل عمران: ۷.

۷۔ "المعتقد المستقد"، مسألة المشهور أنَّ النبي ﷺ من أوحى إليه... إلخ، ص ۱۰۵-۱۰۷، ملخصاً.

۸۔ "روح المعاني"، ح ۱۲، ص ۱۸۸، پ ۲۳، الصافات: ۱۰۲.

کہتے ہیں (۱)۔ اور وحی شیطانی کہ القامن جانب شیطان ہو، یہ کاہن، ساحر اور دیگر کفار و فاسق (۲) کے لیے ہوتی ہے۔

عقیدہ (۱۴): نبوت کسی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعے سے حاصل کر سکے (۳)، بلکہ محض عطاء الہی ہے، کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے، ہاں! دیتا اُسی کو ہے جسے اس منصبِ عظیم کے قابل بناتا ہے، جو قبل حصول نبوت تمام اخلاقِ رذیلہ سے پاک، اور تمام اخلاقِ فاضلہ سے مزین ہو کر جملہ مدارجِ ولایت طے کر چکا ہے، اور اپنے نسب و جسم و قول و فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزہ ہوتا ہے جو باعثِ نفرت ہو، اُسے عقلِ کامل عطا کی جاتی ہے، جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہے، کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اُس کے لاکھویں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی (۴)۔

﴿اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ (۵) ﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ (۶)

اور جو اُسے کسی مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت سے منصبِ نبوت تک پہنچ سکتا ہے، کافر ہے (۷)۔

عقیدہ (۱۵): جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کا فر ہے (۸)۔

عقیدہ (۱۶): نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے؛ کہ

۱۔ "البیواقیت، المسحوت ۴۶ فی بیان وحی الأولیاء ... إلخ، الجزء الثانی، ص ۳۴۲، ملخصاً۔

۲۔ فاسق کی جمع، یعنی وہ لوگ جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوں۔ ("معجم لغة الفقهاء"، ص ۳۳۸)۔

۳۔ "المعتقد المنتقد"، مسئلۃ: النوة لیست کسبیه... إلخ، ص ۱۰۷۔

۴۔ "احکام شریعت" حصہ سوم، ص ۲۴۳، ملخصاً، "المسامرة"، شروط النوة، ص ۲۲۶، ملخصاً۔

۵۔ پ ۸، الأنعام: ۱۲۴۔

۶۔ پ ۲۷، الحدید: ۲۱۔

۷۔ "المعتقد المنتقد"، مسئلۃ: النوة لیست کسبیه... إلخ، ص ۱۰۸/۱۰۷، ملخصاً۔

۸۔ المرجع السابق، مسئلۃ: من جوار روال العقل... إلخ، ص ۱۰۹۔

نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں (۱)۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بد دینی ہے۔ عصمتِ انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ اُن کے لیے حفظِ الہی کا وعدہ ہولیا ہے، جس کے سبب اُن سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے، بخلاف ائمہ و اکابر اولیاء، کہ اللہ عز و جل اُنہیں محفوظ رکھتا ہے، اُن سے گناہ ہوتا نہیں، مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ (۱۷): انبیاء علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لیے باعثِ نفرت ہو، جیسے کذب و خیانت و جہل و غیر ہا صفاتِ ذمہ (۲) سے، نیز ایسے افعال سے جو وجہِ ہمت اور مُرُوت کے خلاف ہیں قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت بالاجماع معصوم ہیں، اور کبار سے بھی مطلقاً معصوم ہیں، اور حق یہ ہے کہ تعبدِ صفائے سے بھی قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت معصوم ہیں (۳)۔

عقیدہ (۱۸): اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کے لیے جتنے احکام نازل فرمائے اُنہوں نے وہ سب پہنچا دیئے، جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا، تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا، کافر ہے (۴)۔

عقیدہ (۱۹): احکامِ تبلیغیہ میں انبیاء سے سہو و نسیان محال ہے (۵)۔

عقیدہ (۲۰): اُن کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے تنظر ہوتا ہے، پاک ہونا ضروری ہے (۶)۔

عقیدہ (۲۱): اللہ عز و جل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی، زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیشِ نظر ہے، مگر یہ علم غیب کہ ان کو ہے اللہ کے دیے سے ہے، لہذا ان کا

۱ ... "المسامرة"، شروط النبوة، ص ۲۲۷، ملخصاً

۲ بُرہانِ مفتوح۔

۳ "المسامرة"، شروط النبوة، ص ۲۲۷/۲۲۸، ملخصاً۔

۴ "المعتقد المستفاد"، مبحث: أما ما يجب لهم عليهم الصلاة والسلام، ومنه: تبليغ جميع ما أمروا بتبليغه، ص ۱۱۳/۱۱۴۔

۵ "المسامرة"، شروط النبوة، الكلام على العصمة، ص ۲۳۴۔

۶ المرجع السابق، ص ۲۲۶۔

علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عز وجل کے لیے محال ہے، کہ اُس کی کوئی صفت، کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا، بلکہ ذاتی ہے۔ جو لوگ انبیاء بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں، وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں۔

﴿اَفْتُوْا مَنْوَنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾ (۱)

یعنی: ”قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔“

کہ آیت نفی دیکھتے ہیں، اور اُن آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے، انکار کرتے ہیں، حالانکہ نفی واثبات دونوں حق ہیں؛ کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصہ الٰہیت ہے، اثبات عطائی کا ہے؛ کہ یہ انبیاء ہی کی شایان شان ہے، اور منافی الٰہیت ہے، اور یہ کہنا کہ ہر ذرہ کا علم نبی کے لیے مانا جائے تو خالق و مخلوق کی مساوات لازم آئے گی، باطل محض ہے؛ کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عز وجل کیلئے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے، اور یہ نہ کہے گا مگر کافر، ذرات عالم متناہی ہیں، اور اُس کا علم غیر متناہی، ورنہ جہل لازم آئے گا، اور یہ محال؛ کہ خدا جہل سے پاک، نیز ذاتی و عطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان و اسلام کے خلاف ہے؛ کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن و واجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں؛ کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود، اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر، کھلا شرک ہے۔ انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لیے ہی آتے ہیں کہ جنت و نار و حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں...؟ اُن کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں، اور اسی کا نام غیب ہے۔ اولیاء کو بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے، مگر بواسطہ انبیاء کے (۲)۔

عقیدہ (۲۲): انبیائے کرام، تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کثر ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر

بتائے، کافر ہے (۱)۔

عقیدہ (۲۳): نبی کی تعظیم، فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے، کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب، کفر ہے (۲)۔

عقیدہ (۲۴): حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی بھیجے، بعض کا صریح ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں، جن کے اسمائے طیبہ بالصریح قرآن مجید میں ہیں، وہ یہ ہیں۔ حضرت آدم (۳) علیہ السلام، حضرت نوح (۴) علیہ السلام، حضرت ابراہیم (۵) علیہ السلام، حضرت اسماعیل (۶) علیہ السلام، حضرت اسحاق (۷) علیہ السلام، حضرت یعقوب (۸) علیہ السلام، حضرت یوسف (۹) علیہ السلام، حضرت موسیٰ (۱۰) علیہ السلام، حضرت ہارون (۱۱) علیہ السلام، حضرت شعیب (۱۲) علیہ السلام، حضرت لوط (۱۳) علیہ السلام، حضرت ہود (۱۴) علیہ السلام،

۱ "شرح الشفاء"، فصل فی بیان ما ہو من المقالات، ح ۴، ص ۵۱۹،

"افتاویٰ الرضویۃ" (الجندیۃ)، کتاب السیر، ح ۱۴، ص ۲۶۲۔

۲ "المعتقد المتقد"، علامات محمۃ ﷺ، الفصل الثانی، الوجه الثالث: تکیدہ ﷺ... إلح، ص ۱۵۶۔

"افتاویٰ الرضویۃ"، کتاب السیر، ح ۱۵، ص ۲۴۹۔

۳..... پ ۱، البقرة: ۳۵۔

۴..... پ ۱۷، الأنبياء: ۷۶۔

۵..... پ ۱۷، الأنبياء: ۶۹۔

۶..... پ ۱۷، الأنبياء: ۸۵۔

۷..... پ ۱۷، الأنبياء: ۷۲۔

۸..... پ ۱۷، الأنبياء: ۷۲۔

۹..... پ ۱۲، يوسف: ۴۔

۱۰..... پ ۱۷، الأنبياء: ۴۸۔

۱۱..... پ ۱۷، الأنبياء: ۴۸۔

۱۲..... پ ۱۲، هود: ۸۴۔

۱۳..... پ ۱۷، الأنبياء: ۷۴۔

۱۴..... پ ۱۹، الشعراء: ۱۲۴۔

حضرت داؤد (۱) علیہ السلام، حضرت سلیمان (۲) علیہ السلام، حضرت ایوب (۳) علیہ السلام، حضرت ایسا (۴) علیہ السلام، حضرت زکریا (۵) علیہ السلام، حضرت یحییٰ (۶) علیہ السلام، حضرت عیسیٰ (۷) علیہ السلام، حضرت ابراہیم (۸) علیہ السلام، حضرت یونس (۹) علیہ السلام، حضرت ادریس (۱۰) علیہ السلام، حضرت ذوالکفل (۱۱) علیہ السلام، حضرت صالح (۱۲) علیہ السلام، حضور سید المرسلین محمد رسول اللہ (۱۳) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عقیدہ (۲۵): حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا، اور اپنا خلیفہ کیا، اور تمام اسماء و مستیات (۱۴) کا علم دیا، ملائکہ کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں، سب نے سجدہ کیا، شیطان (کہ از قسم جن تھا، مگر بہت بڑا عابد، زاہد تھا، یہاں تک کہ گروہ ملائکہ میں اُس کا شمار تھا) با نکار پیش آیا، ہمیشہ کے لیے مردود ہوا (۱۵)۔

عقیدہ (۲۶): حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا، بلکہ سب انسان اُن ہی کی اولاد ہیں، اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں، یعنی اولادِ آدم، اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابوالبشر کہتے ہیں، یعنی سب انسانوں کے باپ۔

۱..... پ ۱۷، الانبیاء: ۷۹۔

۲..... پ ۱۷، الانبیاء: ۸۳۔

۳..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۴..... پ ۷، الأنعام: ۸۵۔

۵..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۶..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۷..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۸..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۹..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۱۰..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۱۱..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۱۲..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۱۳..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۱۴..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۱۵..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

عقیدہ (۲۷): سب میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے (۱) اور سب میں پہلے رسول جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں، انہوں نے ساڑھے نو سو برس ہدایت فرمائی، اُن کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے، ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے، استہزاء کرتے، اتنے عرصے میں گنتی کے لوگ مسلمان ہوئے، باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں، ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے، مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور اُن کے ہلاک کی دُعا کی، طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی، صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا، بچ گئے (۲)۔

عقیدہ (۲۸): انبیاء کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں؛ کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں، اور تعداد معین پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے، یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے، اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں (۳) لہذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ (۲۹): نبیوں کے مختلف درجے ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے، اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا، ان حضرات کو مرسلین اُولو العزم (۴) کہتے ہیں (۵) اور پانچوں حضرات باقی تمام انبیاء و مرسلین انس و ملک و جن و جمیع مخلوقات الہی سے افضل ہیں۔ جس طرح حضور تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں (۶) بلا تشبیہ حضور کے صدقہ میں حضور کی امت

۱ "شرح العقائد السفیة"، محث: اُولُ الْأَنْبِیَاءِ آدَمَ عَلَیْہِ السَّلَام، ص ۱۳۶۔

۲ پ ۱۲، ہود: ۴۰۔

۳ "شرح العقائد السفیة"، محث: اُولُ الْأَنْبِیَاءِ آدَمَ عَلَیْہِ السَّلَام، ص ۱۳۹/۱۴۰۔

"الفتاویٰ الرصویۃ (الجدیدہ)"، کتاب السیر، ح ۱۵، ص ۲۴۸۔

۴..... بلند و بالا عزت و عظمت اور حوصلہ والے۔

۵..... پ ۲۶، الأحقاف: ۳۵۔

۶ "شرح العقائد السفیة"، محث: افضل الْأَنْبِیَاءِ عَلَیْہِ السَّلَام... إلخ، ص ۱۴۱۔

تمام امتوں سے افضل (۱)۔

عقیدہ (۳۰): تمام انبیاء، اللہ عزوجل کے حضور عظیم وجاہت و عزت والے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑے چمار کی مثل کہنا گھلی گستاخی اور کلمہ کفر ہے (۲)۔

عقیدہ (۳۱): نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا علانیہ دعویٰ فرما کر محالاتِ عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا، اور منکروں کو اُس کے مثل کی طرف بلاتا ہے، اللہ عزوجل اُس کے دعویٰ کے مطابق امرِ محالِ عادی ظاہر فرما دیتا ہے، اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں (۳)، جیسے: حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ (۴)، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا (۵)، اور ید بیضا (۶)، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو جلا دینا، اور مادرِ زادن دھسے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا (۷)۔ اور ہمارے حضور کے معجزے تو بہت ہیں۔

عقیدہ (۳۲): جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے، وہ دعویٰ کر کے کوئی محالِ عادی اپنے دعویٰ کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا؛ ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہے گا (۸)۔

فائدہ: نبی سے جو بات خلافِ عادت قبلِ نبوت ظاہر ہو اُس کو اِرہا ص کہتے ہیں، اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں، اور عام مؤمنین سے جو صادر ہو اُسے معونت کہتے ہیں، اور پیاک فجار یا کفار سے جو اُن کے موافق ظاہر ہو اُس کو استہراج کہتے ہیں، اور اُن کے خلاف ظاہر ہو تو اِہانت ہے (۹)۔

۱..... پ ۴، آل عمران: ۱۱۰۔

۲ "العتاوی الرضویۃ"، کتاب السیر، ج ۱۵، ص ۲۴۹۔

۳ "شرح العقائد النسفیۃ"، مبحث البوات، ص ۱۳۵۔

۴..... پ ۱۹، الشعراء: ۱۵۵۔

۵..... پ ۱۶، طہ: ۲۰۔

۶ پ ۱۶، طہ: ۲۲۔ یعنی روشن اور چمکدار ہاتھ۔

۷..... پ ۳، آل عمران: ۴۹۔

۸ "الخیالی"، تعریف المعجزة مع مالہ وما علیہ، ص ۴۱۔

۹ "البراس شرح شرح العقائد"، أقسام الخوارق مسعۃ، ص ۲۷۲، ملخصاً۔

عقیدہ (۳۳): انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں^(۱) جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں^(۲) تصدیق وعدۃ الہیہ کے لیے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی، پھر بدستور زندہ ہو گئے، اُن کی حیات، حیاتِ شہدائے بیست ارفع و اعلیٰ ہے^(۳) فلہذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا، اُس کی بی بی بعدِ عدت نکاح کر سکتی ہے، بخلاف انبیاء کے؛ کہ وہاں یہ جائز نہیں^(۴) یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے اُن میں تمام انبیاء علیہم السلام شریک ہیں، اب بعض وہ امور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ہیں، بیان کیے جاتے ہیں۔

عقیدہ (۳۴): اور انبیاء کی بعثت خاص کسی ایک قوم کو طرف ہوئی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان و جن، بلکہ ملائکہ، حیوانات، جمادات، سب کی طرف مبعوث ہوئے، جس طرح انسان کے ذمہ حضور کی اطاعت فرض ہے، یوہیں ہر مخلوق پر حضور کی فرمانبرداری ضروری^(۵)۔

عقیدہ (۳۵): حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملائکہ و انس و جن و غور و غلمان و حیوانات و جمادات، غرض تمام عالم کے لیے رحمت ہیں، اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان^(۶)۔

عقیدہ (۳۶): حضور، خاتم النبیین ہیں، یعنی اللہ عز و جل نے سلسلہ نبوت حضور پر ختم کر

۱۔ "اس ماجہ"، کتاب الحنائن، ذکر وفاتہ و دفنہ، الحدیث: ۱۶۳۷، ص ۲۵۷۵۔

۲۔ "حاشیۃ الصاوی"، ج ۱، ص ۳۳۳، پ ۴، آل عمران: ۱۶۹، ملخصاً۔

۳۔ المرجع السابق، ص ۳۴۰، آل عمران: ۱۸۵، ملخصاً۔

۴۔ پ ۲۲، الأحزاب: ۵۳۔

۵۔ "الخصائص الکبریٰ"، باب اختصاصہ بتحريم الکاح ارواحہ من بعدہ، ح ۲، ص ۳۲۶،

وقسم الکرمات، باب اختصاصہ ﷺ بآلہ لا یورث... إلح، ص ۴۳۶، ملخصاً۔

۵۔ پ ۲۲، الأحزاب: ۲۸۔

۶۔ "المسامرة"، الأصل العاشر فی إثبات نوة نبیہا محمد ﷺ، ص ۲۳۶-۲۳۸، ملخصاً۔

۶۔ پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۷۔

۷۔ "المسامرة"، الأصل العاشر فی إثبات نوة نبیہا محمد ﷺ، ص ۲۳۷، ملخصاً۔

دیا، کہ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیابی نہیں ہو سکتا، جو حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے، کافر ہے (۱)۔

عقیدہ (۳۷): حضور افضل جمیع مخلوق الہی ہیں، کہ اوروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور میں وہ سب جمع کر دیے گئے، اور ان کے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصہ نہیں، بلکہ اوروں کو جو کچھ ملا حضور کے طفیل میں، بلکہ حضور کے دستِ اقدس سے ملا، بلکہ کمال اس لیے کمال ہوا کہ حضور کی صفت ہے، اور حضور اپنے رب کے کرم سے اپنے نفس ذات میں کامل و اکمل ہیں، حضور کا کمال کسی وصف سے نہیں، بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کمال و کامل و مکمل ہو گیا، کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنادے (۲)۔

عقیدہ (۳۸): محال ہے کہ کوئی حضور کا مثل ہو، جو کسی صفتِ خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے، گمراہ ہے یا کافر (۳)۔

عقیدہ (۳۹): حضور کو اللہ عز و جل نے مرتبہ محبوبیتِ کبریٰ سے سرفراز فرمایا (۴)، کہ تمام خلق بوجہ رضائے مولا ہے (۵)، اور اللہ عز و جل طالبِ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۶)۔

عقیدہ (۴۰): حضور کے خصائص سے معراج ہے، کہ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور گرسی و عرش تک، بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے (۷)، اور وہ قربِ خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو،

۱۔ پ ۲۲، الأحراب: ۴۰، "المسامرة"، الأصل العاشر في إثبات نبوة نبينا محمد ﷺ، ص ۲۳۷۔

"المعتقد المنتقد"، تکمیل الباب، ص ۱۲۰، ملخصاً۔

۲۔ "المعتقد المنتقد"، تکمیل الباب، ص ۱۲۳، ملخصاً۔

۳۔ المرجع السابق، ص ۱۲۳-۱۲۵، ملخصاً۔

۴۔ پ ۱۵، بني إسرائيل: ۱۔

۵۔ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے۔

۶۔ پ ۳۰، الضحیٰ: ۵۔

۷۔ "فتح الباری شرح صحیح البخاری"، کتاب مناقب الأنصار، باب حدیث الإسماء، ر: ۳۸۸۶،

ج ۸، ص ۱۶۸، ملخصاً۔

اور جمال الہی بیچشم سردیکھا (۱)، اور کلام الہی بلا واسطہ ستا (۲)، اور تمام ملکوت السموات والارض کو با تفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا ہے (۳)۔

عقیدہ (۴۱): تمام مخلوق اولین و آخرین حضور کی نیاز مند ہے، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام (۴)۔

عقیدہ (۴۲): قیامت کے دن مرتبہ شفاعت کبریٰ حضور کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور فتح باب شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی، بلکہ حقیقت جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے، اور اللہ عز وجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور شفیع ہیں، اور یہ شفاعت کبریٰ مومن کافر مطیع عاصی سب کے لیے ہے، کہ وہ انتظار حساب جو سخت جانگزا ہوگا، جس کے لیے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیے جاتے، اور اس انتظار سے نجات پاتے، اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور کی بدولت ملے گا، جس پر اولین و آخرین، موافقین و مخالفین، مؤمنین و کافرین سب حضور کی حمد کریں گے، اسی کا نام مقام محمود ہے (۵)، اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں، مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے، جن میں چار آرب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے، اس سے بہت زائد اور ہیں، جو اللہ و رسول کے عہد میں ہیں، بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے، اور مستحق جہنم ہو چکے، اُن کو جہنم سے بچائیں گے، اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے، اور بعضوں کے

۱ "فتح الباری شرح صحیح البخاری"، کتاب مناقب الأنصار، باب المعراج، الحدیث: ۳۸۸۷، ح ۸، ص ۱۸۶، ملخصاً، پ ۲۷، النجم: ۱۷۔

۲ "روح المعانی"، ح ۳، ص ۲۸، پ ۶، النساء: ۱۶۴۔

۳ "النبراس"، بیان المعراج، ص ۲۹۵، ملخصاً۔

۴ "صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب أدنی أهل الجنة مرةً فیہا، الحدیث: ۴۸۰، ص ۷۱۴، ملخصاً۔

۵ "روح المعانی"، ح ۸، ص ۲۰۲/۲۰۳، ملخصاً۔

"روح البیان"، ح ۵، ص ۱۹۲، ملخصاً، پ ۱۵، الإسراء: ۷۹۔

درجات بلند فرمائیں گے، اور بعضوں سے تخفیف عذاب فرمائیں گے (۱)۔

عقیدہ (۴۳): ہر قسم کی شفاعت حضور کے لیے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہۃ، شفاعت بالمحبۃ، شفاعت بالآذن، ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے (۲)۔

عقیدہ (۴۴): منصب شفاعت حضور کو دیا جا چکا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ)) (۳)، اور ان کا رب فرماتا ہے:

((وَأَسْتَغْفِرُ لَذُنُوبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ)) (۴)

”مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مؤمنین و مؤمنات کے گناہوں کی“۔

شفاعت اور کس کا نام ہے...؟

”اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيبِكَ الْكَرِيمِ ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ مَلِيمٍ“ (۵)

شفاعت کے بعض احوال، نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے، احوال آخرت میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان ہوں گے۔

عقیدہ (۴۵): حضور کی محبت مدار ایمان، بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے، جب تک حضور کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا (۶)۔

عقیدہ (۴۶): حضور کی اطاعت عین طاعت الہی ہے، طاعت الہی بے طاعت حضور ناممکن ہے (۷)، یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور اُسے یاد فرمائیں، فوراً جواب دے

۱ ”المعتقد المنتقد“، تکمیل الباب، ص ۱۲۸۔

۲ المرجع السابق، ص ۱۳۰/۱۳۱، ملخصاً۔

۳ ”کنز العمال“، کتاب الفضائل، فضائل نبیہا محمد ﷺ، الجزء ۱۱، ص ۱۹۸، الحدیث: ۳۲۰۵۹۔

۴ پ ۲۶، محمد: ۵۱۹..... پ ۱۹، الشعراء: ۸۹/۸۸۔

۵ ”المعتقد المنتقد“، الباب الثاني في البوة، الفصل الأول، ص ۱۳۳۔

۷ پ ۵، النساء: ۹۵۔

اور حاضر خدمت ہو، اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور سے کلام کرے، بدستور نماز میں ہے، اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں (۱)۔

عقیدہ (۴۷): حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان و رکنِ ایمان ہے، اور فعلِ تعظیم بعدِ ایمان ہر فرض سے مقدم ہے، اس کی اہمیت کا پتا اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوہٴ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا، مولیٰ علی نے نمازِ عصر نہ پڑھی تھی، آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے، مگر اس خیال سے کہ زانو سر کاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے، زانو نہ ہٹایا، یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا، جب چشمِ اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا (۲)، حضور نے حکم دیا، ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا، مولیٰ علی نے نماز ادا کی پھر ڈوب گیا (۳)، اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادت نماز اور وہ بھی صلوٰۃ وسطیٰ نمازِ عصر مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کر دی، کہ عبادتیں بھی ہمیں حضور ہی کے صدقہ میں ملیں، دوسری حدیث اسکی تائید میں یہ ہے کہ غارِ ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے، اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اُس کے سوراخ بند کر دیئے، ایک سوراخ باقی رہ گیا، اُس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا، تشریف لے گئے اور اُن کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا، اُس غار میں ایک سانپ مشتاقِ زیارت رہتا تھا، اُس نے اپنا سر صدیق اکبر کے پاؤں پر ملا، انہوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا، آخر اُس نے پاؤں میں کاٹ لیا، جب صدیق اکبر کے آنسو چہرہٴ انور پر گرے، چشمِ مبارک کھلی، عرضِ حال کیا،

۱ پ ۹، المؤمن: ۲۴، "الخصائص الکبریٰ"، باب اختصاصہ ﷺ بِأَنَّ الْمُصَنِّیَ یَخاطِبُهُ بِقَوْلِهِ .. إلخ، ج ۲، ص ۴۴۳، ملخصاً۔

۲ "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ"، فصل فی اشفاق القمر، ص ۱۸۵، ملخصاً۔

۳ "شرح الشفاء"، فصل فی اشفاق القمر، ص ۵۹۶، ملخصاً۔

"الخصائص الکبریٰ"، باب رد الشمس بعد غروبها... إلخ، ص ۱۳۷۔

حضور نے لعابِ دہن لگا دیا فوراً آرام ہو گیا (۱)، ہر سال وہ نہرِ عود کرتا، بارہ (۱۲) برس بعد اُسی سے شہادت پائی (۲)۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے (۳)

عقیدہ (۴۸): حضور کی تعظیم و توقیر جس طرح اُس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے، اب بھی اُسی طرح فرضِ اعظم ہے، جب حضور کا ذکر آئے تو بکمالِ خشوع و خضوع و انکسار بادِ بے سُنے، اور نامِ پاک سُنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے (۴)۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالِهِ الْكَرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ“

اور حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے، اور درود شریف کی کثرت کرے، اور نامِ پاک لکھے تو اُس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے، بعض لوگ براہِ اختصار صلعم یا ص لکھتے ہیں، یہ محض ناجائز و حرام ہے (۵)۔ اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب و مہاجرین و انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے، اور حضور کے دشمنوں سے عداوت رکھے، اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے کیوں نہ ہوں، اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے، کیا تم کو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام نے حضور کی محبت میں اپنے سب عزیزوں، قریبوں، باپ، بھائیوں اور وطن کو چھوڑا، اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ و رسول سے بھی محبت ہو اور اُن کے دشمنوں سے بھی اُلفت...! ایک کو اختیار کر کہ ضِدِّین (۶) جمع نہیں ہو سکتیں، چاہے جنت کی راہ چل یا جہنم کو جا (۷)۔ نیز علامت

۱۔ ”روح المعانی“، ج ۵، ص ۱۴۲، پ ۱۰، التوبة: ۴۰، ملخصاً۔

۲۔ ”تفسیر الخازن“، پ ۱۰، التوبة: ۴، ج ۲، ص ۲۴۰۔

۳۔ ”حدائقِ بخشش“، حصہ اول، ص ۹۲۔

۴۔ ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۳، ص ۸۱، ملخصاً۔

۵۔ المرجع السابق۔ ۶۔ و مخالف چیزیں۔

۷۔ ب ۲۸، المجادلة: ۲۲، پ ۱۰، التوبة: ۲۴/۲۳ =

محبت یہ ہے کہ شانِ اقدس میں جو الفاظ استعمال کیے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں، کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیص کی بو بھی ہو، کبھی زبان پر نہ لائے، اگر حضور کو پکارے تو نامِ پاک کے ساتھ ندا نہ کرے؛ کہ یہ جائز نہیں، بلکہ یوں کہے:

”يَا نَبِيَّ اللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا حَبِيبَتِ اللَّهِ!“ (۱)

اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے، کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلاۃ و سلام عرض کرے، بہت قریب نہ جائے، نہ ادھر ادھر دیکھے، اور خبردار، خبردار...! آواز نہ کرنا؛ کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اُکار ت جائے (۲)، اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور کے اقوال و افعال و احوال لوگوں سے دریافت کرے اور اُن کی پیروی کرے (۳)۔

عقیدہ (۴۹): حضور کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو بہ نظر حقارت دیکھے کافر ہے (۴)۔
عقیدہ (۵۰): حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عز و جل کے نائب مطلق ہیں، تمام جہان حضور کے تحت تصرف (۵) کر دیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا محکوم ہے،

= ”حاشیۃ الصاوی“، ج ۳، ص ۷۹۲۔

”صحیح البخاری“، کتاب الإیمان، باب حبِّ الرسول ﷺ من الإیمان، الحدیث: ۱۴، ص ۳۔

”المعتقد المنتقد“، ومہا: محبة لمن أحبه النبي ﷺ، ص ۱۳۶/۱۳۷، ملخصاً۔

پ ۱۸، البور: ۶۳، ”حاشیۃ الصاوی“، ج ۴، ص ۱۴۲۱۔

”المعتقد المنتقد“، وکذا یحب توقیرہ... إلخ، ص ۱۳۹/۱۴۰، ملخصاً۔

پ ۲۶، الحجرات: ۲، ”سیم الریاض“، ج ۵، ص ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۱۳، ملخصاً۔

”الفتاویٰ الرصویۃ“، کتاب الحج، فی ضمن الرسالة. ”أنوار المشارۃ فی مسائل الحج والزیارة“، ج ۴، ص ۷۲۲۔

”المعتقد المنتقد“، وأما علاماتها، ص ۱۳۵/۱۳۶، ملخصاً۔

”حاشیۃ الصاوی“، ج ۴، ص ۱۴۲۱۔ ”المعتقد المنتقد“، الفصل الثانی، ص ۱۴۶-۱۵۲، ملخصاً۔

۵ اختیار میں، زیرِ حکم۔

اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو انہیں اپنا مالک نہ جانے
حلاوتِ سنت (۱) سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی ملک ہے (۲) تمام جنت اُن کی جاگیر ہے،
ملکوت السموات والارض حضور کے زیر فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دے دی
گئیں (۳) رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں (۴) دنیا و آخرت
حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے، احکامِ تشریعیہ (۵) حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے، کہ جس پر جو
چاہیں حرام فرمادیں، اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں (۶)، اور جو فرض چاہیں معاف
فرمادیں (۷)۔

عقیدہ (۵۱): سب سے پہلے مرحلہ نبوت حضور کو ملا، روزِ میناق تمام انبیاء سے حضور پر
ایمان لانے، اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا (۸) اور اسی شرط پر یہ منصبِ اعظم اُن کو دیا
گیا (۹) حضور نبی الانبیاء ہیں، اور تمام انبیاء حضور کے امتی، سب نے اپنے اپنے عہدِ کریم میں حضور
کی نیابت میں کام کیا (۱۰) اللہ عز و جل نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا، اور حضور کے نور سے تمام

۱. سنت کی لذت و مشاس۔ ۲. الباء: ۵، النساء: ۶۵، الباء: ۲۲، الاحزاب: ۳۶، الباء: ۱۰، التوبة: ۷۴، الباء: ۹، الاعراف: ۱۵۷، الباء: ۱۰، التوبة: ۲۹، "صحیح مسلم"، کتاب الفضائل، باب اثبات

حوص سینا... إلخ، الحدیث: ۵۹۷۶، ص ۱۰۹۴، ملخصاً۔

۳. "مرقاۃ المفاتیح"، کتاب الصلاة، باب السجود وفضله، ج ۲، ص ۶۱۵، تحت الحدیث: ۸۹۶۔

۴. "صحیح البخاری"، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیراً یفقہ فی الدین، ص ۸، الحدیث: ۷۱۔

"المواهب الدنیة"، الفصل الثانی، أعطی مفاتیح الخزائن، ح ۲، ص ۶۳۹۔

"الامن والعلی"، ص ۱۱۳-۱۱۵۔ ۵. شرعی احکام۔

۶. الباء: ۹، الاعراف: ۱۵۷۔

"الخصائص الکبریٰ"، باب اختصاصہ ﷺ بأنه یخص... إلخ، ج ۱، ص ۴۵۹-۴۶۲۔

۷. "المسند" للإمام أحمد، مسند البصری، الحدیث: ۲۰۳۰۹، ج ۷، ص ۲۸۴/۲۸۳۔

۸. الباء: ۳، آل عمران: ۸۱۔

"الخصائص الکبریٰ"، باب خصوصية النبي ﷺ بكونه أول السی، ج ۱، ص ۸/۷۔

۹. "روح المعانی"، ج ۲، ص ۳۳۴۔

۱۰. المرجع السابق، ص ۳۳۵، "الخصائص الکبریٰ"، فائدة فی أن رسالة النبي ﷺ... إلخ، ح ۱، ص ۹۔

عالم کو متوجہ فرمایا، بایں معنی ہر جگہ حضور تشریف فرما ہیں (۱)۔

كالشمس في وسط السماء ونورها

يغشي البلاد مشارقاً ومغرباً

مگر کوہِ باطن کا کیا علاج۔

گر نہ بیند بروزِ شہرہ چشم

چشمہ آفتاب را چہ گناہ (۲)

مسئلہ ضروریہ: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں انکا ذکر تلاوتِ قرآن و روایتِ حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے، اوروں کو اُن سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال...! مولیٰ عز وجل اُن کا مالک ہے، جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے، وہ اُس کے پیارے بندے ہیں، اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں، دوسرا اُن کلمات کو سند نہیں بنا سکتا، اور خود اُن کا اطلاق کرے تو مردودِ بارگاہ ہو، پھر اُن کے یہ افعال جن کو ذلت و لغزش سے تعبیر کیا جائے ہزار ہا حکم و مصالح پر مبنی، ہزار ہا فوائد و برکات کی مُثمر (۳) ہوتی ہیں، ایک لغزشِ اَپینا (۴) آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھیے، اگر وہ نہ ہوتی، جنت سے نہ اترتے، دنیا آباد نہ ہوتی، نہ کتابیں اُترتیں، نہ رسول آتے، نہ جہاد ہوتے، لاکھوں کروڑوں مٹوبات (۵) کے دروازے بند رہتے، اُن سب کا فتح باب ایک لغزشِ آدم کا نتیجہ مبارکہ و ثمرہ طیبہ ہے۔ بالجملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی لغزش، مَن و تُو کس شمار میں ہیں، صدیقین کی خَسَنات سے افضل و اعلیٰ ہے۔

”حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِينَ“ (۶)

۱۔ ب ۲۱، الأحزاب: ۶، ”روح المعانی“، ج ۱۱، ص ۲۲۸۔

۲۔ ”صحیح البخاری“، کتاب الجنائز، باب الصلوٰۃ علی الشہید، الحدیث: ۱۳۴۴، ص ۱۰۴/۱۰۵۔

۳۔ اگر اندھے کو دن میں روشنی نظر نہ آئے، تو اس میں سورج کا کیا قصور۔

۴۔ ہزاروں حکمتوں اور مصلحتوں پر مشتمل، ہزاروں فائدوں اور برکتوں کو لانے والی۔ ۳۔ ہمارے باپ۔

۵۔ ”المعتقد المنتقد“، المصل الثانی، الوجه الخامس، ص ۱۶۶/۱۶۷، ملخصاً۔

۶۔ نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے لیے خطاؤں کا درجہ رکھتی ہیں۔

ملائکہ کا بیان

فرشتے اجسام نوری ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں^(۱)۔

عقیدہ (۱): وہ وہی کرتے ہیں جو حکم الہی ہے، خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، نہ قصداً، نہ سہواً، نہ خطاً، وہ اللہ کے معصوم بندے ہیں، ہر قسم کے صغائر و کبائر^(۲) سے پاک ہیں^(۳)۔

عقیدہ (۲): ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں، بعض کے ذمہ حضرات انبیائے کرام کی خدمت میں وحی لانا، کسی کے متعلق پانی برسانا، کسی کے متعلق ہوا چلانا، کسی کے متعلق روزی پہنچانا، کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا، کسی کے متعلق بدن انسان کے اندر تصرف کرنا، کسی کے متعلق انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا، کسی کے متعلق ذاکرین کا مجمع تلاش کر کے اُس میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق انسان کے نامہ اعمال لکھنا، بھوں کا دربار رسالت میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق سرکار میں مسلمانوں کی صلاۃ و سلام پہنچانا، بعضوں کے متعلق مُردوں سے سوال کرنا، کسی کے ذمہ قبض روح کرنا، بعضوں کے ذمہ عذاب کرنا، کسی کے متعلق صُور مَکھولکنا، اور ان کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملائکہ انجام دیتے ہیں^(۴)۔

عقیدہ (۳): فرشتے نہ مرد ہیں، نہ عورت^(۵)۔

عقیدہ (۴): اُن کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے^(۶)۔

۱۔ "ابواقیت"، مسحت ۳۹ فی بیان صفة الملائكة... إلخ، الجزء الثاني، ص ۲۹۵۔

۲۔..... چھوٹے بڑے گناہوں۔

۳۔..... پ ۲۸، التحريم: ۶۔

۴۔ پ ۳۰، الساعات: ۱-۵، "روح المعاني"، ح ۱۵، ص ۳۹-۴۴، ملخصاً۔

۵۔ "ابواقیت"، المسحت ۳۹ فی بیان صفة الملائكة... إلخ، الجزء الثاني، ص ۲۹۵۔

۶۔..... "التفسير الكبير"، ج ۸، ص ۱۳۵، ملخصاً۔

"شرح العقائد النسفية"، مسحت الملائكة عباد الله... إلخ، ص ۱۴۲، ملخصاً۔

"الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ح ۱۴، ص ۲۶۶، ملخصاً۔

عقیدہ (۵): انکی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا، اور اُس کے بتائے سے اُس کا رسول۔ چار فرشتے بہت مشہور ہیں، جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام، اور یہ سب ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں^(۱)۔

عقیدہ (۶): کسی فرشتہ کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے، جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبعوض^(۲) کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آ گیا، یہ قریب بکلمہ کفر ہے^(۳)۔

عقیدہ (۷): فرشتوں کے وجود کا انکار، یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کفر ہیں^(۴)۔

جن کا بیان

عقیدہ (۸): یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں، ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں، یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں، ان میں تو والد و تناسل ہوتا^(۵) ہے، کھاتے، پیتے، جیتے، مرتے ہیں^(۵)۔

عقیدہ (۹): ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، مگر ان کے کفار انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں، اور ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سنی بھی ہیں بد مذہب بھی، اور ان میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے^(۶)۔

۲ قابلِ نفرت

۱ "التفسیر الکبیر"، ح ۱، ص ۳۸۶، ملخصاً۔

۳ "البحر الرائق"، کتاب السیر، باب أحكام المرتدین، ح ۵، ص ۲۰۴/۲۰۵، ملخصاً۔

"مجمع الأنهر"، کتاب السیر و الجہاد، باب المرتد، ثم أن ألفاظ الکفر أنواع، ح ۲، ص ۵۰۷، ملخصاً۔

۳ "اعتقاد الأحباب فی الجمیل والمصططعی والآل... إلخ" (المعروف دس عقیدے)، ص ۸۰۔

۳ اولاد پیدا ہوتی اور نسل چلتی۔ ۵ پ ۱۴، الحجر: ۲۷، "التفسیر الکبیر"، ج ۱، ص ۴۲۹،

"النبراس"، الملائکة علیہم السلام، ص ۲۸۷، ملخصاً۔ ۲ پ ۲۹، الحسن: ۱۶۸۵،

"البیواقیت"، المبحث ۲۳ فی إثبات وجود الحسن ... إلخ، ص ۱۸۲، ملخصاً۔ "روح النبیان"،

عقیدہ (۱۰): ان کے وجود کا انکار، یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے (۱)۔

عالم برزخ کا بیان

دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں (۲) مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انس و جن کو حسب مراتب اُس میں رہنا ہوتا ہے، اور یہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے۔ دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو، برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔

عقیدہ (۱): ہر شخص کی جتنی زندگی مقرر ہے اُس میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی (۳) جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے اُس وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام قبضِ روح کے لیے آتے ہیں (۴) اور اُس شخص کے دہنے بائیں جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں، مسلمان کے آس پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں، اور کافر کے دہنے، بائیں عذاب کے (۵)۔ اُس وقت ہر شخص پر اسلام کی حقانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے، مگر اُس وقت کا ایمان معتبر نہیں؛ اس لیے کہ حکم ایمان بالغیب کا ہے، اور اب غیب نہ رہا، بلکہ یہ چیزیں مشاہد ہو گئیں (۶)۔

ج ۱۰، ص ۱۹۴۔

۱۔ "اعتقاد الاحباب فی الحمیل والمصطفی والآل والأصحاب ... إلح" المعروف "دس عقیدے"، ص ۸۰۔

۲۔ پ ۱۸، المؤمنون: ۱۰۰۔

"شرح الصدور"، باب مقر الأرواح، ص ۲۳۶۔

۳۔ .. پ ۱۴، النحل: ۶۱۔

۴۔ پ ۲۱، السجدة: ۱۱۔

"تفسیر عرائب القرآن"، ج ۶، ص ۴۳۹، ملخصاً۔

۵۔ "مشکاة المصابیح"، الفصل الثالث، باب ما یقال عند من حصرہ الموت، ص ۱۴۲۔

۶۔ "تفسیر الخازن"، ج ۲، ص ۳۳۰۔

عقیدہ (۲): مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدن انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے، اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی، مگر بدن پر جو گزرے گی روح ضرور اُس سے آگاہ و متاثر ہوگی، جس طرح حیات دنیا میں ہوتی ہے، بلکہ اُس سے زائد۔ دنیا میں ٹھنڈا پانی، سرد ہوا، نرم فرش، لذیذ کھانا، سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں، مگر راحت و لذت روح کو پہنچتی ہے، اور ان کے عکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں، اور کلفت و اذیت روح پاتی ہے (۱)، اور روح کے لیے خاص اپنی راحت و اُلم کے الگ اسباب ہیں، جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے، بعینہ (۲) یہی سب حالتیں برزخ میں ہیں (۳)۔

عقیدہ (۳): مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسب مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے، بعض کی قبر پر، بعض کی چاہ زمزم شریف میں (۴) بعض کی آسمان و زمین کے درمیان، بعض کی پہلے، دوسرے، ساتویں آسمان تک، اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند، اور بعض کی روہیں زیر عرش قدیلوں (۵) میں، اور بعض کی اعلیٰ علیین (۶) میں (۷) مگر کہیں ہوں، اپنے جسم سے اُن کو تعلق بدستور رہتا ہے۔ جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتے، پہچانتے، اُس کی بات سنتے ہیں، بلکہ روح کا دیکھنا قُرب قبر ہی سے مخصوص نہیں (۸) اِس کی مثال حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر پہلے قفس (۹) میں بند تھا، اور اب آزاد کر دیا گیا۔ ائمہ کرام فرماتے ہیں:

”روح المعانی“، ج ۶، ص ۲۶۶۔

۱۔ ”شرح العقائد السنیة“، مبحث عذاب القبر، ص ۱۰۱، ملخصاً۔

۲۔ بالکل۔

۳۔ ”الفتاویٰ الرضویة“ الحدیدة، ج ۹، ص ۶۵۸۔

۴۔ یعنی زمزم شریف کے کنوئیں میں۔

۵۔ قدیلوں کی جمع، ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ لٹکاتے ہیں۔

۶۔ جنت کے نہایت ہی بلند و بالا مکانات میں۔

۷۔ ”الفتاویٰ الرضویة“ الحدیدة، ج ۹، ص ۶۵۸، ”شرح الصلوة“، باب مقر الأرواح، ص ۲۳۶/۲۳۷۔

۸۔ ملخصاً۔ ۸۔ ”الفتاویٰ الرضویة“ (القدیمة)، ج ۹، ص ۹/۸۔

۹۔ ایک پرندہ پہلے پیچرہ۔

”إِنَّ النُّفُوسَ الْقُدْسِيَّةَ إِذَا تَحَرَّذَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الدُّنْيَا اتَّصَلَتْ بِالْمَلَأِ الْأَعْلَى وَتَرَى وَتَسْمَعُ الْكُلَّ كَالْمُشَاهِدِ“ (۱)۔

”یشک پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں، عالم بالا سے مل جاتی ہیں، اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں۔“

حدیث میں فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يُحَلِّي سَرْبَهُ يَسْرَحُ حَيْثُ شَاءَ)) (۲)

”جب مسلمان مرتا ہے اُس کی راہ کھول دی جاتی ہے، جہاں چاہے جائے۔“

شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں: ”روح را قُرب و بُعد مکانی یکساں است“ (۳)۔

کافروں کی خبیث روہیں بعض کی اُن کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہِ برہوت میں کہ یمن میں ایک نالہ ہے، بعض کی پہلی، دوسری، ساتویں زمین تک، بعض کی اُس کے بھی نیچے تک (۴) میں، اور وہ کہیں بھی ہو، جو اُس کی قبر یا مرگھٹ (۵) پر گزرے اُسے دیکھتے، پہچانتے، بات سنتے ہیں، مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں؛ کہ قید ہیں (۶)۔

عقیدہ (۴): یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تاسخ اور آواگون کہتے ہیں، محض باطل اور اُس کا ماننا کفر ہے (۷)۔

۱۔ ”فیص القدیر شرح الجامع الصغیر“، حرف الصاد، تحت الحدیث: ۵۰۱۶، ح ۴، ص ۲۶۳، بتغییر قلیل۔
۲۔ ”المصنف“ لابی ابی شیبہ، کتاب الرہد، کلام عبد اللہ بن عمرو، ج ۸، ص ۱۸۹، الحدیث: ۱۱۰، بتغییر قلیل۔

۳۔ ترجمہ روح کیلئے دُور اور قریب کی جگہیں سب برابر ہیں۔ ”الفتاوی الرصویة“ (الجديدة)، کتاب الحائز، فی ضمن الرسالة: ”حياة الموات فی بیان سماع الأموات“، ح ۹، ص ۸۰۴، مخلصاً۔
۴۔ جہنم کی ایک وادی کا نام۔ ۵۔ ہندوؤں کے مردے جلانے کی جگہ۔

۶۔ ”شرح الصدور“، باب مقر الأرواح، ۲۳۶/۲۳۷، مخلصاً۔

۷۔ ”الفتاوی الرصویة (الجديدة)“، ج ۹، ص ۶۵۸۔

۸۔ ”الفتاوی الہندیة“، کتاب السیر، باب التاسع فی أحكام المرتدین، ح ۲، ص ۲۶۴۔ ”البراس“، باب البعث حق، ص ۲۱۳۔

عقیدہ (۵): موت کے معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہیں، نہ یہ کہ روح مرجاتی ہو، جو روح کو فنا مانے بد مذہب ہے (۱)۔

عقیدہ (۶): مردہ کلام بھی کرتا ہے، اور اُس کے کلام کو عوام جن اور انسان کے سوا اور تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں (۲)۔

عقیدہ (۷): جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں اُس وقت اُس کو قبر دباتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو اُس کا دبانا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے ماں پیار میں اپنے بچے کو زور سے چٹا لیتی ہے، اور اگر کافر ہے تو اُس کو اس زور سے دباتی ہے (۳) کہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں (۳)۔

عقیدہ (۸): جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں وہ اُن کے جوتوں کی آواز سُنتا ہے (۵)، اُس وقت اُس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں، اُن کی شکلیں نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں، اُن کے بدن کا رنگ سیاہ، اور آنکھیں سیاہ اور نیلی، اور دیگ کی برابر، اور شعلہ زن ہیں، اور اُن کے مہیب (۶) بال سر سے پاؤں تک، اور اُن کے دانت کئی ہاتھ کے، جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے، اُن میں ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں (۷)۔ مردے کو جھنجھوڑتے، اور جھڑک کر اُٹھاتے، اور نہایت سختی کے ساتھ گڑخت آواز میں سوال کرتے ہیں۔

۱۔ "حیاء الموات فی بیان سماع الأموات" المعروف "روحوں کی دنیا"، ص ۸۶/۸۷۔

۲۔ "صحیح البخاری"، کتاب الجنائز، باب کلام المیت علی الحمار، الحدیث: ۶۳۸۵، ص ۱۰۸۔

۳۔ "شرح الصدور"، ذکر تخفیف صمة القبر علی المؤمن، ص ۳۴۵۔

۴۔ "البراس"، باب عذاب القبر وثوابہ، ص ۲۰۸۔

۵۔ "سنن الترمذی"، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، الحدیث: ۱۰۷۱، ص ۱۷۵۴۔

۶۔ "صحیح البخاری"، باب المیت یسمع خفق العال، الحدیث: ۱۳۳۸، ص ۱۰۴۔

۷۔ خوفناک

۸۔ "البراس"، باب عذاب القبر وثوابہ، ص ۲۰۷/۲۰۶، ملخصاً۔

۹۔ "الفتاویٰ الرضویۃ" (الجندیۃ)، ح ۹، ص ۹۳۶/۹۳۵۔

پہلا سوال : ((مَنْ رَبُّكَ؟))

”تیرا رب کون ہے؟“

دوسرا سوال : ((مَا دِينُكَ؟))

”تیرا دین کیا ہے؟“

تیسرا سوال : ((مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟))

”ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟“

مردہ مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا:

((رَبِّيَ اللَّهُ))

”میرا رب اللہ ہے۔“

اور دوسرے کا جواب دے گا:

((دِينِي الْإِسْلَامُ))

”میرا دین اسلام ہے۔“

تیسرے سوال کا جواب دے گا:

((هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

”وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔“

وہ کہیں گے تجھے کس نے بتایا؟ کہے گا میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی (۱) بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سوال کا جواب پا کر کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا (۲) اُس وقت آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ میرے بندہ نے سچ کہا، اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ، اور جنت کا لباس پہناؤ، اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔

۱ ”مشكاة المصابيح“، باب من حصره الموت، ص ۱۴۲۔

”صحيح البخاري“، كتاب الجائر، باب ما جاء في عذاب القبر، الحديث: ۱۳۷۴، ص ۱۰۷۔

۲ ... ”النبراس“، باب عذاب القبر وثوابه، ص ۲۰۸۔

جنت کی نسیم اور خوشبو اُس کے پاس آتی رہے گی، اور جہاں تک نگاہ پھیرے گی وہاں تک اُس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی^(۱)، اور اُس سے کہا جائے گا کہ تو سو جیسے ڈولہا سوتا ہے^(۲)۔ یہ خواص کے لیے عموماً ہے، اور عوام میں اُن کے لیے جن کو وہ چاہے، ورنہ وسعتِ قبر حسب مراتب مختلف ہے، بعض کیسے ستر ستر ہاتھ لمبی چوڑی، بعض کے لیے جتنی وہ چاہے زیادہ، حتیٰ کہ جہاں تک نگاہ پہنچے۔ اور عَصَا^(۳) میں بعض پر عذاب بھی ہوگا ان کی معصیت کے لائق، پھر اُس کے پیرانِ عظام، یا مذہب کے امام، یا اور اولیائے کرام کی شفاعت، یا محض رحمت سے جب وہ چاہے گانجات پائیں گے، اور بعض نے کہا کہ مؤمن عاصی پر عذابِ قبر شب جمعہ یا روز جمعہ یا رمضان گا^(۴) واللہ تعالیٰ اعلم۔ ہاں! یہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو مسلمان شب جمعہ یا روز جمعہ یا رمضان مبارک کے کسی دن رات میں مرے گا، سوالِ نکیرین و عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا^(۵)۔ اور یہ جو ارشاد ہوا کہ اُس کے لیے جنت کی کھڑکی کھول دیں گے، یہ یوں ہوگا کہ پہلے اُس کے بائیں ہاتھ کی طرف جہنم کی کھڑکی کھولیں گے، جس کی لپٹ اور جلن اور گرم ہوا اور سخت بدبو آئے گی، اور معاً^(۶) بند کر دیں گے۔ اُس کے بعد دہنی طرف سے جنت کی کھڑکی کھولیں گے، اور اُس سے کہا جائے گا کہ اگر تُو ان سوالوں کے صحیح جواب نہ دیتا تو تیرے واسطے وہ تھی، اور اب یہ ہے؛ تاکہ وہ اپنے رب کی نعمت کی قدر جانے کہ کیسی بلائے عظیم سے بچا کر کیسی نعمتِ عظمیٰ عطا فرمائی۔ اور منافق کے لیے اس کا عکس ہوگا، پہلے جنت کی کھڑکی کھولیں گے کہ اس کی خوشبو، ٹھنڈک، راحت، نعمت کی

۱ "مشکاة المصابیح"، الفصل الثالث، باب من حصرہ الموت، ص ۱۴۲۔

۲ "مس الترمذی"، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، الحدیث: ۱۰۷۱، ص ۱۷۵۴۔

۳ عاصی کی جمع، یعنی گنہگار لوگ

۴ "السرائر"، باب عذاب القبر و ثوابہ، ص ۲۰۵، ملخصاً۔

۵ "مس الترمذی"، کتاب الجنائز، باب ما جاء فیمن مات يوم الجمعة، الحدیث: ۱۰۷۴، ۱۷۵۵۔

۶ انیس الواعظین، ص ۲۵۔

"الفتاویٰ الرضویہ" (الحدیثہ) ج ۹، ص ۶۵۹۔

جھلک دیکھے گا، اور معاہدہ کر دیں گے، اور دوزخ کی کھڑکی کھول دیں گے؛ تاکہ اُس پر اس بلائے عظیم کے ساتھ حسرت عظیم بھی ہو، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مان کر، یا اُن کی شانِ رفیع میں ادنیٰ گستاخی کر کے کیسی نعمت کھوئی، اور کیسی آفت پائی! اور اگر مُردہ منافق ہے تو سب سوالوں کے جواب میں یہ کہے گا:

((هَاهُ لَا أُدْرِیْ))

”افسوس! مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔“

((كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئاً فَأَقُولُ))

”میں لوگوں کو کہتے سنتا تھا خود بھی کہتا تھا۔“

اس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے، اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ، اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ اس کی گرمی اور لپٹ اس کو پہنچے گی، اور اس پر عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے، جو اندھے اور بہرے ہوں گے، ان کے ساتھ لوہے کا گرز ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے، اُس ہتوڑے سے اُس کو مارتے رہیں گے^(۱) نیز سانپ اور بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے، نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکل ہو کر سکتا یا بھیڑ یا یا اور شکل کے بن کر اُس کو ایذا پہنچائیں گے، اور نیکیوں کے اعمال کسے مقبول و محبوب صورت پر متشکل ہو کر اُس دیں گے^(۲)۔

عقیدہ (۹): عذابِ قبر حق ہے، اور یمنیٰ تعظیمِ قبر حق ہے^(۳) اور دونوں جسم و روح دونوں پر ہیں، جیسا کہ اوپر گزرا۔ جسم اگر چہ ٹھل جائے، جل جائے، خاک ہو جائے، مگر اُس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے، وہ مَورِ عذاب و ثواب ہوں گے^(۴) اور انہیں پر روز

۱ ”شرح الصدور“، باب فتنۃ القبر و سؤال مسکرو نکیر، ص ۱۳۵۔

۲ ”مشکاۃ المصابیح“، باب إثبات عذاب القبر، ص ۲۵/۲۶۔

۳ ”احیاء علوم الدین“، الباب السابع فی حقیقۃ الموت... إلح، ح ۵، ص ۲۵۴۔

۴ ”الیواقیت“، البحث ۶۴ فی بیان أن سؤال مسکرو نکیر... إلح، ص ۴۱۷-۴۲۱۔

یعنی عذاب و ثواب انہیں پر وارد ہوگا۔

قیامت دوبارہ ترکیب جسم فرمائی جائے گی، وہ کچھ ایسے باریک اجزاء ہیں ریڑھ کی ہڈی میں جس کو ”عَظْبُ الذَّنْبِ“ کہتے ہیں، کہ نہ کسی خوردبین سے نظر آسکتے ہیں، نہ آگ انہیں جلا سکتی ہے، نہ زمین انہیں گلا سکتی ہے، وہی تخم جسم ہیں۔ ولہذا روز قیامت روحوں کا اعادہ اُسی جسم میں ہوگا، نہ جسم دیگر میں۔ بالائی زائد اجزاء کا گھٹنا بڑھنا جسم کو نہیں بدلتا، جیسا: بچہ کتنا چھوٹا پیدا ہوتا ہے، پھر کتنا بڑا ہو جاتا ہے، قوی ہیکل جوان بیماری میں گھل کر کتنا حقیر رہ جاتا ہے، پھر نیا گوشت پوست آ کر مثل سابق ہو جاتا ہے، ان تبدیلیوں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ شخص بدل گیا، یوہیں روز قیامت کا عود ہے (۱) وہی گوشت اور ہڈیاں کہ خاک یا راکھ ہو گئے ہوں، اُن کے ذرے کہیں بھی منتشر ہو گئے ہوں، رب عز وجل انہیں جمع فرما کر اُس پہلی ہیئت پر لا کر انہیں پہلے اجزائے اصلیہ پر کہ محفوظ ہیں، ترکیب دے گا، اور ہر روح کو اُسی جسم سابق میں بھیجے گا، اس کا نام حشر ہے، عذاب و معذیم قبر کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے (۲)۔

عقیدہ (۱۰): مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا، غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے، اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچے گا، یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال و ثواب و عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا (۳)۔

مسئلہ: انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام و علمائے دین و شہداء و حافظانِ قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں، اور وہ جو مصیبت محبت پر فائز ہیں، اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ عز وجل کی معصیت نہ کی، اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں اُن کے بدن کو مٹی نہیں کھ سکتی (۴)۔ جو شخص انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مَر کے مٹی میں مل گئے،

۱ یعنی لوٹ کر آتا ہے۔

۲ ”الیواقیت“، المبحث ۶۲، فی بیان أَدِّ النفس باقیة... إلح، ص ۴۱۲-۴۱۴۔

۳ ”البراس“، البعث حق، ص ۲۱۰۔ ”الفتاوی الرضویة“ (الحدیثۃ)، ج ۹، ص ۶۵۸۔

۴ ”شرح العقائد النسفیة“، مبحث عذاب القبر و البعث، ص ۱۰۱-۱۰۳۔

۳..... ”البراس“، مبحث عذاب القبر و ثوابہ، ص ۲۱۰۔

۴ ”ابن ماجہ“، کتاب الحائز، باب ذکر وفاته و دفنه علیہ السلام، الحدیث: ۱۶۳۷، ص ۲۵۷۵ =

گمراہ، بد دین، خبیث، مرتکب توہین ہے (۱)۔

معاد وحشر کا بیان

بیشک زمین و آسمان اور جن و انس و ملک سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں، صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے ہمیشگی و بقا ہے (۲)۔ دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی،

(۱) تین حُف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، تیسرا جزیرہ عرب میں (۳)۔

(۲) علم اُٹھ جائے گا یعنی علماء اُٹھالے جائیں گے، یہ مطلب نہیں کہ علماء تو باقی رہیں اور اُن کے دلوں سے علم محو کر دیا جائے (۴)۔

(۳) جہل کی کثرت ہوگی۔

(۴) زنا کی زیادتی ہوگی (۵) اور اس بے حیائی کے ساتھ زنا ہوگا جیسے گدھے بھفتی کرتے ہیں (۶) بڑے چھوٹے کسی کا لحاظ پاس نہ ہوگا۔

(۵) مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں

= "البیواقیت"، المبحث ۶۲، فی بیان أنَّ النفس باقیة.. إلخ، ص ۴۱۳/۴۱۴.

۱. "العتاوی الرصویة" (الحدیث)، ح ۱۵، ص ۱۹۶/۱۹۷.

۲..... پ ۲۰، القصص: ۸۸، پ ۲۷، الرحمن: ۲۶، ۲۷.

۳. "صحیح مسلم"، کتاب الفتن وأُشْرَاطُ السَّاعَةِ، باب فی الآیَاتِ الَّتِیْ تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ، الْحَدِیْثُ: ۷۲۸۵، ص ۱۱۸۱/۱۱۸۰، مختصراً.

۴ "صحیح البخاری"، کتاب العلم، باب کیف یَقْصُ العلم، الْحَدِیْثُ: ۱۰۰، ص ۱۱، مَخْصَراً.

۵ "صحیح البخاری"، کتاب العلم، باب رَفْعُ العلم وظهور الجہل، الْحَدِیْثُ: ۸۰، ص ۹، مُتَقَطَّاً، "صحیح مسلم"، کتاب العلم، باب رَفْعُ العلم وقبضه، وظهور الجہل... إلخ، الْحَدِیْثُ: ۷۲۸۵، ص ۱۱۴۳، مُتَقَطَّاً.

۶ "صحیح مسلم"، کتاب الفتن، باب دُکْرُ الدَّجَالِ، الْحَدِیْثُ: ۷۳۷۳، ص ۱۱۸۷، مَخْصَراً.

ہوں گی (۱)۔

(۶) علاوہ اُس بڑے دجال کے اور تیس دجال ہوں گے، کہ وہ سب دعویٰ نبوت کریں گے (۲) حالانکہ نبوت ختم ہو چکی (۳) جن میں بعض گزر چکے، جیسے میلہ کذاب، طلحہ بن خویلد، اسود عقیسی، سجاح عورت کہ بعد کو اسلام لے آئی، غلام احمد قادیانی وغیرہم۔ اور جو باقی ہیں، ضرور ہوں گے۔

(۷) مال کی کثرت ہوگی، نہر فرات اپنے خزانے کھول دے گی کہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے (۴)۔

(۸) ملک عرب میں کھیتی اور باغ اور نہریں جاری ہو جائیں گی (۵)۔

(۹) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگار لینا (۶) یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا (۷)۔

(۱۰) وقت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے، اور مہینہ مثل ہفتے کے، اور ہفتہ مثل دن کے، اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی (۸) یعنی

۱ المرجع السابق، کتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل... إلخ، الحديث: ۶۷۸۶، ص ۱۱۴۳، مختصراً.

۲ المرجع السابق، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى تعبد... إلخ، الحديث: ۷۳۴۲، ص ۱۱۸۴. ۳ من إفاذات المصنف.

۴ "صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات... إلخ، الحديث: ۷۲۷۴، ص ۱۱۷۹، مختصراً.

۵ المرجع السابق، كتاب الركاة، باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقلها، الحديث: ۲۳۳۹، ص ۸۳۷، مختصراً.

۶ "جامع الترمذي"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب الصابر على ديه في الفتن كالقايص عني الحمرة، الحديث: ۲۲۶۰، ص ۱۸۷۹، ملخصاً.

۷ "صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل... إلخ، الحديث: ۷۳۰۱، ص ۱۱۸۲.

۸ "شرح السنّة"، كتاب الفتن، باب الدجال لعبة الله، الحديث: ۴۱۵۹، ح ۷، ص ۴۴۲، وزاد الترمذي في سننه ما نصّه: ((يكون اليوم كالساعة، وتكون الساعة كالضربة بالنار))

بہت جلد جلد وقت گزرے گا۔

(۱۱) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔

(۱۲) علم دین پڑھیں گے، مگر دین کے لیے نہیں۔

(۱۳) مرد اپنی عورت کا مُطیع ہوگا^(۱)۔

(۱۴) ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔

(۱۵) اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔

(۱۶) مسجد میں لوگ چلا آئیں گے۔

(۱۷) گانے باجے کی کثرت ہوگی۔

(۱۸) اُگلوں پر لوگ لعنت کریں گے، ان کو بُرا کہیں گے^(۲)۔

(۱۹) درندے، جانور، آدمی سے کلام کریں گے، کوڑے کی پکھنچی، بھوتے کا تمہ کلام کرے گا،

اُس کے بازار جانے کے بعد جو کچھ گھر میں ہوا بتائے گا، بلکہ خود انسان کی ران اُسے خبر دے گی^(۳)۔

(۲۰) ذلیل لوگ جن کوٹن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے بڑے محلوں میں

فخر کریں گے^(۴)۔

(۲۱) دَجَّال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرمین طہیین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت

کرے گا^(۵)۔ چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا، اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر،

..... یعنی فرمانبردار ہوگا۔

۲ . "جامع الترمذی"، أبواب الفتن، باب ما جاء في علامة حلول المسح والخسف، الحديث: ۲۲۱۱، ص ۱۸۷۴، ملقطاً.

۳ "جامع الترمذی"، أبواب الفتن، باب ما جاء في كلام السباع، الحديث: ۲۱۸۱، ص ۱۸۷۱.

۴ "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان ووجوب الإيمان، إلخ، الحديث: ۹۳، ص ۶۸۱.

۵ "صحيح البخاري"، كتاب فضائل المدينة، باب لا يدخل الدجال المدينة، الحديث: ۱۸۸۱، ص ۱۴۷، مختصراً.

اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر، اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے، اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا، جیسے بادل جس کو ہوا اڑاتی ہو۔ اُس کا فتنہ بہت شدید ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اُس کے ہمراہ ہوں گی، جن کا نام جنت و دوزخ رکھے گا، جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گی، مگر وہ جو دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی وہ حقیقتاً آگ ہوگی، اور جو جہنم دکھائی دے گا وہ آرام کی جگہ ہوگی (۱)۔ اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا، جو اُس پر ایمان لائے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا، اور جو انکار کرے گا اُسے جہنم میں داخل کرے گا، مردے جلانے (۲) گا (۳) زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا، اور اُن لوگوں کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے، اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دینے شہد کی مکھیاں کی طرح دَل کے دَل (۴) اس کے ہمراہ ہو جائیں گے، اسی قسم کے بہت سے شعبہ (۵) دکھائے گا (۶) اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے، اور شیاطین کے تماشے، جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں، اسی لیے اُس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے (۷)۔ البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے (۸) کہ وہاں جو لوگ بظہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے، اور وہ جو علم الہی میں دَجّال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں، اُن زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے، اور اُس کے فتنہ میں

۱ "صحیح مسلم"، کتاب الفتن، باب فی صفة الدجال، وتحريم المدينة عليه، وقتله المؤمن... إلخ، الحديث: ۷۳۷۷، ص ۱۱۸۷، مختصراً.

۲..... زمرہ کرے۔

۳ "صحیح مسلم"، کتاب الفتن، باب فی صفة الدجال، وتحريم المدينة عليه... إلخ، الحديث: ۷۳۷۵، ص ۱۱۸۷، ملخصاً.

۴ ڈھیر کے ڈھیر۔

۵ جادو کے کھیل۔

۶ "صحیح مسلم"، کتاب الفتن، باب فی ذکر الدجال، الحديث: ۷۳۷۳، ص ۱۱۸۶، ملقطاً.

۷ المرجع السابق، باب قصة الجناسة، الحديث: ۷۳۸۶، ص ۱۱۸۹، ملخصاً.

۸ المرجع السابق، باب قصة الجناسة، الحديث: ۷۳۹۰، ص ۱۱۸۹، ملخصاً.

بتلا ہوں گے۔ دَجَّال کے ساتھ یہودی فوجیں ہوں گی (۱) اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ”ک، ف، ر“ یعنی کافر، جس کو ہر مسلمان پڑھے گا (۲)۔ اور کافر کو نظر نہ آئے گا (۳) جب وہ ساری دنیا میں بھر بھرا کر ملکِ شام کو جائے گا، اُس وقت حضرت مسیح علیہ السلام (۴) آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نازل فرمائیں گے، صبح کا وقت ہوگا، نمازِ فجر کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی، حضرت امام مہدی کو کہ اُس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے، وہ لعین دَجَّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے، اور اُن کی سانس کی خوشبو حدِ بصر (۵) تک پہنچے گی، وہ بھاگے گا، یہ تعاقب فرمائیں گے، اور اُس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے، اُس سے وہ جہنم واصل ہوگا (۶)۔

(۲۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل فرمانا:

اس کی مختصر کیفیت اوپر معلوم ہو چکی، آپ کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دے گا تو وہ قبول نہ کرے گا، نیز اُس زمانہ میں عداوت و بغض و حسد آپس میں بالکل نہ ہوگا۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب (۷) توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، تمام اہل کتاب جو قتل سے بچیں گے سب اُن پر ایمان لائیں گے (۸) تمام جہان میں دین ایک

۱۔ ”صحیح مسلم“، کتاب الفتن وأشراف الساعة، باب فی بقیۃ من أحادیث الدجال، الحدیث ۷۳۹۲، ص ۱۱۸۹، مختصراً۔

۲۔ المرجع السابق، باب فی ذکر الدجال، الحدیث ۷۳۶۵، ص ۱۱۸۶، ملقطاً۔

۳۔ ”شرح صحیح مسلم“ للنووی، ج ۲، ص ۴۰۰۔

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

۵۔ نظر کی انتہا۔

۶۔ ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم ... إلخ، الحدیث: ۴۰۷۵، ۴۰۷۷، ص ۲۷۲۳ / ۲۷۲۴، مختصراً۔

۷۔ لکڑی جس پر عیسائیوں کے گمان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی، عیسائیوں کا مقدس نشان۔

۸۔ ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکماً ... إلخ، الحدیث: ۳۸۹، ص ۳۹۱، ۷۰۳ / ۷۰۴، ملقطاً۔

دین اسلام ہوگا (۱) اور مذہب (۲) ایک مذہبِ اہل سنت۔ بچے سانپ سے کھیلیں گے (۳) اور شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے، چالیس برس تک اقامت فرمائیں گے، نکاح کریں گے، اولاد بھی ہوگی، بعد وفات روضہ انور میں دفن ہو گئے (۴)۔

(۲۳) حضرت امام مہدی کا ظاہر ہوتا:

اس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں جب سب جگہ کفر کا تسلط ہوگا اُس وقت تمام ابدال (۵) بلکہ تمام اولیاء سب جگہ سے سمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے، صرف وہیں اسلام رہے گا (۶) اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی، رمضان شریف کا مہینہ ہوگا، ابدال طوافِ کعبہ میں مصروف ہوں گے، اور حضرت امام مہدی بھی وہاں ہوں گے، اولیاء انہیں پہچانیں گے، اُن سے درخواستِ بیعت کریں گے، وہ انکار کریں گے دفعۃً غیب سے ایک آواز آئے گی:

هَذَا حَبِیْقَةُ اللَّهِ الْمَهْدِیُّ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوهُ

”یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی بات سُنو اور اس کا حکم مانو“۔

تمام لوگ اُن کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے (۷)۔ وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے

۱ ”سنن ابن ماجہ“، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ... إلح، الحدیث ۴۰۷۷، ص ۲۷۲۴، ملخصاً۔

۲..... طریقہ و مشرب۔

۳ ”سنن ابن ماجہ“، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ... إلح، الحدیث ۴۰۷۷، ص ۲۷۲۴، ملخصراً۔

۴ ”مرقاۃ المفاتیح“، کتاب الفتن، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، الفصل الثالث، الحدیث ۱۵۵۸ ج ۹، ص ۴۴۳، ملخصراً۔

۵ اولیاء اللہ کا وہ گروہ جس کے سپرد دنیا کا انتظام ہے اور یہ صالحین کی وہ جماعت ہے جن سے دنیا کبھی خالی نہیں رہتی۔

۶ ”صحیح مسلم“، کتاب الایمان، باب بیان أنَّ الإسلام بدأ عرباً و سيعود عرباً... إلح، الحدیث ۳۷۳، ص ۷۰۲، ملقطاً۔

”الحاوی لفتاویٰ“، العرف الوردی فی أخبار المہدی، ج ۲، ص ۹۸/۹۹، ملخصاً۔

۷ ”الحاوی للفتاویٰ“، العرف الوردی فی أخبار المہدی، ج ۲، ص ۷۱، ۷۳، ۸۹، ۹۱، ملخصاً۔

کر ملک شام کو تشریف لے جائیں گے (۱)۔ بعد قتل دَجَّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم الہی ہوگا کہ مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جاؤ؛ اس لیے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کئے جائیں گے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں۔

(۲۴) یاجوج و ماجوج کا خروج: مسلمانوں کے کوہ طور پر جانے کے بعد یاجوج و ماجوج ظاہر ہوں گے، یہ اس قدر کثیر ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت بحیرہ طبریہ (۲) پر (جس کا طول دس میل ہوگا) جب گزرے گی اُس کا پانی پی کر اس طرح سکھا دے گی کہ دوسری جماعت بعد والی جب آئے گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی نہ تھا (۳)۔ پھر دنیا میں فساد و قتل و غارت سے جب فرصت پائیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو قتل کر لیا، آذاب آسمان والوں کو قتل کریں، یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے، خدا کی قدرت کہ اُن کے تیر اوپر سے خون آلودہ کریں گے (۴)۔ یہ اپنی انہی حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہوں گے، یہاں تک کہ اُن کے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی جو آج تمہارے نزدیک سو (۱۰۰) اشرفیوں کی نہیں، اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے دُعا فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دے گا کہ ایک دم میں وہ سب کے سب مرجائیں گے، اُن کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اتریں گے، دیکھیں گے کہ تمام زمین اُن کی لاشوں اور بدو سے بھری پڑی ہے، ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں،

۱ "الحاوی للفتاویٰ"، العرف الوردی فی أحبار المہدی، ج ۲، ص ۸۹، ملخصاً۔

۲ یہ ایک چھوٹا دریا ہے، جس میں بہت سی نہروں کا اضافی پانی جمع ہوتا ہے اور "اُردن" کے لوگ اس سے سیراب ہوتے ہیں، اس بحیرہ طبریہ اور "بیت المقدس" کے درمیان تقریباً پچاس میل کا فاصلہ ہے۔

("معجم البلدان"، ج ۱، ص ۲۷۹)۔

۳ "صحیح مسلم"، کتاب الفتن و أشراط الساعة، باب ذکر الدجال، الحدیث ۷۳۷۳، ص ۱۱۸۷، مختصراً۔

۴ "سنن ابن ماجہ"، أبواب الفتن، باب فتنة الدجال و خروج عیسیٰ ابن مریم و خروج یاجوج ماجوج،

الحدیث: ۴۰۷۹، ص ۲۷۲۴، مختصراً۔

اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع ہمراہیوں کے پھر دُعا کریں گے، اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ انکی لاشوں کو جہاں اللہ چاہے گا پھینک آئیں گے، اور اُن کے تیر و کمان و ترکش (۱) کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے، پھر اُس کے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی، اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اُگا اور اپنی برکتیں اُگل دے (۲)، اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں اُنڈیل دے، تو یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی، اور اُس کے چھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھیں گے، اور دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت کو کافی ہو گا، اور ایک گائے کا دودھ قبیلہ بھر کو، اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کرے گا (۳)۔

(۲۵) دُھواں ظاہر ہوگا: جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہو جائے گا (۴)۔

(۲۶) دابۃ الارض کا نکلنا: یہ ایک جانور ہے، اس کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان علیہما السلام ہوگی، عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبہ، اُس وقت تمام مسلم و کافر علانیہ ظاہر ہوں گے (۵)۔ یہ علامت کبھی نہ بدلے گی، جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا، اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

(۲۷) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا: اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، اُس وقت کا اسلام معتبر نہیں (۶)۔

۱ تیردان، تیر رکھنے کا خانہ۔

۲ "جامع الترمذی"، أبواب الفتن، باب ما جاء في فتنة الدجال، الحديث: ۲۲۴۰، ص ۱۸۷۷، منقطعاً.

۳ "صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، ذكر الدجال، الحديث: ۷۳۷۳، ص ۱۱۸۶، ملخصاً.

۴ "مرقاة المفاتیح"، كتاب الفتن، باب العلامات بين يدي الساعة وذكر الدجال، ح ۹، ص ۳۶۶، ملخصاً.

۵ "سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن، باب دابة الأرض، الحديث: ۴۰۶۶، ص ۲۷۲۲.

۶ المرجع السابق، باب طلوع الشمس من مغربها، الحديث: ۴۰۷۰.

(۲۸) وفات سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک زمانہ کے بعد جب قیام قیامت (۱) کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے، ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی، جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی، جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح قبض ہو جائے گی، اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے، اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی (۲)۔

یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں، ان میں بعض واقع ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں، جب نشانیاں پوری ہو لیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزرے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی، اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ رہے گا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے، اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا (۳) کوئی اپنی دیوار لیتا (۴) ہوگا، کوئی کھانا کھاتا ہوگا، غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ دفعۃً (۵) حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا، شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بہت بلند ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مرجائیں گے (۶) آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صور اور اسرافیل اور تمام ملائکہ فنا ہو جائیں گے، اُس وقت سوا اُس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا، وہ فرمائے گا:

﴿لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ (۷) ...!

۱ قیامت قائم ہونے۔

۲ "صحیح مسلم"، کتاب الفتن وأُشْرَاطُ السَّاعَةِ، باب ذکر الدَّجَالِ، الحدیث ۷۳۷۳، ص ۱۱۸۷، منقطعاً۔

۳ المرجع السابق، کتاب الإیمان، باب ذهاب الإیمان آخر الرمان، الحدیث: ۳۷۵، ص ۷۰۲، منقطعاً۔

۴ پلستر کرتا۔ ۵ اچانک۔

۶ "صحیح مسلم"، کتاب الفتن وأُشْرَاطُ السَّاعَةِ، باب فی خروج الدَّجَالِ ومکثہ فی الأرض... إلح،

الحدیث: ۷۳۸۱، ص ۱۱۸۸، منقطعاً۔ ۷ ب ۲۴، عاف: ۱۶۔

آج کس کی بادشاہت ہے...؟ کہاں ہیں بخاریں...؟ کہاں ہیں متکبرین...؟ مگر ہے کون جو جواب دے، پھر خود ہی فرمائے گا۔

﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (۱)

”صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے۔“

پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسرائیل کو زندہ فرمائے گا، اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکھتے ہی تمام اولین و آخرین، ملائکہ و انس و جن و حیوانات موجود ہو جائیں گے (۲) سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر مبارک سے یوں برآمد ہونگے کہ دہنے ہاتھ میں صدیق اکبر کا ہاتھ، بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم کا ہاتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، پھر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے (۳)۔

عقیدہ (۱): قیامت بیشک قائم ہوگی، اس کا انکار کرنے والا کافر ہے (۴)۔

عقیدہ (۲): حشر صرف رُوح کا نہیں، بلکہ رُوح و جسم دونوں کا ہے، جو کہے صرف رُوحیں انھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے، وہ بھی کافر ہے (۵)۔

عقیدہ (۳): دنیا میں جو رُوح جس جسم کے ساتھ متعلق تھی اُس رُوح کا حشر اُسی جسم میں

۱.. ”صحیح مسلم“، کتاب صفات المافقیں وأحكامهم، الحدیث: ۷۰۵۱، ص ۱۱۶۴، ملخصاً۔

۲ ”شعب الإيمان“، باب فی حشر الناس بعد ما یبعثون من قبورهم، فصل فی صفة یوم القيامة، الحدیث: ۷۳۵۳، ج ۱، ص ۳۱۲/۳۱۳، ملخصاً۔

۳ ”شعب الإيمان“، باب فی حشر الناس بعد ما یبعثون من قبورهم، فصل فی صفة یوم القيامة، الحدیث: ۷۳۵۳، ج ۱، ص ۳۱۳، ملخصاً۔

۴ ”جامع الترمذی“، أبواب المناقب، باب أنا أول من تنشق عنه الأرض، ثم أبو بكر وعمر، الحدیث: ۳۶۹۲، ص ۲۰۳۲، ”مرقاۃ المفاتیح“، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الحشر، الفصل الأول، ج ۹، ص ۴۷۳، ملخصاً۔

۵ ”شرح الفقہ الکبیر“ لملّا علی القاری، فصل فی المرض والموت، والقیامة، ص ۱۹۵، ملخصاً۔

۵ المرجع السابق، الإيمان بالبعث بعد الموت، ص ۱۲/۱۳، ملخصاً۔

ہوگا، یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کر کے اس کے ساتھ روح متعلق کر دی جائے (۱)۔

عقیدہ (۴): جسم کے اجزاء اگر چہ مرنے کے بعد متفرق ہو گئے، اور مختلف جانوروں کی غذا ہو گئے ہوں، مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائے گا (۲) قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، ناخن نہ اٹھیں گے (۳) کوئی پیدل، کوئی سوار، اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے، اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار، کسی پر دس ہوں گے (۴)۔ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائے گا (۵) کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے، کسی کو آگ جمع کرے گی (۶)۔ یہ میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہوگا (۷)۔ زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے، اُس دن زمین تانبے کی ہوگی، آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ راوی حدیث نے فرمایا: معلوم نہیں میل سے مراد سُرمدہ کی سلائی ہے یا میلِ مسافت، اگر میلِ مسافت (۸) بھی ہو تو کیا بہت فاصلہ ہے...؟! کہ اب چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے، اور اس طرف آفتاب کی پینچ ہے، پھر بھی جب سر کے مقابل آ جاتا ہے گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے، اُس وقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، اور اُس کا منہ اس طرف کو ہوگا، تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا...؟! اور اب مٹی کی زمین ہے، مگر

۱۔ المرجع السابق ۲۔ "شرح المفائد السفیة"، مبحث البعث، ص ۱۰۲۔

۳۔ "صحیح مسلم"، کتاب الحجة وصفة نعیمها وأهلها، باب النار یدحبها الجبارون... إلخ، الحدیث: ۷۱۹۸، ص ۱۱۷۴، مختصراً.

۴۔ المرجع السابق، الحدیث: ۷۲۰۲.

۵۔ المرجع السابق، کتاب صفات المرافقین وأحكامهم، بحشر الکافر عنی وجهه، الحدیث ۷۰۸۷، ص ۱۱۶۶، مختصراً.

۶۔ "مشكاة المصابيح"، کتاب صفة القيامة، باب الحشر، الفصل الثالث، الحدیث ۵۵۴۸، ج ۳، ص ۲۰۲، مختصراً.

۷۔ "کسر العمان فی سس الأقوال والأفعال"، کتاب القيامة/ قسم الأقوال، الجزء ۱۴، ص ۱۵۵، ملخصاً.

۸۔ "صحیح مسلم"، کتاب الحجة وصفة نعیمها وأهلها، باب فی صفة يوم القيامة، أعاد الله علی أهواله، الحدیث: ۷۲۰۶، ص ۱۱۷۴، ملقطاً.

گرمیوں کی دھوپ میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا، اُس وقت جب تانے کی ہوگی، اور آفتاب کا اتنا قریب ہوگا، اُس کی تپش کون بیان کر سکے...!! اللہ پناہ میں رکھے، بھیجے کھولتے ہوں گے، اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا^(۱) پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر، کسی کے سینہ، کسی کے گلے تک، اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا^(۲)۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاج بیان نہیں، زبانیں سوکھ کر کاٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آ جائیں گے، ہر مُبتلا بقدر گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا جس نے چاندی سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اُس مال کو خوب گرم کر کے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے^(۳) جس نے جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قیامت کے دن خوب طیار ہو کر آئیں گے، اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے، اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اُس پر گزریں گے، جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر ادھر سے واپس آ کر یوہیں اُس پر گزریں گے، اسی طرح کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو^(۴) و علیٰ ہذا القیاس، پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا مُسانہ حال نہ ہوگا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چرائیں گے^(۵) ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہوگا...! حضرت

۱۔ "صحیح البخاری"، کتاب الرقاق، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿أَلَا يَطْلُؤُا لَيْتُ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ...﴾ إلح...

الحديث: ۶۵۳۲، ص ۵۴۸، مختصراً.

۲۔ "المسند" للإمام أحمد، مسند الشاميين، حديث عقبة بن عامر الجهني، (الحديث: ۱۷۴۴۴، ج ۶، ص ۱۴۶، ملخصاً).

۳۔ "تاریخ بغداد أو مدیة السلام"، فی ترجمہ: ۶۳۹۱، علی بن عبد الملک، ج ۱۲، ص ۲۷، مختصراً.

۴۔ "صحیح مسلم"، کتاب الزکاة، باب إثم مانع الزکاة، (الحديث: ۲۲۹۰، ص ۸۳۳، مختصراً).

۵۔ المرجع السابق، باب تعیظ عقوبة من لا یؤدی الزکاة، (الحديث: ۲۳۰۰، ص ۸۳۴).

۵۔ پ ۳۰، عہد: ۳۴-۳۶.

آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا، اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر، عرض کریں گے کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا ہر ہزار سے نو سو ننانوے، یہ وہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے ٹوڑھے ہو جائیں گے، حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا، لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے، لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے (۱) غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے، ایک ہو، دو ہوں، سو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے، ہزار ہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الاماں الاماں...! اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں، بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا (۲) قریب آدمی کے گزر چکا ہے اور ابھی تک اہل محشر اسی حالت میں ہیں۔ اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی دلائے، ابھی تک تو یہی نہیں پتا چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے، یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اور جنت میں رہنے کو جگہ دی (۳) اور مرتبہ نبوت سے سرفراز فرمایا، اُنکی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔ غرض اُفتاں و خیزاں کس کس مشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اور اپنی مَنجی ہوئی روح آپ میں ڈالی، اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، اور جنت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صغی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں...؟! آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔ فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں (۴) مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج رب عزوجل نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! لوگ

۱۔ "صحیح البخاری"، کتاب احادیث الانبیاء، باب قصۃ یاجوج و ماجوج، الحدیث: ۳۳۴۸،

ص ۲۷۱، مختصراً۔ ۲۔ پ ۲۹، المعارج: ۳۔

۳۔ "صحیح البخاری"، کتاب احادیث الانبیاء، باب: الأرواح جود محددة، الحدیث: ۳۳۴۰،

ص ۲۶۹، مختصراً۔ ۴۔ المرجع السابق، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ:

﴿وَجُودَ یَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ... إلخ﴾، الحدیث: ۷۴۴۰، ص ۶۲۰، مختصراً۔

عرض کریں گے: آخر کس کے پاس ہم جائیں...؟ فرمائیں گے: نوح کے پاس جاؤ؛ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے، لوگ اسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ: آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے، یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! عرض کریں گے کہ: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں...؟ فرمائیں گے: تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ؛ کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خلعت سے ممتاز فرمایا ہے، لوگ یہاں حاضر ہوں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا، پھر موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا نہ فرمائے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی! جو آج بے خوف ہیں، اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو! وہ خاتم النبیین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، انہیں کے حضور حاضر ہو، وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ اب لوگ مہرتے مہرتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلاتے، دُہائی دیتے حاضر بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے: اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اے اللہ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عز و جل نے فتح باب رکھا ہے، آج حضور مطمئن ہیں، ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے: حضور ملاحظہ تو فرمائیں! ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں، اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں^(۱)۔ جواب میں ارشاد فرمائیں گے:

۱۔ المرجع السابق، کتاب التفسیر، باب: ﴿وَدُرِّیۡتَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوۡرًا﴾، الحدیث:

((أَنَا لَهَا))^(۱) میں اس کام کے لیے ہوں، ((أَنَا صَاحِبُكُمْ))^(۲) میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے، یہ فرما کر بارگاہِ عزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے، ارشاد ہوگا:

((يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمِعُ وَاسْلُ تُعْطِيهِ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ))^(۳)

”اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا، اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔“

دوسری روایات میں ہے:

((وَقُلْ! تُطْعُ))

”فرماؤ! تمہاری اطاعت کی جائے۔“

پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا اس کے لیے بھی شفاعت فرما کر اُسے جہنم سے نکالیں گے، یہاں تک کہ جو بچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے، اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے^(۴)۔ اب تمام انبیاء اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے^(۵)، اولیائے کرام، شہداء، علماء،

۱ .. "المسند" للإمام أحمد، مسند عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب عن ابی سبیح، الحدیث: ۲۵۴۶، ج ۱، ص ۶۰۴، مختصراً.

۲ .. "المعجم الكبير" للطبراني، أبو عثمان المہدي عن سلمان رضي الله تعالى عنه، عاصم بن سلمان الأحول... إلخ، الحدیث: ۶۱۱۷، ج ۶، ص ۲۴۸، مختصراً.

۳ .. "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب كلام الرب تعالى يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، الحدیث: ۷۵۱۰، ص ۶۲۶، مختصراً.

"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب أدبي اهل الجنة مرلة فيها، الحدیث: ۴۷۵، ص ۷۱۴، مختصراً.

۴ .. "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب كلام الرب تعالى يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، الحدیث: ۷۵۱۰، ص ۶۲۶، ملقطاً.

۵ .. "سنن ابن ماجه"، أبواب البرهه، باب ذكر الشفاعة، الحدیث: ۴۳۱۳، ص ۲۷۳۹، ملخصاً.

حفاظ، حجاج، بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی مصیبت دینی عنایت ہو اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا، نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے، یہاں تک کہ علماء کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے: ہم نے آپ کے وضو کے لیے فلاں وقت پانی بھر دیا تھا، کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا^(۱)، علماء اُن تک کی شفاعت کریں گے۔

عقیدہ (۵): حساب حق ہے، اعمال کا حساب ہونے والا ہے^(۲)۔

عقیدہ (۶): حساب کا منکر کافر ہے، کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائے گا کہ ٹھیکہ^(۳)

اُس سے پوچھا جائے گا، تو نے یہ کیا اور یہ کیا؟ عرض کرے گا: ہاں اے رب! یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار لے لے گا، اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب گئے، فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں^(۴)۔ اور کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پرس ہو گی، جس سے یوں سوال ہوا وہ ہلاک ہوا^(۵)۔ کسی سے فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہ دی...؟! تجھے سردار نہ بنایا...?! اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو مسخر نہ کیا...?! ان کے علاوہ اور نعمتیں یاد دلوائے گا، عرض کرے گا: ہاں! تو نے سب کچھ دیا تھا، پھر فرمائے گا: تو کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہے؟ عرض کرے گا کہ نہیں، فرمائے گا: تو جیسے تو نے ہمیں یاد نہ کیا ہم بھی تجھے عذاب میں چھوڑتے ہیں۔ بعض کافر ایسے بھی ہوں گے کہ جب نعمتیں یاد دلا کر فرمائے گا کہ تو نے کیا کیا؟ عرض کرے گا: تجھ پر اور تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان

۱ "سب اس ماجہ"، أبواب الأدب، باب فصل صدقة الماء، الحديث: ۳۶۸۵، ص ۲۶۹۶، ملخصاً.

۲ "شرح العقائد السفيّة"، مبحث الورق حق، والكتاب حق، والسؤال حق، ص ۱۰۴، ملخصاً.

۳ پوشیدہ۔

۴ "النراس شرح شرح العقائد"، وقراءة الكتاب حق، ص ۲۱۷، ملخصاً.

"صحيح البخاري"، كتاب المظالم، باب قول الله تعالى: ﴿لَا تُعَذِّبُ اللَّهُ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ ... إلخ، الحديث: ۲۴۴۱، ص ۱۹۲، مختصراً.

۵ "البحر الزحار" المعروف بـ "مسند البزار"، مسند عبد الله بن الربيع رضي الله تعالى عنهما، عمرو بن دينار عن ابن الزبير، الحديث: ۲۱۹۸، ص ۱۶۰، ملخصاً.

لایا، نماز پڑھی، روزے رکھے، صدقہ دیا، اور ان کے علاوہ جہاں تک ہو سکے گانیک کاموں کا ذکر کر جائے گا، ارشاد ہوگا: تو اچھا تو ظہر جا! تجھ پر گواہ پیش کئے جائیں گے، یہ اپنے جی میں سوچے گا: مجھ پر کون گواہی دیگا...؟! اس وقت اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اعضا کو حکم ہوگا بول چلو! اس وقت اس کی ران اور ہاتھ پاؤں، گوشت پوست، ہڈیاں سب گواہی دیں گے کہ یہ تو ایسا تھا ایسا تھا، وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا^(۱)۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے ستر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہوں گے، اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار، اور رب عز وجل ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا، معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے، اس کا شمار وہی جائے^(۲)۔ تہجد پڑھنے والے بلا حساب جنت میں جائیں گے^(۳) اس امت میں وہ شخص بھی ہو گا جس کے ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے، اور ہر دفتر اتنا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے، وہ سب کھولے جائیں گے، رب عز وجل فرمائے گا: ان میں سے کسی امر کا تجھے انکار تو نہیں ہے؟ میرے فرشتوں کو انا کا تین نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ عرض کرے گا: نہیں اے رب! پھر فرمائے گا: تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا: نہیں اے رب! فرمائے گا: ہاں تیری ایک نیکی ہمارے حضور میں ہے اور تجھ پر آج ظلم نہ ہوگا، اُس وقت ایک پرچہ جس میں ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ ہوگا نکالا جائے گا، اور حکم ہوگا جاتلو، عرض کرے گا: اے رب! یہ پرچہ ان دفتروں کے سامنے کیا ہے؟ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہ ہوگا، پھر ایک پتے پر یہ سب دفتر رکھے جائیں گے اور ایک میں وہ، وہ پرچہ ان دفتروں سے بھاری ہو جائے گا^(۴) بالجملہ اس کی رحمت کی

۱ ”صحیح مسلم“، کتاب الزہد والرقائق، باب الدیبا سجن المؤمن وجنة للكافر، الحدیث: ۷۴۳۸، ص ۱۱۹۲، مختصراً.

۲ ”المسند“ للإمام أحمد، مسند الأنصار، حدیث أبي أمامة الباهلي، الحدیث: ۲۲۳۶۶، ج ۸، ص ۳۰۶.

۳ ”مشكاة المصابيح“، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الحساب والقصاص والميراث، الحدیث: ۵۵۶۵، ص ۲۰۷، ملخصاً.

۴ ”جامع الترمذي“، أبواب الإيمان، باب ما جاء فيمن يموت وهو شهيد أن لا إله إلا الله، الحدیث: =

کوئی انتہا نہیں، جس پر رحم فرمائے تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے۔

عقیدہ (۷): قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا، نیکوں کے دینے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں، کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس سے پس پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا (۱)۔

عقیدہ (۸): حوض کوثر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوا، حق ہے۔ اس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے کناروں پر موتی کے تپے ہیں چاروں گوشے برابر یعنی زاویہ قائمہ ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اور مشک سے زیادہ پاکیزہ، اور اس پر برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ، جو اس کا پانی پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا، اس میں جنت سے دو پر تالے ہر وقت گرتے ہیں، ایک سونے کا دوسرا چاندی کا (۲)۔

عقیدہ (۹): میزان حق ہے۔ اس پر لوگوں کے اعمال نیک و بد تولے جائیں گے (۳) نیکی کا پلہ بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اٹھے، دنیا کا سا معاملہ نہیں کہ جو بھاری ہوتا ہے نیچے کو جھکتا ہے (۴)۔

عقیدہ (۱۰): حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عز و جل مقام محمود عطا فرمائے گا، کہ

= ۲۶۳۹، ص ۱۹۱۸۔

۱ "المراس شرح شرح العقائد"، وقراءۃ الكتاب حق، ص ۲۱۶، ملخصاً۔

۲ "شرح العقائد السفیة"، والحوض حق والصراط حق، والجنة حق والنار حق، ص ۱۰۵، ملخصاً۔

"صحیح مسلم"، کتاب الفضائل، باب إثبات حوض بیبا ﷺ وصفاته، الحدیث: ۵۹۷۱،

۵۹۸۹، ۵۹۹۰، ص ۱۰۸۴/۱۰۸۵، ملخصاً۔

۳ "شرح العقائد السفیة"، مبحث الوزن حق، والكتاب حق، والسؤال حق، ص ۱۰۳، ملخصاً۔

"المراس شرح شرح العقائد"، والوزن حق، ص ۲۱۵، ملخصاً۔

۴ "کسر العمال"، کتاب القيامة، قسم الأقوال، المیزان، الحدیث: ۳۹۰۱۷، الجزء ۱۴، ص ۱۶۵،

ملخصاً۔

تمام اولین و آخرین حضور کی حمد و ستائش کریں گے (۱)۔

عقیدہ (۱۱): حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا جس کو لواء الحمد کہتے ہیں، تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اسی کے نیچے ہوں گے (۲)۔

عقیدہ (۱۲): صراط حق ہے۔ یہ ایک پل ہے کہ پشت جہنم پر نصب کیا جائے گا، بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، سب سے پہلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزر فرمائیں گے، پھر اور انبیاء و مرسلین، پھر یہ امت پھر اور امتیں گزریں گی (۳) اور حسب اختلاف اعمال پل صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا، اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہے، اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے (۴) اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سرین پر گھسٹتے ہوئے (۵)، اور کوئی چھوٹی کی چال جائے گا۔ اور پل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (۶) (اللہ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہونگے) لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑ لیں گے، مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے، اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے (۷) اور یہ ہلاک ہوا۔ یہ تمام اہل محشر تو پل پر سے گزرنے میں مشغول، مگروہ بے

۱۔ "تفسیر القرآن العظیم" لاہن کثیر، سورۃ الاسراء، ج ۳، ص ۶۲، ملخصاً۔

۲۔ "المسند" للإمام أحمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث ۳۷۸۶، ملخصاً۔

۳۔ "الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف"، کتاب البعث وأحوال يوم القيامة، فصل في الشماعة وغيرها، الحدیث: ۱۰۲، ص ۲۳۸، ملخصاً۔

۴۔ "شرح العقائد النسفیة"، والحوص حق والصراط حق، والجنة حق والنار حق، ص ۱۰۵، ملخصاً۔

۵۔ "صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب معرفة طریق الرؤية، الحدیث: ۴۵۱، ص ۷۱۰، ملخصاً۔

۶۔ "صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب معرفة طریق الرؤية، الحدیث: ۴۵۴، ص ۷۱۱/۷۱۰، ملخصاً۔

۷۔ "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحدیث: ۱۱۲۰۰، ج ۴، ص ۵۱، ملخصاً۔

گناہ، گناہگاروں کا شفیق پل کے کنارے کھڑا ہوا بکمال گریہ و زاری اپنی امتِ عاصی کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دُعا کر رہا ہے: ((رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ))^(۱) الہی ان گناہگاروں کو بچالے بچالے!، اور ایک اسی جگہ کیا، حضور اُس دن تمام موطن میں دورہ فرماتے رہیں گے، کبھی میزان تشریف لے جائیں گے، وہاں جس کے حسنات میں کمی دیکھیں گے اس کی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے، اور فوراً ہی دیکھو تو حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں^(۲) پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں، اور وہاں سے پل پر رونق افروز ہوئے، اور گرتوں کو بچایا۔ غرض ہر جگہ انہیں کی دُوبائی، ہر شخص انہیں کو پکارتا، انہیں سے فریاد کرتا ہے۔ اور اُن کے سوا کس کو پکارے...؟! کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے، دوسروں کو کیا پُچھے، صرف ایک یہی ہیں جنہیں اپنی کچھ فکر نہیں، اور تمام عالم کا بار اُن کے ذمے۔

”صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّم، اَللّٰهُمَّ نَحْنَا مِنْ اَمْوَالِ الْمَحْشَرِ بِجَآءِ هٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِیْمِ، اٰمِیْنُ!“

یہ قیامت کا دن کہ حقیقۃً قیامت کا دن ہے، جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا، جس کے مصائب بے شمار ہوں گے، مولیٰ عزوجل کے جو خاص بندے ہیں ان کے لیے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہوگا اس میں اتنا وقت صرف ہوا جتنا ایک وقت کی نمازِ فرض میں صرف ہوتا ہے، بلکہ اس سے بھی کم^(۳) یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا:

﴿وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ﴾^(۴)

۱۔ ”صحیح مسلم“، کتاب الایمان، باب آدمی اہل الحجة مریۃ فیہا، الحدیث: ۴۸۲، ص ۷۱۵، ملخصاً۔

۲۔ ”جامع الترمذی“، أبواب صفة القيامة والرفائق والورع عن رسول اللہ ﷺ، باب شأن انصراط، الحدیث: ۲۴۳۳، ص ۱۸۹۶، ملخصاً۔

۳۔ ”مشكاة المصابيح“، کتاب صفة القيامة والحجة والبار، باب الحساب والقصاص والميزان، الفصل الثالث، الحدیث: ۵۵۶۳، ۵۵۶۴۔

۴۔ پ ۱۴، النحل: ۷۷۔

”قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے پلک جھپکنا، بلکہ اس سے بھی کم“۔ سب سے اعظم واعلیٰ جو مسلمانوں کو اس روزِ نعمت ملے گی وہ اللہ عزوجل کا دیدار ہے (۱) کہ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہیں، جسے ایک بار دیدار میسر ہوگا ہمیشہ ہمیشہ اس کے ذوق میں مستغرق رہے گا، کبھی نہ بھولے گا (۲)، اور سب سے پہلے دیدارِ الہی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہوگا۔

یہاں تک تو حشر کے احوال و احوال مختصر بیان کئے گئے، ان تمام مرحلوں کے بعد اب اسے ہیشتی کے گھر میں جانا ہے، کسی کو آرام کا گھر ملے گا، جس کی آسائش کی کوئی انتہا نہیں، اس کو جنت کہتے ہیں۔ یا تکلیف کے گھر میں جانا پڑے جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں، اسے جہنم کہتے ہیں۔ عقیدہ (۱۳): جنت، دوزخ حق ہیں، ان کا انکار کرنے والا کافر ہے (۳)۔

عقیدہ (۱۴): جنت، دوزخ کو بنے ہوئے ہزار ہا سال ہوئے، اور وہ اب موجود ہیں، یہ نہیں کہ اس وقت تک مخلوق نہ ہوئیں، قیامت کے دن بنائی جائیں گی (۴)۔

عقیدہ (۱۵): قیامت و بعث و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں، جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے مگر ان کے نئے معنی گھڑے (مثلاً ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا، اور عذاب اپنے بُرے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا، یا حشر فقط روحوں کا ہونا)، وہ ہرگز ان چیزوں کا منکر ہے، اور ایسا شخص کافر ہے (۵)۔ اب جنت و دوزخ کی مختصر کیفیت بیان کی جاتی ہے۔

۱ ”صحیح مسلم“، کتاب الایمان، باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه وتعالى، الحديث: ۴۴۹، ص ۷۰۹، ملخصاً۔

۲ ”مس ابن ماجہ“، کتاب السنۃ، باب فيما أنكرت الحمية، الحديث: ۱۸۴، ص ۲۴۸۸، ملخصاً۔

۳ ”شرح العقائد السفيّة“، والحوص حق، والصراط حق، والحة حق، والنار حق، ص ۱۰۶، ملخصاً۔

۴ ”المعتقد المنتقد“، من أقر بالحة والنار والحشر لكن أولها... إلخ، ص ۱۸۰، ملخصاً۔

۵ ”شرح العقائد النسفيّة“، والحوص حق، والصراط حق، والحة حق، والنار حق، ص ۱۰۵۔

۵..... المرجع السابق۔

جنت کا بیان

جنت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے ^(۱) اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی ^(۲) آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا ^(۳) جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ ^(۴) سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں، وہاں کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے، اور خوشبو سے بھر جائے، اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے ^(۵) اور اُس کا دوپٹا دنیا و مافیہا سے بہتر ^(۶) اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر غور اپنی پھیلی زمین و آسمان کے درمیان نکالے تو اس کے خُسن کی وجہ سے خلاقِ فتنہ میں پڑ جائیں، اور اگر اپنا دوپٹا ظاہر کرے تو اسکی خوبصورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چراغ ^(۷) اور اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اس سے آراستہ

۱ "صحیح مسلم"، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب صفة الجنة، الحديث: ۷۱۳۲، ص ۱۱۶۹، مختصراً.

۲ یعنی بے دیکھے، ورنہ دیکھ کر تو آپ ہی جانیں گے جنہوں نے حالتِ حیاتِ دنیوی ہی میں مشاہدہ فرمایا وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں یعنی سرے سے یہ حکم انہیں شامل ہی نہیں علی الخصوص صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ۔

۳ "کنز العمال"، کتاب القيامة، قسم الأقوال، ذکر الجنة وصفتها، الحديث: ۳۹۲۵۷، الجزء ۱۴، ص ۱۹۵، مختصراً.

۴ کعبہ معظمہ، جنت سے اعلیٰ ہے اور ترتیبِ اطہر حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کعبہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے مگر یہ دُنیا کی چیزیں نہیں ۱۲ منہ۔

۵ "المعجم الكبير" لسنن أبي، الحديث: ۵۶۳، سعيد بن عامر بن حديم الحمصي ... إلخ، الحديث: ۵۵۱۲، ج ۶، ص ۵۹، مختصراً.

۶ "صحیح البخاری"، کتاب الجہاد والسير، باب الحور العين وصفتهن، الحديث: ۲۷۹۶، ص ۲۲۵، مختصراً.

۷ "الترغيب والترهيب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة ونعيمها، فصل في وصف سماء أهل الجنة، الحديث: ۹۸، ح ۴، ص ۲۹۸، مختصراً.

ہو جائیں، اور اگر جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو آفتاب کی روشنی مٹا دے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے (۱) جنت کی اتنی جگہ جس میں ٹوڑا رکھ سکیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے (۲) جنت کتنی وسیع ہے اس کو اللہ و رسول ہی جانتے ہیں، اجمالی بیان یہ ہے کہ اس میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے (۳) رہا یہ کہ خود اس درجہ کی کیا مسافت ہے اس کے متعلق کوئی روایت خیال میں نہیں، البتہ ایک حدیث ترمذی کی یہ ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہو تو سب کے لیے وسیع ہے (۴)۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو (۵) جنت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہوگی (۶) پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ مونڈھے سے مونڈھا پھٹتا ہوگا (۷)، بلکہ بھیڑ کی وجہ سے دروازہ پڑ پڑانے لگے گا، اس میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں، ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے (۸)۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں، ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت (۹) اور ایک

۱۔ ... "جامع الترمذی"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة أهل الجنة، الحديث: ۲۵۳۸، ص ۱۹۰۷، مختصراً.

۲۔ "صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب مثل الدنيا في الآخرة، الحديث: ۶۴۱۵، ص ۵۳۹، مختصراً.

۳۔ "جامع الترمذی"، أبواب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة درجات الجنة، الحديث: ۲۵۳۱، ص ۱۹۰۶، مختصراً.

۴۔ المرجع السابق، الحديث: ۲۵۳۲، ص ۱۹۰۶.

۵۔ "صحيح مسلم"، كتاب الجنة، وصفة نعيمها وأهلها، باب أن في الجنة شجرة يسير الراكب... إلخ، الحديث: ۷۱۳۹، ص ۱۱۷۰.

۶۔ "حلية الأولياء"، وطبقات الأصفياء، سعيد بن أبياس، الحديث: ۸۳۷۱، ح ۶، ص ۲۲۱، ملخصاً.

۷۔ "جامع الترمذی"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة أبواب الجنة، الحديث: ۲۵۴۸، ص ۱۹۰۸، ملخصاً.

۸۔ "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة ونعيمها، فصل في درجات الجنة وعرفها، الحديث: ۲۷۰، ح ۴، ص ۲۸۱، ملخصاً.

۹۔ "سنن الدارمي"، كتاب الرقائق، باب في بناء الجنة، الحديث: ۲۸۲۱، ج ۲، ص ۴۲۹، ملخصاً.

روایت میں ہے کہ جنت عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یا قوت سرخ کی، ایک زبرد سبز کی، اور مشک کا گارا ہے، اور گھاس کی جگہ زعفران ہے، موتی کی کنکر یاں، عنبر کی مٹی^(۱) جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی بلندی ساٹھ میل^(۲)۔ جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا، دوسرا دودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شراب کا، پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں^(۳) وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں، بلکہ زمین کے اوپر اوپر رواں ہیں، نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دوسرا یا قوت کا، اور نہروں کی زمین خالص مشک کی^(۴) وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے، اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب ان سب باتوں سے پاک و منزہ ہے^(۵)۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا، اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اسی وقت بھنا ہوا انکے پاس آ جائے گا^(۶) اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آ جائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے موافق پانی، دودھ، شراب، شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخود

- ۱ "الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب فی الجنة ونعیمها، فصل فی بناء الجنة وترابها وحصانها وغیر ذلك، الحدیث: ۳۳، ح ۴، ص ۲۸۳، ملخصاً.
- ۲ "صحیح مسلم"، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب فی صفة خيام الجنة... إلخ، الحدیث: ۷۱۵۸، ص ۱۱۷۱، ملخصاً.
- ۳ "الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب فی الجنة ونعیمها، فصل فی أنهار الجنة، الحدیث: ۴۷، ح ۴، ص ۲۸۶، "أشعة اللمعات شرح المشكاة"، کتاب الفتن، باب صفة الجنة وأهلها، الفصل الثاني، ح ۴، ص ۴۴۶، مختصراً.
- ۴ "حبة الأولياء"، وطبقات الأصفياء، سعيد بن عباس، الحدیث: ۸۳۷۲، ح ۶، ص ۲۲۲، ملخصاً.
- ۵ "تفسير القرآن العظيم" لابن كثير، الجزء السادس والعشرون، سورة محمد، ح ۴، ص ۱۸۵ / ۱۸۶، ملخصاً.
- ۶ "الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب فی الجنة ونعیمها، فصل فی أكل أهل الجنة وشربهم وغیر ذلك، الحدیث: ۷۴، ح ۴، ص ۲۹۲، ملخصاً.

جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے^(۱) وہاں نجاست، گندگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، ریٹھ، کان کا میل، بدن کا میل اصلاً نہ ہوں گے، ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی، خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا، سب کھانا ہضم ہو جائے گا، اور ڈکار اور پسینے سے مشک کی خوشبو نکلے گی^(۲) ہر شخص کو سو آدمیوں کے کھانے پینے جماع کی طاقت دی جائے گی^(۳)۔ ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بہ قصد اور بلا قصد مثل سانس کے جاری ہوگی^(۴)۔ کم سے کم ہر شخص کے سر ہانے دس ہزار خادم کھڑے ہونگے، خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا، اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی، جتنا کھاتا جائے گا لذت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی^(۵) ہر نوالے میں ستر مزے ہوں گے، ہر مزہ دوسرے سے ممتاز، وہ معاً محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے مانع^(۶) نہ ہوگا، جنتیوں کے نہ لباس پرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہوگی^(۷) پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا اُن کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند، اور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ، جنتی سب ایک دل ہوں گے، ان کے آپس میں کوئی اختلاف و بغض نہ ہوگا، ان میں ہر ایک کو حور عین میں کم سے کم دو پیماں ایسی ملیں گی کہ ستر ستر جوڑے پہنے ہوں گی، پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے ان کی پنڈلیوں

۱..... المرجع السابق، الحدیث: ۶۶، ص ۲۹۰۔

۲ "المسند" للإمام أحمد، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث: ۱۴۹۲۷، ج ۵، ص ۱۵۰، ملخصاً

۳ "المعجم الكبير" للطبرانی، رقم الترجمة ۴۸۵، رید بن أرقم الأنصاري ثمامة بن عقیبة المحلّمي عن رید بن أرقم، الحدیث: ۵۰۰۵، ج ۵، ص ۱۷۷/۱۷۸، ملقطاً۔

۴ "صحیح مسلم"، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في صفات الجنة وأهلها... إلخ، الحدیث: ۷۱۵۲، ص ۱۱۷۱، ملخصاً۔

۵ "حلیة الأولیاء"، صالح بن بشیر المري، الحدیث: ۸۲۴۶، ج ۶، ص ۱۸۸، ملخصاً۔

۶ روکنے والا۔

۷ "صحیح مسلم"، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في دوام نعيم أهل الجنة .. إلخ، الحدیث: ۷۱۵۶، ص ۱۱۷۱، ملخصاً۔

کا مغز دکھائی دے گا، جیسے سفید شیشے میں شراب سُرخ دکھائی دیتی ہے^(۱) اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل نے انہیں یا قوت سے تشبیہ دی، اور یا قوت میں سوراخ کر کے اگر ڈورا ڈالا جائے تو ضرور باہر سے دکھائی دے گا^(۲)۔ آدمی اپنے چہرے کو اس کے رُخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا، اور اس پر ادنیٰ درجے کا جو موتی ہوگا وہ ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دے^(۳)، اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اپنا ہاتھ اس کے شانوں کے درمیان رکھے گا تو سینہ کی طرف سے کپڑے اور جلد اور گوشت کے باہر سے دکھائی دے گا^(۴)۔ اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہو جائے، اور لوگوں کی نگاہیں اس کا تحمل نہ کر سکیں^(۵) مرد جب اس کے پاس جائے گا اسے ہر بار کو آری پائے گا، مگر اس کی وجہ سے مرد و عورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو گی^(۶) اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی شربتی کی وجہ سے سمندر شیریں ہو جائے^(۷) اور ایک روایت ہے کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھو کے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں^(۸)۔

۱۔ ”صحیح البخاری“، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة وأهلها مخلوقة، الحديث: ۳۲۵۴، ص ۲۶۳، ملخصاً، ”المعجم الكبير“ للطبرانی، عبد الله بن مسعود، الحديث: ۱۰۳۲۱، ج ۱۰، ص ۱۶۰/۱۶۱، ملخصاً.

۲۔ ”جامع الترمذی“، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة نساء أهل الجنة، الحديث: ۲۵۳۳، ص ۱۹۰۶، ملخصاً.

۳۔ ”المسند“ للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ۱۱۷۱۵، ج ۴، ص ۱۵۰، ملخصاً.

۴۔ ”الترغيب والترهيب“، کتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة ونعيمها، فصل في وصف نساء أهل الجنة، الحديث: ۹۶، ج ۴، ص ۲۹۸، ملخصاً.

۵۔ المرجع السابق، فصل في ثيابهم وحللهم، الحديث: ۸۴، ص ۲۹۴.

۶۔ المرجع السابق، فصل في وصف نساء أهل الجنة، الحديث: ۹۶، ص ۲۹۸، ملخصاً.

۷۔ المرجع السابق، الحديث: ۹۸، ص ۲۹۹، ملخصاً.

۸۔ المرجع السابق، الحديث: ۹۹.

جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا تو اس کے سر ہانے اور پائنتی (۱) دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی، مگر اُن کا گانا یہ شیطانی مزا میر نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی حمد و پاکی ہوگا (۲) وہ ایسی خوش گلو ہوں گی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی، اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، کبھی نہ مریں گے، ہم عین والیاں ہیں، کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گے، ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گے، مبارک باد اس کے لیے جو ہمارا اور ہم اس کے ہوں (۳)۔ سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے ریش ہوں گے، سرگیں آنکھیں، تیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے (۴) کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔ ادنیٰ جنتی کے لیے اسی ہزار خادم اور بہتر بیباں ہوں گی، اور اُنکو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان روشن کر دے (۵) اور اگر مسلمان اولاد کی خواہش کرے تو اس کا صلہ اور وضع (۶) اور پوری عمر (یعنی تیس سال کی)، خواہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہو جائے گی (۷)۔ جنت میں نیند نہیں؛ کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں (۸) جنتی جب جنت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا، اور اس کے فضل کی حد نہیں۔ پھر انہیں دنیا کی ایک

۱ یعنی پیروں کی طرف۔

۲ "مجمع الزوائد ومسع الفوائد"، کتاب اہل الجنة، باب ما جاء في نساء اهل الجنة... إلخ، الحدیث: ۱۸۷۵۹، ج ۱۰، ص ۷۷۴۔

۳ "جامع الترمذی"، أبواب صفة الجنة عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء في كلام حور العين، الحدیث: ۲۵۶۴، ص ۱۹۱۰۔

۴ "المسند" للإمام أحمد، مسند الأنصار، حدیث معاد بن جبل، الحدیث: ۲۲۱۶۷، ج ۸، ص ۲۵۸، مختصراً۔

۵ "جامع الترمذی"، أبواب صفة الجنة عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء لأدنى أهل الجنة... إلخ، الحدیث: ۲۵۶۲، ص ۱۹۰۹/۱۹۱۰، ملقطاً۔

۶ بچے کا ماں کے پیٹ میں ٹھہرنا اور اس کی پیدائش۔

۷ "سس الدارمی"، کتاب الرقائق، باب في ولد أهل الجنة، الحدیث: ۲۸۳۴، ج ۲، ص ۴۳۴، مختصراً۔

۸ "المعجم الأوسط" للطبرانی، من اسمه أحمد، الحدیث: ۹۱۹، ج ۱، ص ۲۶۶، ملخصاً۔

ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے پروردگار عزوجل کی زیارت کریں، اور عرش الہی ظاہر ہوگا، اور رب عزوجل جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا، اور ان جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے، نور کے منبر، موتی کے منبر، یا قوت کے منبر، زبرجد کے منبر، سونے کے منبر، چاندی کے منبر، اور ان میں کا ادنیٰ مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا، اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے گمان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے، اور خدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے، کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع نہیں، اور اللہ عزوجل ہر ایک پر تجلی فرمائے گا، ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تجھے یاد ہے، جس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دنیا کے بعض معاصی یاد دلائے گا، بندہ عرض کرے گا: اے رب! کیا تُو نے مجھے بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تُو اس مرتبہ کو پہنچا، وہ سب اسی حالت میں ہونگے کہ اُبر چھائے گا اور ان پر خوشبو برسائے گا، کہ اس کی سی خوشبو ان لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی، اور اللہ عزوجل فرمائے گا کہ جاؤ اُس کی طرف جو میں نے تمہارے لیے عزت تیار کر رکھی ہے، جو چاہو لو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں، اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی، نہ کانوں نے سنی، نہ قلوب پر ان کا خطرہ گزرا، اس میں سے جو چاہیں گے اُن کے ساتھ کر دی جائے گی، اور خرید و فروخت نہ ہوگی، اور جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبہ والا بڑے مرتبہ والے کو دیکھے گا، اس کا لباس پسند کرے گا، ہنوز گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا میرا لباس اس سے اچھا ہے، اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم نہیں، پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانات کو واپس آئیں گے۔ اُن کی پیماں استقبال کریں گی، اور مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے، اور آپ کا جمال اس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے، جواب دیں گے کہ پروردگار جبار کے حضور بیٹھنا ہمیں نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا^(۱)۔ جنتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس

چلا جائے گا^(۱) اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت اعلیٰ درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے، اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے^(۲)۔ سب سے کم درجہ کا جو جنتی ہے اس کے باغات اور بیاباں اور نعیم و خدام اور تخت ہزار برس کی مسافت تک ہوں گے، اور اُن میں اللہ عزوجل کے نزدیک سب میں معزز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مشرف ہوگا^(۳)۔ جب جنتی جنت میں جائیں گے اللہ عزوجل اُن سے فرمائے گا:

کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے منہ روشن کئے، جنت میں داخل کیا، جہنم سے نجات دی، اس وقت پردہ کہ مخلوق تھا پر اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الہی سے بڑھ کر انہیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی^(۴)۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَارَةَ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ بِحَايَةِ حَبِيبِكَ الرَّؤُوفِ الرَّجِيمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالتَّسْلِيمُ، آمِينَ!

دوزخ کا بیان

یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اُس کی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات و تصورات جہاں تک پہنچیں وہ ایک ہمتہ^(۵) ہے اُس کی بے شمار نعمتوں سے، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و اذیت کہ ادراک کی^(۶)

= ۲۵۴۹، ص ۱۹۰۸، ملخصاً.

۱ "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والمار، الترغيب في الجنة ونعيمها، فصل في تراورهم ومراكبهم، الحديث: ۱۱۵، ج ۴، ص ۳۰۴، مختصراً.

۲ المرجع السابق، الحديث: ۱۱۴، ص ۳۰۳، ملخصاً.

۳ "المسند" للإمام أحمد، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب، الحديث: ۴۶۲۳، ج ۲، ص ۲۲۷، ملخصاً.

۴ "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في رؤية الرب تبارك وتعالى،

الحديث: ۲۵۵۱، ص ۱۹۰۸، ملخصاً، "المستدرک علی الصحیحین"، کتاب الإیمان، أهل الجنة

عشرون ومائة صف هذه الأمة... إلخ، الحديث: ۲۸۴، ج ۱، ص ۲۶۶، مختصراً.

۵.....قلیل مقدار۔ ۶.....سوچی یا سمجھی

جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے اس کے بے انتہا عذاب کا۔ قرآن مجید و احادیث میں جو اُس کی سختیاں مذکور ہیں ان میں سے کچھ اجمالاً بیان کرتا ہوں؛ کہ مسلمان دیکھیں اور اس سے پناہ مانگیں، اور اُن اعمال سے بچیں جن کی جزا جہنم ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے جہنم کہتا ہے: اے رب! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دے^(۱)۔ قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو! دوزخ سے ڈرو! ہمارے آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ اُس سے پناہ مانگتے^(۲)۔

جہنم کے شرارے (بھول) اُونچے اُونچے محلوں کی برابر اڑیں گے، گویا زرد اُونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے^(۳) آدمی اور پتھر اُس کا ایندھن ہے^(۴) یہ جو دنیا کی آگ ہے اُس آگ کے ستر جُڑوں میں سے ایک جُڑ ہے^(۵)۔ جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہو گا اسے آگ کی پُتیاں پہنا دی جائیں گی۔ جس سے اس کا دماغ ایسا گھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی گھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اس پر سب سے ہلکا ہے^(۶) سب سے ہلکے درجہ کا جس پر عذاب ہو گا اس سے اللہ عز و جل پوچھے گا کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ^(۷) میں دے دے گا؟ عرض کرے گا: ہاں! فرمائے گا

۱ .. "مسند ابی یعلیٰ الموصلی"، مسند ابی ہریرۃ ما أسدہ أبو حازم عن ابی ہریرۃ، الحدیث: ۶۱۶۴،

ح ۵، ص ۳۷۹، ملخصاً. ۲ ... پ ۱، البقرة: ۲۴، پ ۲۸، التحريم: ۶.

۳ "صحیح مسلم"، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء باللہم... إلح، الحدیث: ۶۸۴۰، ص ۱۱۴۶، ملخصاً.

۴ پ ۲۹، المرسلات: ۳۲/۳۳.

۵ پ ۱، البقرة: ۲۴، پ ۲۸، التحريم: ۶.

۶ "صحیح مسلم"، کتاب صفة الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب جهنم أعدادا لله منها، الحدیث: ۷۱۶۵، ص ۱۱۷۱، ملخصاً.

۷ "صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب شعاعة النبي ﷺ لأبي طالب والتخفيف عنه بسببه، الحدیث: ۵۱۷، ص ۷۱۷.

۸ وہ مال یا روپیہ جسے دے کر قیدی قید و عذاب سے رہا ہو۔

کہ جب ٹوپشتِ آدم میں تھ تو ہم نے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر ٹوٹنے نہ مانا (۱)۔ جہنم کی آگ ہزار ہر برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سرخ ہو گئی، پھر ہزار برس اور، یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار برس اور، یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی، تو اب وہ زری سیاہ ہے (۲) جس میں روشنی کا نام نہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں، اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ (۳) اہل دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے گل کے گل اس کی بہت سے مر جائیں، اور بقسم بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کاٹنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں (۴)۔ یہ دنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ) خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے (۵) مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے، حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اُس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی نہ پہنچے گی (۶) اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا، حالانکہ یہ پانسو (۷) برس کی

۱ "صحیح البخاری"، کتاب أحادیث الأنبياء، باب خلق آدم وذريته، الحديث: ۳۳۳۴، ص ۲۶۹، ملخصاً.

۲ "جامع الترمذی"، أبواب صفة جهنم عن رسول اللہ ﷺ، باب منه في صفة النار... إلخ، الحديث: ۲۵۹۱، ص ۱۹۱۲.

۳..... یعنی محافظ و گمران۔

۴ "مجمع الزوائد"، کتاب صفة النار، الحديث: ۱۸۵۷۳، ح ۱۰، ص ۷۰۷، منقطعاً.

۵ "مس ابن ماجہ"، أبواب الرهد، باب صفة النار، الحديث: ۴۳۱۸، ص ۲۷۴۰، ملقطعاً.

۶ "جامع الترمذی"، أبواب صفة جهنم عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء في صفة قعر جهنم، الحديث: ۲۵۷۵، ص ۱۹۱۱، ملخصاً.

۷ یعنی پانچ سو۔

راہ ہے۔ (۱) پھر اُس میں مختلف طبقات و ذادی اور کونیں ہیں، بعض وادی ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستر مرتبہ یا زیادہ اُن سے پناہ مانگتا ہے (۲) یہ خود اس مقام کی حالت ہے، اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا! مگر کفار کی سرزنش کے لیے اور طرح طرح کے عذاب مہیا کیے، لوہے کے ایسے بھاری گرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اس کو اٹھا نہیں سکتے (۳) سختی اونٹ (۴) کی گردن برابر بچھو، اور اللہ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ (۵) کی مثل سخت گھولتا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی (۶)۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا (۷)۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی (۸) خاردار تھوہڑ (۹) کھانے کو دیا جائے گا (۱۰) وہ ایسا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش و بدبو تمام اہل دنیا کی معیشت برباد کر دے (۱۱) اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اتارنے کیلئے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ گھولتا پانی دیا

۱. "جامع الترمذی"، أبواب صفة جہم عن رسول اللہ ﷺ، باب فی بعد قعر جہم، الحدیث: ۲۵۸۸، ص ۱۹۱۲، ملخصاً.

۲. "الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الحمة والنار، الترہیب من النار... إلح، فصل فی اودیتھا وحبالھا، الحدیث: ۳۷، ج ۴، ص ۲۵۳، ملخصاً.

۳. "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحدیث: ۱۱۲۳۳، ج ۴، ص ۵۸، ملخصاً.

۴. ایک قسم کے اونٹ ہیں جو سب اونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں۔

۵. جلی ہوئی تہ۔

۶. "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحدیث: ۱۱۶۷۲، ج ۴، ص ۱۴۱، ملخصاً.

۷. "جامع الترمذی"، أبواب صفة جہم عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی صفة شراب، الحدیث: ۲۵۸۲، ص ۱۹۱۱، ملخصاً.

۸. پ ۱۳، ابراہیم: ۱۶/۱۷، ملخصاً.

۱۰. پ ۲۵، الدخان: ۴۳/۴۴، ملخصاً.

۱۱. "جامع الترمذی"، أبواب صفة جہم عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی صفة شراب أهل النار، الحدیث: ۲۵۸۵، ص ۱۹۱۲، ملخصاً.

جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی، اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا^(۱) اور وہ شور بے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی^(۲) پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس^(۳) کے مارے ہوئے اونٹ، پھر کفار جان سے عاجز آ کر باہم مشورہ کر کے مالک علیہ الصلاۃ والسلام داروغہ جہنم^(۴) کو پکاریں گے: اے مالک! (علیہ الصلاۃ والسلام) تیرا رب ہمارا قصہ تمام کر دے! مالک علیہ الصلاۃ والسلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے: مجھ سے کیا کہتے ہو، اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے!، ہزار برس تک رب العزت کو اس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا: دُور ہو جاؤ! جہنم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو! اس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے^(۵) اور گدھے کی آواز کی طرح چلا کر روئیں گے^(۶) ابتداءً آنسو نکلے گا، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں^(۷)۔ جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اُسی صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بد صورتی اور بدبو کی وجہ سے مر جائیں^(۸)۔ اور جسم ان کا ایسا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار

۱ "جامع الترمذی"، أبواب صفة جہنم عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء في صفة طعام أهل النار، الحديث: ۲۵۸۶، ص ۱۹۱۲، ملخصاً.

۲ "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي هريرة، الحديث: ۸۸۷۳، ح ۳، ص ۳۰۹، ملخصاً.

۳ یعنی انتہائی شدید پیاس۔ ۴ جہنم کے محافظ۔

۵ "جامع الترمذی"، أبواب صفة جہنم عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء في صفة طعام أهل النار، الحديث: ۲۵۸۶، ص ۱۹۱۲، ملخصاً.

۶ "شرح السنة"، كتاب الفتن، باب صفة النار وأهلها، الحديث: ۴۳۱۶، ح ۷، ص ۶۶۵، ملخصاً.

۷ "سنن ابن ماجه"، أبواب الرهد، باب صفة النار، الحديث: ۴۳۲۴، ص ۲۷۴۰، ملخصاً.

۸ "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترہيب من النار أعادنا اللہ معها بعمہ وكرمہ، فصل في عظم أهل النار وقبحهم فيها، الحديث: ۸۶، ح ۴، ص ۲۶۳، مختصراً.

کے لیے تین دن کی راہ ہے^(۱)۔ ایک ایک داڑھ اُحد کے پہاڑ برابر ہوگی^(۲) کھال کی موٹائی بیالیس ذراع^(۳) کی ہوگی^(۴) زبان ایک کوس^(۵) دو کوس تک منہ سے باہر گھسٹتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے^(۶) بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکہ سے مدینہ تک^(۷) اور وہ جہنم میں منہ سکڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائے گا، اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آگے گا^(۸) ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل احسن تقویم^(۹) ہے، اور یہ اللہ عزوجل کی محبوب ہے؛ کہ اُس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے، بلکہ جہنمیوں کا وہ خلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا، پھر آخر میں کفار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل^(۱۰) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا، پھر اسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا^(۱۱) تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے، اور اب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہے، جب

۱ "صحیح مسلم"، کتاب الحنۃ و صفة نعیمھا و أهلھا، باب النار یدخنون الجبارون ... إلح، الحدیث: ۷۱۸۶، ص ۱۱۷۳، ملخصاً.

۲..... المرجع السابق، الحدیث: ۷۱۸۵.

۳..... یعنی بیالیس (۳۲) ہاتھ

۴ "جامع الترمذی"، أبواب صفة جہنم عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی صفة جہنم، الحدیث: ۲۵۷۷، ص ۱۹۱۱، ملخصاً.

۵ تین ہزار گز کی لمبائی۔

۶ المرجع السابق، باب ما جاء فی عظم أهل النار، الحدیث: ۲۵۸۰، ص ۱۹۱۱، ملخصاً.

۷..... المرجع السابق، الحدیث: ۲۵۷۷.

۸ المرجع السابق، باب ما جاء فی طعام أهل النار، الحدیث: ۲۵۸۷، ص ۱۹۱۲، ملخصاً.

۹..... سب سے اچھی صورت۔

۱۰..... کالا۔

۱۱ "الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الحنۃ و النار، الترہیب من النار أعادنا اللہ منها ... إلح، فصل فی تفاوتہم فی العذاب و ذکر أہولہم عذاباً، الحدیث: ۹۲، ح ۴، ص ۲۶۸، ملقطاً.

سب جنتی جنت میں داخل ہو لیں گے، اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لا کر کھڑا کریں گے، پھر منہ دی (۱) جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے وہ ذبح کر دی جائے گی، اور کہے گا: اے اہل جنت! ہیشگی ہے، اب مرنا نہیں۔ اور اے اہل نار! ہیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وقت ان کے لیے خوشی پر خوشی ہے، اور ان کے لیے غم بالائے غم (۲)۔

نَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

ایمان و کفر کا بیان

ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین ہیں (۳) اور کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں (۴) اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ ضروریاتِ دین وہ مسائلِ دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ عزَّ وَّجَل کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت و نار، حشر و نشر وغیرہا، مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا (۵)۔ عوام سے مراد وہ

۱ پکارنے والا

۲ "سنن ابن ماجہ"، أبواب الرهد، باب صفة النار، الحديث. ۴۳۲۷، ص ۲۷۴۰، ملخصاً.

"الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة وبعيمها، فصل في خلود أهل الجنة وأهل النار فيها وما جاء في دبح الموت، الحديث. ۱۴۷، ح ۴، ص ۳۱۷/۳۱۸، ملخصاً.

۳ "شرح العقائد السفية"، محث الإيمان، ص ۱۲۰، ملخصاً.

۴ "المسامرة"، الكلام في متعلق الإيمان، ص ۳۳۰، ۳۴۰، ۳۵۷، ملخصاً.

۵ "المتعقد المتقصد"، تكميل في تفصيل ما يجب في الإيمان نبيا... إلخ، منها (۲) ختم السورة،

ص ۱۱۹/۱۲۰، ملخصاً.

مسلمان ہیں جو طبقہ علماء میں نہ شمار کئے جاتے ہوں، مگر علماء کی صحبت سے شرفیاب ہوں، اور مسائل علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں، نہ وہ کہ کوردہ (۱) اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے، کہ ایسے لوگوں کا ضروریات دین سے ناواقف ہونا اُس ضروری کو غیر ضروری نہ کر دے گا (۲) البتہ ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریات دین کے منکر نہ ہوں، اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے، ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں (۳)۔

عقیدہ (۱): اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے، اعمال بدن تو اصلاً جزو ایمان نہیں، رہا اقرار، اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو عند اللہ (۴) مومن ہے (۵) اور اگر موقع ملا اور اُس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے، اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکام دنیا میں کافر سمجھا جائے گا، نہ اُس کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے، مگر عند اللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلاف اسلام ظاہر نہ کیا ہو (۶)۔

عقیدہ (۲): مسلمان ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریات دین سے ہے، اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو، اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں (۷)؛ کہ بلا اکراہ شرعی (۸) مسلمان کلمہ کفر صادر نہیں کر

یعنی کم آہ اور چھوٹا گاؤں جسے کوئی نہ جانتا ہو، اور تابعی وہاں تعلیم کا کوئی سلسلہ ہو۔

۲۔ "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، من صمن الرسانۃ: "الحدود الحوی فی ارکان الوضوء"، ج ۱، ص ۱۸۱/۱۸۲، ملخصاً۔

۳۔ "رد المحتار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ح ۶، ص ۳۴۳، ملخصاً۔

"شرح العقائد النسفیۃ"، مبحث الإیمان، ص ۱۲۰/۱۲۱، ملخصاً۔

۴۔ ... اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

۵۔ "شرح العقائد النسفیۃ"، مبحث الإیمان لا یرید ولا ینقص، ص ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۴، ملخصاً۔

۶۔ "المبراس شرح شرح العقائد"، أنَّ الإیمان فی الشرع هو التصدیق، ص ۲۵۰، ملخصاً۔

"رد المحتار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ح ۶، ص ۳۴۲/۳۴۳، ملخصاً۔

۷۔ "المسامرۃ"، الکلام فی متعلق الإیمان، ص ۳۵۷، ملخصاً۔ ۸۔ بغیر شرعی

سکتا، وہی شخص ایسی بات منہ پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا، اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی اصلاً گنجائش نہیں (۱)۔

مسئلہ ۱: اگر معاذ اللہ کلمہ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا، یعنی اُسے مار ڈالنے یا اُس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے، تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو جو پیشتر تھا (۲) مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور کلمہ کفر نہ کہے (۳)۔

مسئلہ ۲: عمل جوارح (۴) داخلِ ایمان نہیں، البتہ بعض اعمال جو قطعاً ثنائی ایمان ہوں اُن کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا، جیسے بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا، اور قتلِ نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبہ معظمہ کی توہین، اور کسی سنت کو ہلکا بتانا، یہ باتیں یقیناً کفر ہیں (۵)۔ یونہی بعض اعمال کفر کی علامت ہیں، جیسے زُنا (۶) باندھنا، سر پر پٹو تیار رکھنا، قَسَم (۷) لگانا ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں (۸)۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے، تو ان کے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

عقیدہ (۳): جس چیز کی جَلَّتْ، نَصَّ قطعی سے ثابت ہو (۹) اُس کو حرام کہنا، اور جس کی

۱. "البراس شرح شرح العقائد"، اَنَ الْإِيمَانُ فِي الشَّرْعِ هُوَ التَّصَدِيقُ، ص ۲۵۰، مَلْخَصًا.

۲. "رَدُّ الْمَحْتَارِ"، كِتَابُ الْجِهَادِ، بَابُ الْمُرْتَدِّ، مَطْلَبُ: مَا يَشُدُّ أَنَّهُ رَدَّةٌ... إلخ، ج ۶، ص ۳۴۶، مَلْخَصًا.

۳. "الفتاویٰ الہدیۃ"، كِتَابُ الْإِكْرَاهِ، الْبَابُ الثَّانِي... إلخ، ح ۵، ص ۳۸، مَلْخَصًا.

۴. اعضاء کے عمل۔ ۵. "رَدُّ الْمَحْتَارِ"، كِتَابُ الْجِهَادِ، بَابُ الْمُرْتَدِّ، ح ۶، ص ۳۴۳، مَلْخَصًا.

۶. وہ دھاک یا زنجیر جو ہندو گلے اور بغل کے درمیان ڈالے رہتے اور عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔

۷. صندل وغیرہ کا نشان یا ٹیکا جو ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں۔

۸. "الفتاویٰ الہدیۃ"، كِتَابُ الْبَيِّنَاتِ، الْبَابُ الثَّانِي فِي أَحْكَامِ الْمُرْتَدِّ، مَطْلَبُ مَوْجِبَاتِ الْكُفْرِ، أَنْوَاعُ مِنْهَا يَتَعَلَّقُ بِالْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ، ح ۲، ص ۲۷۶، مَلْخَصًا.

۹. "الفتاویٰ الرضویۃ" (القديمة)، اعتقادات، ایمان، کفر، شرك... إلخ، فشقہ، تِلْكَ لُغَاةُ، رَنَارُ بَانْدھَا... إلخ، ح ۱۰ (الجزء الثاني)، ص ۱۵۰/۱۵۱، مَلْخَصًا.

۱۰. جس کا حلال ہونا دلیل یقینی سے ہو۔

حُرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کفر ہے، جبکہ یہ حکم ضروریاتِ دین سے ہو، یا منکر اس حکم قطعی سے آگاہ ہو (۱)۔

مسئلہ ۱: اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں (۲) بلکہ جو بات ہو یقین قطعی کے ساتھ ہو، خواہ وہ یقین کسی طرح بھی حاصل ہو، اس کے حصول میں بالخصوص علم استدلالی (۳) کی حاجت نہیں، ہاں! بعض فروع عقائد میں تقلید ہو سکتی ہے، اسی بنا پر خود اہل سنت میں دو گروہ ہیں: ”ماتریدیہ“ کہ امامِ علم الہدیٰ حضرت ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متبع ہوئے، اور ”اشاعرہ“ کہ حضرت امام شیخ ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ کے تابع ہیں، یہ دونوں جماعتیں اہل سنت ہی کی ہیں، اور دونوں حق پر ہیں، آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے (۴)۔ ان کا اختلاف حنفی، شافعی کا سا ہے، کہ دونوں اہل حق ہیں، کوئی کسی کی تہلیل و تفصیق نہیں کر سکتا (۵)۔

مسئلہ ۲: ایمان قابلِ زیادتی و نقصان نہیں؛ اس لیے کہ کی بیشی اُس میں ہوتی ہے جو مقدار یعنی لُبائی، چوڑائی، موٹائی یا گنتی رکھتا ہو، اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق کیف یعنی ایک حالتِ اذعانہ (۶)۔ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہے اُس سے مراد مُؤْمِن بہ و مصدّق بہ ہے، یعنی جس پر ایمان لایا گیا اور جس کی تصدیق کی گئی کہ زمانہ نزولِ قرآن میں اس کی کوئی حد معین نہ تھی، بلکہ احکام نازل ہوتے رہتے اور جو حکم نازل ہوتا اس پر ایمان لازم ہوتا، نہ کہ خود نفسِ ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو، البتہ ایمان قابلِ شدّت و ضعف ہے کہ یہ کیف کے عوارض سے ہیں (۷)۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا ایمان اس امت کے تمام افراد کے مجموع

۱۔ ”الزواج عن اقرار الکبائر“، الباب الاول فی الکبائر الباطنة وما يتبعها، ج ۱، ص ۵۸، ملخصاً۔

۲۔ ”شرح الفقہ الاکبر“ لملاعی القاری، فصل فی الکفر صریحاً و کتابة، ص ۱۸۸، ملخصاً۔

۳۔ ”تفسیر روح البیان“، ہود، ح ۴، ص ۱۹۱، ملخصاً۔ ۴۔ وہ علم جو دلیل کا محتاج ہو۔

۵۔ ”السراس شرح شرح العقائد“، بیان اختلاف الأشعرية و الماتریدیة، ص ۲۲، ملخصاً۔

۶۔ گمراہ اور گناہگار نہیں کہہ سکتا۔

۷۔ تصدیق اعتماد و یقین کی ایک کیفیت کا نام ہے۔

۸۔ ”السراس شرح شرح العقائد“، والإیمان لا یزید ولا ینقص، ص ۲۵۴-۲۵۷، ملخصاً۔

۹۔ البتہ ایمان پختہ یا کمزور ہو جاتا ہے؛ کیونکہ پختگی اور کمزوری کیفیت سے اور کیفیت تصدیق سے متعلق ہیں۔

ایمانوں پر غالب ہے (۱)۔

عقیدہ (۴): ایمان و کفر میں واسطہ نہیں، یعنی آدمی یا مسلمان ہوگا یا کافر، تیسری صورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان (۲) ہو نہ کافر (۳)۔

مسئلہ: نفاق کہ زبان سے دعویٰ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار، یہ بھی خالص کفر ہے (۴) بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے (۵)۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کفر باطنی پر قرآن ناطق ہوا، نیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرمادیا کہ یہ منافق ہے (۶)۔ اب اس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت، قطع (۷) کے ساتھ منافق نہیں کہا جاسکتا؛ کہ ہمارے سامنے جو دعویٰ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے (۸) جب تک اس سے وہ قول یا فعل جو منافی ایمان ہے نہ صادر ہو، البتہ نفاق کی ایک شاخ اس زمانہ میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بد مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروریات دین کا انکار بھی ہے (۹)۔

عقیدہ (۵): شرک کے معنی غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا، یعنی اُلُوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا (۱۰) اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے (۱۱) اس کے سوا کوئی بات اگرچہ

- ۱ "شعب الایمان"، باب القول فی زیادة الایمان ونقصانه... إلح، الحدیث: ۳۶، ح ۱، ص ۶۹، ملخصاً
- ۲ ہاں یہ ممکن ہے کہ ہم بوجہ شبہ کے کسی کو نہ مسلمان کہیں نہ کافر جیسے یزید پلید و اسماعیل دیہوی۔
- ۳ "شرح العقائد المسفیة"، مبحث الکبیرة، ص ۱۰۹، ملخصاً
- ۴ "تفسیر المسفی"، البقرة: ۸، ص ۲۴، ملخصاً۔ ۵ پ ۵، النساء: ۱۴۵
- ۶ "المعجم الأوسط"، من اسمها أحمد، الحدیث: ۷۹۲، ح ۱، ص ۲۳۱ ۷ یعنی یقین۔
- ۸ "البیواقیت"، المبحث ۵۱ فی بیان الإسلام والایمان... إلح، ح ۲، ص ۳۷۳
- ۹ من إفادات المصنف.
- ۱۰ "شرح العقائد المسفیة"، مبحث الأفعال کلها بخلق الله تعالى والدلیل علیها،

ص ۷۸. ۱۱ "افتاوی الرصویة" (الجديدة)، کتاب المحظر والإباحة، اعتقادات و سیر، شرک بدترین اصناف کفر سے ہے، ح ۲۱، ص ۲۶۴، ملخصاً۔

کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقتہً شرک نہیں، ولہذا شرع مطہر نے اہل کتاب کفار کے احکام مشرکین کے احکام سے جدا فرمائے، کتابی کا ذبیحہ حلال، مشرک کا مُردار (۱) کتابیہ سے نکاح ہو سکتا ہے، مشرک سے نہیں ہو سکتا (۲)۔

امام شافعی کے نزدیک کتابی سے جزیہ (۳) لیا جائے گا، مشرک سے نہ لیا جائے گا، اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے یہ جو قرآن عظیم میں فرمایا کہ ”شرک نہ بخشا جائے گا“ وہ اسی معنی پر ہے، یعنی اصلاً کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی، باقی سب گناہ اللہ عزوجل کی مشیت پر ہیں، جسے چاہے بخش دے (۴)۔

عقیدہ (۶): مرتکب کبیرہ مسلمان ہے (۵) اور جنت میں جائے گا، خواہ اللہ عزوجل اپنے محض فضل سے اس کی مغفرت فرما دے، یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد، یا اپنے کیے کی کچھ سزا پا کر، اُس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا (۶)۔

مسئلہ: جو کسی کافر کے لیے اُس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے، یا کسی مردہ مُرتد کو مرحوم یا مغفور، یا کسی مُردہ ہندو کو بیکٹھہ باشی (۷) کہے، وہ خود کافر ہے (۸)۔

۱ ”تفسیر عرائب القرآن ودرغائب العرقان“، البقرة: ۱۷۳، ح ۱، ص ۴۷۱، ملخصاً.

۲ المرجع السابق، البقرة: ۲۲۱، ج ۱، ص ۶۰۹/۶۱۰، ملخصاً.

۳ ”اندر المختار“، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، مطلب: مهم فی وطء السراري اللاتی... إلح، ج ۴، ص ۱۳۲.

۴ اسلامی حکومت میں اہل کتاب یعنی عیسائیوں اور یہودیوں سے سالانہ ٹیکس۔

۵ ”شرح العقائد النسفیة“، مبحث الکبیرة، ص ۱۱۲/۱۱۳.

۶ المرجع السابق.

۷ المرجع السابق، مبحث اهل الکبائر من المؤمنین لا یخلدون فی النار، ص ۱۱۸/۱۱۹.

۸..... جتنی۔

۹ ”الفتاویٰ الرضویة“ (الحدیة)، کتاب الحظر والإباحة، اعتقادات و السیر، ہندو بلاشبہ قطعی طور پر کافر ہیں، فی صمم الرسالة: ”جلی النص فی أماكن الرخص“، کافر کیلئے دعائے مغفرت... إلح، ح ۲۱، ص ۱۲۴/۲۲۸، ملخصاً.

عقیدہ (۷): مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جانتا ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو، مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے؛ کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے (۱) خاتمہ پر پناہ روزِ قیامت، اور ظاہر پر مدار حکم شرع ہے، اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا ہت پرست مر گیا، تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کفر پر مرا، مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر ہی جانیں، اس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں، مثلاً میل جول، شادی بیاہ، نماز جنازہ، کفن و دفن، جب اس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اسے کافر ہی جانیں، اور خاتمہ کا حال علمِ الہی پر چھوڑیں، جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہو اور اُس سے کوئی قول و فعل خلافِ ایمان نہ ہو، فرض ہے کہ ہم اسے مسلمان ہی مانیں، اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔ اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ”میاں...! جتنی دیر اسے کافر کہو گے اتنی دیر اللہ اللہ کرو، یہ ثواب کی بات ہے“، اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو...؟! مقصود یہ ہے کہ اُسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو، نہ یہ کہ اپنی صلحِ کل (۲) سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو۔

تنبیہ ضروری: حدیث میں ہے:

((سَتَفْتَرِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثًا وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِيْ النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً))

”یہ امت تہتر فرقے ہو جائے گی، ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی، صحابہ نے عرض کی:

((مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟))

”وہ ناجی (۳) فرقہ کون ہے یا رسول اللہ؟“

۱. ”الدر المختار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۵۶/۳۵۷، منحصاً.

۲. یعنی اپنی ملی جلی طبیعت سے سب فرقوں کو صحیح و حق کہنے۔

۳. جہنم سے نجات پانے والا۔

فرمایا:

((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي)) (۱)

”وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں“، یعنی سنت کے پیرو۔

دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

((هُمْ الْجَمَاعَةُ))

”وہ جماعت ہے“۔

یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جسے سوادِ اعظم فرمایا، اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا (۲) اسی وجہ سے اس ”ناجی فرقہ“ کا نام ”اہل سنت و جماعت“ ہوا (۳) ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے، بعض ہندوستان میں نہیں، ان فرقوں کے ذکر کی ہمیں کیا حاجت؟! کہ نہ وہ ہیں، نہ اُن کا فتنہ، پھر ان کے تذکرہ سے کیا مطلب؟! جو اس ہندوستان میں ہیں، مختصر اُن کے عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے؛ کہ ہمارے عوام بھائی ان کے فریب میں نہ آئیں، کہ حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:

((وَايَاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْكُمْ)) (۴)

”اپنے کو ان سے دُور رکھو اور انہیں اپنے سے دُور کرو؛ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں؛ کہیں

۱ .. ”سب ابن ماجہ“، أبواب الفتن، باب افتراق الأمم، الحديث: ۳۹۹۱، ۳۹۹۳، ص ۲۷۱۶، ملخصاً۔
 ”جامع الترمذی“، أبواب الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، الحديث: ۲۶۴۱، ص ۱۹۱۸، ملخصاً۔

۲ ”جامع الترمذی“، أبواب الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في نزوم الجماعة، الحديث: ۲۱۶۷، ص ۱۸۶۹، ملخصاً۔

۳ ”مرقاۃ المفاتیح“، کتاب الإيمان، ح ۱، ص ۴۱۸/۴۱۹، ملخصاً۔

”شرح العقائد النسفیة“، تقسیم الأحکام الشرعیة إلى ما يتعلق بکیمة العمل وإلى ... إلخ، ص ۷، ملخصاً۔

۴ ”صحیح مسلم“، مقدمة الكتاب للإمام مسلم، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء ... إلخ، الحديث: ۷، ص ۹، مختصراً۔

وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔“

(۱) **قادینانی:** کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں، اس شخص نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں، خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ و کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شان جمیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں، مگر ضرورتِ زمانہ مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے اُن میں سے چند بطور نمونہ ذکر کئے جائیں، خود مدّعی نبوت بننا کافر ہونے اور ابد الابد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا؛ کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے، مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے سر لیا، اور یہ صد ہا کفر کا مجموعہ ہے؛ کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے، اگرچہ باقی انبیاء و دیگر ضروریات کا قائل بنتا ہو، بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے، چنانچہ آیہ

﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ﴾^(۱)

وغیرہ اس کی شاہد ہیں، اور اس نے تو صد ہا کی تکذیب کی، اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا، ایسے شخص اور اس کے متبعین کے کافر ہونے میں مسلمانوں کو ہرگز شک نہیں ہو سکتا، بلکہ ایسے کی تکفیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہو کر جو شک کرے خود کافر^(۲) اب اُس کے اقوال سنئے: ”إِزَالَةُ أَوْهَامٍ“ صفحہ ۵۳۳: ”خدا تعالیٰ نے ”براہین احمدیہ“ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی“^(۳)۔ ”انجامِ آقلم“ صفحہ ۵۲ میں ہے: ”اے احمد! تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو“^(۴)۔ صفحہ ۵۵ میں ہے: ”تجھے خوشخبری ہو اے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے“^(۵)۔

۱..... پ ۱۹، الشعراء: ۱۰۵۔

۲ ”الدر المختار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۵۶/۳۵۷، مختصاً۔

۳..... ”روحانی خزائن“، ج ۳، ص ۳۸۶۔

۴..... المرجع السابق، ج ۱۱، ص ۵۲۔

۵..... المرجع السابق، ص ۵۵۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں جو آیتیں تھیں انہیں اپنے اوپر نہالیا۔ ”انجام“ صفحہ ۷۸ میں کہتا ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (۱)

”مجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔“

نیز یہ آیت کریمہ ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ (۲) سے اپنی ذات مراد لیتا ہے (۳)۔ ”دافع البلاء“ صفحہ ۶ میں ہے: مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”أَنْتَ مَبْنِي بِمَنْزِلَةِ أَوْلَادِي أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ“

”یعنی اے غلام احمد! تو میری اولاد کی جگہ ہے، تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔“ (۴)

”إِزَالَةُ أَوْهَامِ“ صفحہ ۶۸۸ میں ہے: ”حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہام و وحی غلط نکلی تھیں“ (۵)۔ صفحہ ۸ میں ہے: ”حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی، غایت مافیہ الباب (۶) یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں“ (۷)۔

”إِزَالَةُ أَوْهَامِ“ صفحہ ۷۷۵ میں ہے: ”سورہ بقرہ میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتا دے دیا تھا، یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی، اور علمِ بسمِ یزیم تھا“ (۸)۔

اُسی کے صفحہ ۵۵۳ میں لکھتا ہے: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا

۱..... پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۷۔ ۲..... پ ۲۸، الصف: ۶۔

۳..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۱، ص ۷۸۔

۴..... المرجع السابق، ج ۱۸، ص ۲۲۷۔

۵..... المرجع السابق، ج ۳، ص ۴۷۱۔

۶..... اس بارے میں نتیجہ اور انتہاء۔

۷..... ”روحانی خزائن“، ج ۳، ص ۱۰۶۔

۸..... المرجع السابق، ص ۲۵۸۔

ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی اُن کا مسمریزم کا عمل تھا“ (۱)۔

صفحہ ۶۲۹ میں ہے: ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اُس کے فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے، اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا“ (۲)۔

اُسی کے صفحہ ۲۸، ۲۶ میں لکھتا ہے: ”قرآن شریف میں گندی گالیاں بھی ہیں، اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے“ (۳)۔

اور اپنی ”برائین احمدیہ“ کی نسبت ”ازالہ“ صفحہ ۵۳۳ میں لکھتا ہے: ”برائین احمدیہ خدا کا کلام ہے“ (۴)۔

”اربعین“ نمبر ۲ صفحہ ۱۳ پر لکھا: ”کامل مہدی نہ موسیٰ تھا، نہ عیسیٰ“ (۵) ان اولوالعزم مرسلین کا ہادی ہونا درکنار، پورے راہ یافتہ بھی نہ مانا۔

اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں اُن میں سے چند یہ ہیں۔ ”معیار“ صفحہ ۱۳: ”اے عیسائی مشنریو! (۶) اب ربنا المسیح مت کہو، اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے“ (۷)۔

صفحہ ۱۳ و ۱۴ میں ہے: ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے، اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا، تاکہ یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے...؟! جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا...! یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے...؟!“ (۸)

۱ ”روحانی حرائر“، ح ۳، ص ۵۰۶۔ ۲ المرجع السابق، ص ۴۳۹۔

۳..... المرجع السابق، ص ۱۱۶۔

۴..... المرجع السابق، ص ۳۸۶۔

۵ ”روحانی خزائن“، ج ۱۷، ص ۳۶۰۔

۶ اے عیسائی تبیینی ادارو!

۷ ”معیار“۔

۸..... المرجع السابق۔

”کشتی“ صفحہ ۱۳ میں ہے: ”مثیل موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر، اور مثیل ابن مریم، ابن مریم سے بڑھ کر“ (۱)۔

نیز صفحہ ۱۶ میں ہے: ”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے“ (۲)۔
 ”دافع البلاء“ صفحہ ۲۰ میں ہے: ”اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو! میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اُس سے بھی بہتر ہے، جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔“

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اُس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں، اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں“ (۳)۔

”دافع البلاء“ ص ۱۵: ”خدا تو، بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے، لیکن ایسے شخص کو دو بارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لاسکتا، جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے“ (۴)۔

”انجام آقہم“ ص ۴۱ میں لکھتا ہے: ”مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا“ (۵)۔

”کشتی“ ص ۵۶ میں ہے: ”مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کلام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا، اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا“ (۶)۔

”اعجاز احمدی“ ص ۱۳: ”یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں

۱..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۹، ص ۱۴۔

۲..... المرجع السابق، ص ۱۷۔

۳..... المرجع السابق، ج ۱۸، ص ۲۴۰، ”دافع البلاء“، ص ۲۰/۲۱، ملقطاً۔

۴..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۸، ص ۲۳۵۔

۵..... المرجع السابق، ج ۱۱، ص ۴۱۔

۶..... المرجع السابق، ج ۱۹، ص ۶۰۔

کہ ”ضرور عیسیٰ نبی ہے؛ کیونکہ قرآن نے اُس کو نبی قرار دیا ہے، اور کوئی دلیل اُن کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی، بلکہ ابطال نبوت (۱) پر کئی دلائل قائم ہیں“ (۲)۔

اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض، صحیح ہونا بتایا، اور قرآن عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جमा دیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے جس کے بطلان پر دلیلیں قائم ہیں۔

ص ۱۴ میں ہے: ”عیسائی تو اُن کی خدائی کو روتے ہیں، مگر یہاں نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں“ (۳)۔ اسی کتاب کے ص ۲۴ میں لکھا: ”کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے“۔

مسلمانو! تمہیں معلوم ہے کہ شیطانی الہام کس کو ہوتا ہے؟ قرآن فرماتا ہے:

﴿تَنْزِيلٌ عَلَىٰ كُلِّ لَافَاكٍ اَنۡبِیۡمُ﴾ (۴)

بڑے بہتان والے سخت گنہگار پر شیطان اُترتے ہیں (۵)۔

اسی صفحہ میں لکھا: ”اُن کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پُر ہیں“ (۶)۔

صفحہ ۱۳ میں ہے: ”افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اُن کی پیش گوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں، جو ہم کسی طرح اُن کو دفع نہیں کر سکتے“ (۷)۔

صفحہ ۱۴: ”ہائے! کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں“ (۸)۔

اس سے ان کی نبوت کا انکار ہے، چنانچہ اپنی کتاب ”کشتی نوح“ ص ۵ میں لکھتا ہے: ”ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں“ (۹)۔

۲۔ ”روحانی حرائر“، ج ۱۹، ص ۱۲۰۔

۳۔ ص ۱۹، الشعراء: ۲۲۲۔

۱۔ عیسیٰ علیہ السلام کے نبی نہ ہونے۔

۳۔ المرجع السابق، ص ۱۲۱۔

۵۔ ”روحانی حرائر“، ج ۱۹، ص ۱۳۳۔

۶۔ المرجع السابق۔

۷۔ المرجع السابق، ص ۱۲۱۔

۸۔ المرجع السابق۔

۹۔ المرجع السابق، ص ۵۔

اور ”دافع الوسوس“ ص ۳ و ”ضمیمہ انجام آتھم“ ص ۲۷ پر اس کو سب رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی اور ذلت کہتا ہے (۱)۔

”دافع ابلا“ ٹائٹل پیج صفحہ ۳ پر لکھتا ہے: ”ہم مسیح کو بیشک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا واللہ تعالیٰ اعلم، مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا، حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا، اور اب بھی آیا مگر دوز کے طور پر (۲) خاکسار غلام احمد از قادیان“ (۳)۔

آگے چل کر راست بازی کا بھی فیصلہ کر دیا کہتا ہے: ”یہ ہمارا بیان نیک ظنی کے طور پر ہے، ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راست باز اپنی راست بازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں“ (۴)۔

اسی کے صفحہ ۴ میں لکھا: ”مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یحییٰ کو اُس پر ایک فضیلت ہے؛ کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا، اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا، یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُس کے بدن کو چھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ”حصور“ رکھا، مگر مسیح کا نہ رکھا؛ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے“ (۵)۔

”ضمیمہ انجام آتھم“ ص ۷ میں لکھا: ”آپ کا بخیریوں سے میلان اور صحبت بھی، شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان بخیری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے، اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا

۱ المرجع السابق، ج ۱۱، ص ۳۱۱۔

۲ ظاہری طور پر

۳ ”روحانی خزائن“، ج ۱۸، ص ۲۱۹۔

۴ المرجع السابق، ج ۱۸، ص ۲۲۰۔

۵ ”دافع السلا“۔

آدمی ہو سکتا ہے“ (۱)۔

نیز اس رسالہ میں اُس مقدس و برگزیدہ رسول پر اور نہایت سخت سخت حملے کیے، مثلاً شریہ، مکار، بد عقل، فحش گو، بد زبان، جھوٹا، چور، خلل دماغ والا، بد قسمت، زرافرعی، پیروئے شیطان (۲) حد یہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا: ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا“ (۳)۔

ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں، تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے، اور دوسری جگہ یعنی ”کشتی نوح“ صفحہ ۱۶ میں تصریح کر دی: ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں، یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے“ (۴)۔

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا۔

”انجام آتھم“ صفحہ ۶ میں لکھتا ہے: ”حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا“ (۵)۔

صفحہ ۷ پر لکھا: ”اُس زمانہ میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپ کا نہیں، اُس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں ہوا مکرو فریب کے کچھ نہ تھا“ (۶)۔

”ازالہ“ کے صفحہ ۴ میں ہے: ”ماہوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو اُن حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گڑھے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا، بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق (۷) پر ایسے شبہات

۲ المرجع السابق، ج ۱۱، ص ۲۹۱۔

۱ ”روحانی خزائن“، ج ۱۸، ص ۲۲۰۔

۳ المرجع السابق۔

۴..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۹، ص ۱۸۔

۵..... المرجع السابق، ج ۱۱، ص ۶۔

۶..... المرجع السابق، ص ۷۔

۷..... نبی کے معجزات۔

ہوں، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق نہیں دُور کرتا؟“ (۱)۔

کہیں اُن کے معجزہ کو گل (۲) کا کھلونا بتاتا ہے، کہیں مسمریزم بتا کر کہتا ہے: ”اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان انجوبہ نمایوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا“ (۳)۔

اور مسمریزم کا خاصہ یہ بتایا کہ ”جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے، وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور ٹکٹا ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ گوسچ جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے، مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں اُن کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے (۴)۔

غرض اس دجال قادیانی کے مخرافات (۵) کہاں تک گنائے جائیں، اس کے لیے دفتر چاہیے، مسلمان ان چند خرافات سے اُس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں، کہ اُس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں، اُن پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے...! تعجب ہے اُن سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجال کے متبع ہو رہے ہیں، یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں...! اور سب سے زیادہ تعجب اُن پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں...! کیا ایسے شخص کے کافر، مرتد، بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے۔

حَاشَ لِلّٰہِ! ”مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِہٖ وَشَکَّرَہٗ فَقَدْ کَفَرَ“ (۶)

”جو ان خباثتوں پر مطلع ہو کر اُس کے عذاب و کفر میں شک کرے، خود کافر ہے۔“

(۲) رافضی: ان کے مذہب کی کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو ”تحفۃ اثنا عشریہ“ (۷)

۲..... چابی۔

۱..... المرجع السابق، ج ۳، ص ۱۰۶۔

۳..... المرجع السابق۔

۳ ”روحانی خزائن“، ح ۳، ص ۲۵۸۔

۵..... جھوٹی اور بیہودہ باتیں۔

۶ ”الفتاویٰ الرصویۃ“ (الحدیدۃ)، کتاب الحظر والإباحۃ، اعتقادیات و سیر، فی صمن الرسالۃ: ”المرمر المرصف علی سؤال مولانا السید آصف“، ح ۲۱، ص ۲۷۹۔

۷ اس کتاب کے مصنف حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، اور یہ کتاب اپنے موضوع میں لا جواب و بے نظیر ہے۔

دیکھے، چند مختصر باتیں یہاں گزارش کرتا ہوں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے، یہاں تک کہ اُن پر سب و شتم ان کا عام شیوہ ہے، بلکہ باستثنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر (۱) و منافق قرار دیتا ہے۔ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ”خلافتِ راشدہ“ کو خلافتِ غاصبہ کہتا ہے، اور مولیٰ علی نے جو اُن حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور اُن کے مدائح و فضائل بیان کیے، اُس کو تقیہ و بزدلی پر محمول کرتا ہے۔ کیا معاذ اللہ! منافقین و کافرین کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور عمر بھر اُن کی مدح و ستائش سے رطب اللسان رہنا شیر خدا کی شان ہو سکتی ہے...؟! سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید اُن کو ایسے جلیل و مقدس خطابات سے یاد فرماتا ہے، وہ تو وہ، اُن کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اللہ اُن سے راضی وہ اللہ سے راضی (۲) کیا کافروں، منافقوں کے لیے اللہ عز و جل کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہیں...؟! پھر نہایت شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیں، اور یہ فرقہ کہے: تقیۃً ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کا فر کو دے سکتے ہیں...؟! (۳) نہ! کہ وہ مقدس حضرات جنہوں نے اسلام کے لیے اپنی جانیں وقف کر دیں اور حق گوئی اور اتباع حق میں ﴿لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾ (۴) کے سچے مصداق تھے۔

پھر خود سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو شاہزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں (۵) اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی

۱۔ ”تحفہ اثناء عشریہ“ (اردو)، باب ۹: احکام فقہیہ: جن میں شیعوں نے ثقلین... إلح، صحابہ کی تکفیر کرنا، ص ۴۹۲، ملخصاً۔
۲۔ پ ۱۱، التوبة: ۱۰۰۔

۳۔ ”تحفہ اثناء عشریہ“ (اردو)، باب ۱۱: خصوصیات مذہب شیعہ، فصل سمر ۳، حقوۃ ۱، ص ۶۸۸/۶۸۹، ملخصاً۔

۴۔ پ ۶، المائدة: ۵۴۔

۵۔ ”المس الکبریٰ“ للبيهقي، کتاب النکاح، باب تسمية أرواح النبي ﷺ، ح ۷، ص ۱۱۲، ملخصاً،

”تاریخ الخلفاء“ لسیوطی، ذو النورین، عثمان بن عفان، سبہ و مولدہ و لقہ، ص ۱۴۸، ملخصاً

صاحب زادیاں شرف زوجیت سے مشرف ہوئیں (۱) کیا حضور کے ایسے تعلقات جن سے ہوں اُن کی نسبت وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لیے جائز رکھ سکتا ہے...؟! ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!۔

اس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عز وجل پر اُصلح واجب ہے ”یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہو اللہ عز وجل پر واجب ہے کہ وہی کرے، اُسے کرنا پڑے گا“ (۲)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ”اَئِمَّةُ أَطْهَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں“۔ اور یہ بالا جماع کفر ہے؛ کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے (۳)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ”قرآن مجید محفوظ نہیں، بلکہ اُس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے نکال دیئے“ مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی اُسے ناقص ہی چھوڑا...؟! اور یہ عقیدہ بھی بالا جماع کفر ہے؛ کہ قرآن مجید کا انکار ہے (۴)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ”اللہ عز وجل کوئی حکم دیتا ہے، پھر یہ معلوم کر کے کہ مصلحت اس کے غیر میں ہے، چمکتا ہے“۔ اور یہ بھی یقینی کفر ہے؛ کہ خدا کو جاہل بتانا ہے (۵)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ”نیکوں کا خالق اللہ ہے اور برائیوں کے خالق یہ خود ہیں“ مجوس (۶)

- ۱ "مدارج النبوت"، قسم پنجم، باب دوم ذکر أزواج مطہرات آنحضرت ﷺ، ج ۲، ص ۴۶۴، ملخصاً.
- ۲ "تحفه اثناء عشریہ" (اردو)، باب ۵: مسائل إلهیات، عقیدہ نمبر ۱۹، ص ۲۹۵/۲۹۶، ملخصاً.
- ۳ المرجع السابق، باب ۶: انبیاء پر ایمان اور ان کی نبوت، عقیدہ نمبر ۲، ص ۳۱۳، عقیدہ نمبر ۱۰، ص ۳۳۶.

"المستند المعتمد"، الثالثة: الرافضة، ص ۲۲۴/۲۲۵۔

"الفتاویٰ الرضویة" (الحدیثہ)، ج ۱۴، ص ۶۴۰.

۳ "المستند المعتمد"، الثالثة: الرافضة، ص ۲۲۴/۲۲۵.

۵ "تحفه اثناء عشریہ" (اردو)، باب ۵: مسائل إلهیات، عقیدہ نمبر ۹، ص ۲۷۲، ملخصاً.

"المعتقد المستند"، ذکر سبع طوائف فی الہند... إلح، الثالثة: الرافضة... إلح، ص ۲۲۵، ملخصاً.

۶ مجوسی کی جمع، آگ کی پوجا کرنے والے۔

نے دو ہی خالق مانے تھے: یزدان خالق خیر، اہرمن خالق شر^(۱)۔ ان کے خالقوں کی گنتی ہی نہ رہی، اربوں، سنکھوں خالق ہیں۔

(۳) وہابی: یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا، اس مذہب کا بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی تھا، جس نے تمام عرب، خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلانے، علماء کو قتل کیا^(۲) صحابہ کرام و ائمہ و علماء و شہداء کی قبریں کھود ڈالیں، روضہ انور کا نام معاذ اللہ ”صنم اکبر“ رکھا تھا، یعنی بڑا بت، اور طرح طرح کے ظلم کیے^(۳) جیسا کہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا^(۴)۔ وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا، علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے خارجی^(۵) بتایا^(۶) اس عبد الوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”کتاب التوحید“ رکھا، اُس کا ترجمہ ہندوستان میں ”اسماعیل دہلوی“ نے کیا، جس کا نام ”تقویۃ الایمان“ رکھا، اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلانی^(۷)۔

ان وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر مشرک ہے^(۸) یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلا وجہ مسلمانوں پر حکم شرک و کفر لگایا کرتے، اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں۔ چنانچہ ”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۴۵ میں وہ حدیث لکھ کر کہ ”آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی“^(۹) اس کے بعد صاف لکھ دیا: سو پتھیر خدا کے

۱ ”البراس شرح شرح العقائد“، الکلام فی خلق الأفعال، ص ۱۷۲، مختصاً۔

۲ ”رد المحتار“، کتاب الجہاد، باب البعاۃ، مطلب فی اتباع عبد الوہاب الخوارح فی زمانہ، ح ۶،

ص ۴۰۰، مختصاً۔ ۳ ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، ح ۱۴، ص ۳۹۴۔

۴ ”صحیح البخاری“، کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ: الفتن من قبل المشرق، الحدیث: ۷۰۹۴، ص ۵۹۲۔

۵ اُس گمراہ فرقہ کا پیروکار جس نے حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کی خلافت میں اُن سے بغاوت کی۔

۶ ”رد المحتار“، کتاب الجہاد، مطلب فی اتباع عبد الوہاب الخوارح فی زمانہ، ح ۶، ص ۴۰۰۔

۷ ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، ح ۱۴، ص ۳۹۵۔

۸ ”رد المحتار“، کتاب الجہاد، مطلب فی اتباع عبد الوہاب الخوارح فی زمانہ، ح ۶، ص ۴۰۰۔

۹ ”صحیح مسلم“، کتاب الفتن، باب فی خروج الدجال، الحدیث: ۷۳۸۱، ص ۱۸۸۔

فرمانے کے موافق ہوا، یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا (۱) مگر یہ نہ سمجھا کہ اس صورت میں خود بھی تو کافر ہو گیا۔

اس مذہب کا رکن اعظم، اللہ کی توہین اور محبوبانِ خدا کی تذلیل ہے، ہر امر میں وہی پہلو اختیار کریں گے جس سے منقصت نکلتی ہو (۲)۔ اس مذہب کے سرگروہوں کے بعض اقوال نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے؛ کہ ہمارے عوام بھائی ان کی قلبی خباثتوں پر مطلع ہوں، اور ان کے دامِ تزویر (۳) سے بچیں، اور ان کے جہ و دستار پر نہ جائیں۔ برادرانِ اسلام بغور سنیں اور میزانِ ایمان میں تولیں کہ ایمان سے زیادہ عزیز مسلمان کے نزدیک کوئی چیز نہیں، اور ایمان، اللہ و رسول کی محبت و تعظیم ہی کا نام ہے۔ ایمان کے ساتھ جس میں جتنے فضائل پائے جائیں وہ اُسی قدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اور ایمان نہیں تو مسلمانوں کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہیں رکھتا، اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و زاہد و تارک الدنیا وغیرہ بنتا ہو، مقصود یہ ہے کہ اُن کے مولوی اور عالم فاضل ہونے کی وجہ سے اُنہیں تم اپنا پیشوا نہ سمجھو، جب کہ وہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں، کیا یہود و نصاریٰ بلکہ ہنود میں بھی اُن کے مذاہب کے عالم یا تارک الدنیا نہیں ہوتے...؟ کیا تم اُن کو اپنا پیشوا تسلیم کر سکتے ہو...؟ ہرگز نہیں! اسی طرح یہ لامذہب و بد مذہب تمہارے کسی طرح مقتدا نہیں ہو سکتے۔

”ایضاح الحق“ صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ مطبع فاروقی میں ہے: ”تذریۃ اوتعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثباتِ رویت بلا جہت و محاذاتِ ہمہ از قبیل بدعاتِ ہیقیہ است، اگر صاحبِ آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائدِ دیدیہ مے شمارد“ (۴)۔

اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا، اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و گمراہی ہے، حالانکہ یہ تمام اہل سنت کا عقیدہ ہے (۵)۔ تو اس قائل نے

۱ ”تقویۃ الایمان“، باب اول، فصل ۴: شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص ۴۵۔

۲ ان کی شان میں نقص و عیب ظاہر ہوتا ہو۔ ۳ مکر و فریب

۴ ”ایضاح الحق“۔

۵ ”شرح العقائد النسفیۃ“، الدلیل علی کونہ تعالیٰ لا یوصف بالماہیۃ ولا بالکبھیۃ، ص ۴۰/۴۱۔

تمام پیشوایان اہلسنت کو گمراہ و بدعتی بتایا، ”بحر الرائق“ و ”در مختار“ و ”عالمگیری“ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جو مکان ثابت کرے، کافر ہے (۱)۔

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۶۰ میں یہ حدیث:

((أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِىْ أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ)) (۲)

نقل کر کے ترجمہ کیا کہ ”بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر، کیا سجدہ کرے تو اُس کو“، اُس کے بعد (ف) لکھ کر فائدہ یہ بخود دیا: یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (۳)۔ حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَحْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ)) (۴)

”اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کھانا، زمین پر حرام کر دیا ہے۔“

((فَنَبِيُّ اللَّهِ خَيْرٌ يُرْزَقُ)) (۵)

”تو اللہ کے نبی زندہ ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں۔“

اسی ”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۱۹ میں ہے: ہمارا جب خالق اللہ ہے، اور اس نے ہم کو پیدا کیا، تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اُسی کو پکاریں، اور کسی سے ہم کو کیا کام؟ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا، اور کسی چوہڑے چمار (۶) کا تو کیا ذکر“ (۷)۔

۱ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ص ۲۵۹۔

۲ ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، کتاب السیر، ح ۱۴، ص ۲۸۲۔

۳ ”مشکوۃ المصابیح“، کتاب النکاح، باب عشرة النساء وما لکل واحد من الحقوق، الفصل الثالث، ص ۲۸۰۔

۴ ”تقویۃ الایمان“، باب اول، فصل ۵، شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص ۵۷۔

۵ ”سنن ابن ماجہ“، ابواب ما جاء فی الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه ﷺ، الحدیث ۱۶۳۷، ص ۲۵۷۵۔

۶ المرجع السابق۔ ۷ کمینہ اور نیچ

۸ ”تقویۃ الایمان“، باب اول، فصل ۱، شرک سے بچنے کا بیان، ص ۲۸۔

انبیائے کرام و اولیائے عظام کی شان میں ایسے ملعون الفاظ استعمال کرنا کیا مسلمان کی شان ہو سکتی ہے...؟

”صراطِ مستقیم“ صفحہ ۹۵: ”بِمَقْصَدٍ ﴿ظَلُمْتُ﴾ بِغَضِّهَا فَوْقَ بَعْضٍ ﴿(۱)﴾ از وسوسہ زنا، خیالِ مجامعتِ زوجہ خود بہتر است، و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثالِ آں از معظمتیں، گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورتِ گاؤ و خرِ خودست“ (۲)۔

مسلمانو! یہ ہیں امام الوہابیہ کے کلماتِ حیثیات! اور کس کی شان میں؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں! جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے وہ ضرور یہ کہے گا کہ اس قول میں گستاخی ضرور ہے۔

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۱۰: ”روزی کی کشائش اور تنگی کرنی، اور تندرست و بیمار کر دینا، اقبال و اِدبار (۳) دینا، حاجتیں بر لانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دھگیری کرنی، یہ سب اللہ ہی کی شان ہے، اور کسی انبیاء، اولیاء، نبوت، پُر ی کی یہ شان نہیں، جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے، اور اس سے مرادیں مانگے، اور مصیبت کے وقت اُس کو پکارے، سو وہ مشرک ہو جاتا ہے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہے، خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اُن کو قدرت بخشی ہے، ہر طرح شرک ہے (۴)۔“ قرآن مجید میں ہے:

﴿أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (۵)

”اُن کو اللہ و رسول نے غنی کر دیا اپنے فضل سے“۔

قرآن تو کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دولت مند کر دیا، اور یہ کہتا ہے: ”جو کسی کو

۱ اندھیرے ہیں جو درجے میں بعض سے بعض اوپر ہیں۔ ب ۱۸، النور: ۴۰۔

۲ زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے نیک اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔

۳ عروج و زوال۔

۴ ”تقویۃ الایمان“، باب اوّل، توحید اور شرک کا بیان، ص ۲۲، ملقطاً۔

۵ ب ۱۰، التوبہ: ۷۴۔

ایسا تصرف ثابت کرے مشرک ہے۔“ تو اس کے طور پر قرآن مجید شرک کی تعلیم دیتا ہے...! قرآن عظیم میں ارشاد ہے:

﴿وَتُبْرَى الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي﴾^(۱)

”اے عیسیٰ! تو میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا کر دیتا ہے۔“ اور دوسری جگہ ہے:

﴿أُبْرِئِ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَأَخِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ﴾^(۲)

”عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: میں اچھا کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور مردوں کو جلا دیتا ہوں اللہ کے حکم سے۔“

اب قرآن کا تو یہ حکم ہے، اور وہابیہ یہ کہتے ہیں کہ تندرست کرنا اللہ ہی کی شان ہے، جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے مشرک ہے^(۳)۔ اب وہابی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ثابت کیا، تو اس پر کیا حکم لگاتے ہیں...؟! اور لطف یہ ہے کہ اللہ عز و جل نے اگر اُن کو قدرت بخشی ہے جب بھی شرک ہے، تو معلوم نہیں کہ ان کے یہاں اسلام کس چیز کا نام ہے؟

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۱۱: ”گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا، یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہیں، پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے، خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہے، یا یوں کہ اُن کی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے، ہر طرح شرک ہے“^(۴)۔ متعدد صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمایا کہ ”ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینے کو حرم کیا،

۱..... پ ۷، المائدة: ۱۱۰.

۲..... پ ۳، آل عمران: ۴۹.

۳ ”تقویۃ الایمان“، باب اَوَّل، توحید اور شرک کا بیان، ص ۲۲، منقطاً.

۴ .. المرجع السابق، ص ۲۳.

اس کے بول کے درخت نہ کاٹے جائیں، اور اس کا شکار نہ کیا جائے“ (۱)۔

مسلمانو! ایمان سے دیکھنا کہ اس شرک فروش کا شرک کہاں تک پہنچتا ہے! تم نے دیکھا اس گستاخ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا حکم تجوا...؟!؟

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۸: ”مغیر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اُسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے، اور اُن کو اُس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے، مگر یہی پکارنا، اور منتیں ماننی، اور نذر و نیاز کرنی، اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا، یہی اُن کا کفر و شرک تھا، سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے، گو کہ اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے، سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے“ (۲) یعنی جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت مانے، کہ حضور اللہ عز وجل کے دربار میں ہماری سفارش فرمائیں گے تو معاذ اللہ اس کے نزدیک وہ ابو جہل کے برابر مشرک ہے، مسئلہ شفاعت کا صرف انکار ہی نہیں بلکہ اس کو شرک ثابت کیا، اور تمام مسلمانوں صحابہ و تابعین و ائمہ دین و اولیاء و صالحین سب کو مشرک و ابو جہل بنا دیا۔

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۵۸: ”کوئی شخص کہے: فلا نے درخت میں کتنے پتے ہیں؟ یا آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے؛ کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے، رسول کو کیا خبر؟“ (۳)۔ سبحان اللہ...! خدائی اسی کا نام رہ گیا کہ کسی پیڑ کے پتے کی تعداد جان لی جائے۔

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۷: ”اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی“ (۴)۔ اس میں انبیائے کرام کے معجزات اور اولیاء عظام کی کرامت کا صاف انکار ہے۔

۱۔ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، فصل المدینہ و دعاء النبی فیہا بالبرکۃ... إلخ، الحدیث: ۳۳۱۷، ص ۹۰۵، ملخصاً۔

۲۔ ”تقویۃ الایمان“، باب اول توحید اور شرک کا بیان، ص ۲۱، منقطعاً۔

۳۔ المرجع السابق، فصل ۵ بشرک فی العادات کی برائی کا بیان، ص ۵۵۔

۴۔ المرجع السابق، ص ۲۰۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَالْمَذَبَرَاتِ أُمْرًا﴾^(۱)

”قسم فرشتوں کی جو کاموں میں تدبیر کرتے ہیں۔“

تو یہ قرآن کریم کو صاف رد کر رہا ہے۔

صفحہ ۲۲: ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں“^(۲)۔

تجرب ہے کہ وہابی صاحب تو اپنے گھر کی تمام چیزوں کا اختیار رکھیں اور مالک ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز کے مختار نہیں...!

اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے“^(۳)۔ بلکہ اُن کے ایک سرغنہ نے تو اپنے ایک فتوے میں لکھ دیا کہ وقوع کذب^(۴) کے معنی درست ہو گئے جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا، ایسے کو تھلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے؟

سبحان اللہ...! خدا کو جھوٹا ماننا، پھر بھی اسلام و سنت و صلاح کسی بات میں فرق نہ آیا، معلوم نہیں ان لوگوں نے کس چیز کو خدا ٹھہرا لیا ہے!

ایک عقیدہ ان کا یہ ہے کہ ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء نہیں مانتے“^(۵)۔ اور یہ صریح کفر ہے^(۶) چنانچہ ”تحذیر الناس“ ص ۲ میں ہے: ”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم^(۷) کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح

۱ پ ۳۰، الساعات: ۵۔

۲ ”تقویۃ الایمان“، باب اول، فصل ۴: شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص ۴۳۔

۳ ”براہین قاطعہ“، مسئلہ خلف و عید، ص ۶/۷، ملخصاً۔ ۴ جھوٹ کے واقع ہونے۔

۵ ”تحذیر الناس“، خاتم النبیین کا معنی، ص ۵/۴۔

۶ ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، فی ضمن الرسالة: ”المبیین حتم السبب“، ج ۱۴، ص ۳۳۳۔

۷ ہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے ہیں؛ کیونکہ رسول اللہ کے نام پاک کے ساتھ صلعم لکھنا ناجائز و سخت حرام ہے۔ (”بہار شریعت“، ح ۱، حصہ ۳، نماز کی سنتیں، ص ۸۸)۔

میں ﴿وَلَكِنْ رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (۱) فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟! ہاں! اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے، اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخیر زمانی صحیح ہو سکتی ہے“ (۲)۔

پہلے تو اس قائل نے خاتم النبیین کے معنی تمام انبیاء سے زما نا متاخر ہونے کو خیال عوام کہا، اور یہ کہا کہ اہل فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ حالانکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے یہی معنی بکثرت احادیث میں ارشاد فرمائے (۳) تو معاذ اللہ اس قائل نے حضور کو عوام میں داخل کیا، اور اہل فہم سے خارج کیا، پھر اس نے ختم زمانی کو مطلقاً (۴) فضیلت سے خارج کیا، حالانکہ اسی تاخیر زمانی کو حضور نے مقام مدح میں ذکر فرمایا، پھر صفحہ ۴ پر لکھا: ”آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں، اور ہوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض“ (۵)۔

صفحہ ۱۶: ”بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو، جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے“ (۶)۔

صفحہ ۳۳: ”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا، چہ جائیکہ آپ کے معاصر (۷) کسی اور زمین میں، یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی

۱ پ ۲۲، الاحزاب: ۴۰ ۲ ”تحذیر الناس“، خاتم النبیین کا معنی، ص ۴، ۵۔

۳ ”جامع الترمذی“، أبواب الفتن عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتی ینزع کذابون، الحدیث: ۲۲۱۹، ص ۱۸۷۵، ملخصاً۔

۴ ”المعجم الکبیر“، مسند حدیفة بن الیمان، ح ۳، ص ۱۷۰، ملخصاً۔

۵ پہلے تو بالذات کا پردہ رکھتا تھا پھر کھیل کھیلایا کہ اسے مقام مدح میں ذکر کرنا کسی طرح صحیح نہیں تو ثابت ہوا کہ وہ اصلاً کوئی فضیلت نہیں ۱۲ اس (المصنّف) عفرلہ۔

۵ ”تحذیر الناس“، خاتم النبیین کا معنی، ص ۶۔

۶ المرجع السابق، خاتم النبیین ہونے کا حقیقی مفہوم... إلح، ص ۱۸۔

۷ ہم زمانہ۔

اور نبی تجویز کیا جائے“ (۱)۔ لطف یہ کہ اس قائل نے ان تمام خرافات کا ایجاد بندہ ہونا خود تسلیم کر لیا۔

صفحہ ۳۴ پر ہے: ”اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا، اور کسی طفل نادان (۲) نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی، تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا...!؟“

گاہ باشد کہ کودک نادان

بغلط برہدف زندقہ تیرے (۳)

ہاں! بعد وضوح حق (۴) اگر فقط اس وجہ سے کہ یہ بات میں نے کہی، اور وہ اگلے کہہ گئے تھے میری نہ مانیں اور وہ پرانی بات گائے جائیں، تو قطع نظر اس کے کہ قانونِ محبتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات بہت بعید ہے، ویسے بھی اپنی عقل و فہم کی خوبی پر گواہی دینی ہے“ (۵)۔
یہیں سے ظاہر ہو گیا جو معنی اس نے تراشے سلف میں کہیں اُس کا پتا نہیں، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک جو سب سمجھے ہوئے تھے اُس کو خیالِ عوام بتا کر رد کر دیا کہ اس میں کچھ فضیلت نہیں، اس قائل پر علمائے حرمین طہیین نے جو فتویٰ دیا وہ ”حُسام الحرمین“ (۶) کے مطالعہ سے ظاہر، اور اُس نے خود بھی اسی کتاب کے صفحہ ۴۶ میں اپنا اسلام برائے نام تسلیم کیا (۷)

ج مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

ان نام کے مسلمانوں سے اللہ بچائے، اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ہے: ”انبیاء اپنی امت سے

۱. ”تحذیر الناس“، روایت حضرت عبداللہ ابن عباس کی تحقیق، ص ۳۴۔ ۲. ناسمجھ بچہ۔

۳. ممکن ہے کہ نادان بچہ غلطی سے اپنے تیر کو نشانہ پر مارے۔ ۴. حق ظاہر ہونے کے بعد۔

۵. ”تحذیر الناس“، روایت حضرت عبداللہ ابن عباس کی تحقیق، ص ۳۵۔ ۶. اس کتاب کے مصنف امام

احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، یہ ایک فتویٰ ہے جس پر علمائے حرمین شریفین کی لاجواب تصدیقات ہیں،

اس کا پورا نام ”حُسام الحرمین علی مسحر الکفر والعمی“ ہے، اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان

کیئے مفید ہے۔ ۷. ”تحذیر الناس“، تفسیر بالرائے کا مفہوم، ص ۴۵۔

ممتاز ہوتے ہیں، تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی
مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں“ (۱)۔

اور سنیے! ان قائل صاحب نے حضور کی نبوت کو قدیم اور دیگر انبیاء کی نبوت کو حادث بتایا۔
صفحہ ۷ میں ہے: ”کیونکہ فرق قدیم نبوت اور محدث نبوت باوجود اتحاد نوعی خوب جب ہی چسپاں
ہو سکتا ہے“ (۲)۔

کیا ذات و صفات الہی کے سوا مسلمانوں کے نزدیک کوئی اور چیز بھی قدیم ہے...؟
نبوت صفت ہے اور صفت کا وجود بے موصوف محال، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
نبوت قدیم غیر حادث ہوئی تو ضرور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی حادث نہ ہوئے، بلکہ ازلی
تھہرے، اور جو اللہ و صفات الہیہ کے ہوا کسی کو قدیم مانے یا جماع مسلمین کا فر ہے (۳)۔

اس گروہ کا یہ عام شیوہ ہے کہ جس امر میں محبوبان خدا کی فضیلت ظاہر ہو، طرح طرح کی
جھوٹی تاویلات سے اسے باطل کرنا چاہیں گے، اور وہ امر ثابت کریں گے جس میں تنقیص (۴) ہو،
مثلاً ”براہین قاطعہ“ صفحہ ۵۱ میں لکھ دیا کہ: ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار پیچھے کا بھی علم
نہیں“ (۵)۔ اور اُس کو شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف غلط منسوب کر دیا، بلکہ اُسی صفحہ پر
وسعت علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بابت یہاں تک لکھ دیا کہ: ”الحاصل غور کرنا چاہیے کہ
شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض
قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے...؟! کہ شیطان و ملک الموت کو
یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد
کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے“ (۶)۔

۱ المرجع السابق، نجات کمالات علمی میں سے ہے، ص ۷۔

۲ المرجع السابق، آنحضرت ﷺ کے ساتھ نجات وصف ذاتی ہے، ص ۹۔

۳ ”المعتقد المتقدّم“، الباب الأوّل فی الإلهیات، تفصیل ما یجب لله تعالیٰ منه (۲) آہ تعالیٰ قدیم،
ص ۸۸، ملقطاً۔

۴ ”براہین قاطعہ بجواب أنوار ساطعہ“، مسئلہ علم عیب، ص ۵۵۔ ۲ المرجع السابق۔

جس وسعتِ علم کو شیطان کے لیے ثابت کرتا اور اُس پر نص ہونا بیان کرتا ہے، اُسی کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے شرک بتاتا ہے، تو شیطان کو خدا کا شریک مانا، اور اُسے آیت و حدیث سے ثابت جانا۔ بے شک شیطان کے بندے شیطان کو مستقل خدا نہیں تو خدا کا شریک کہنے سے بھی گئے گزرے، ہر مسلمان اپنے ایمان کی آنکھوں سے دیکھے کہ اس قائل نے ابلیس لعین کے علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد بتایا یا نہیں؟ ضرور زائد بتایا! اور شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا! اور پھر اس شرک کو نص سے ثابت کیا۔ یہ تینوں امر صریح کفر اور قائل یقینی کافر ہے (۱)۔ کون مسلمان اس کے کافر ہونے میں شک کرے گا...؟!

”حفظ الایمان“ صفحہ ۷ میں حضور کے علم کی نسبت یہ تقریر کی: ”آپ کی ذاتِ مقدّہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید و عمرو، بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے“ (۲)۔

مسلمانو! غور کرو کہ اس شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کیسی صریح گستاخی کی، کہ حضور جیسا علم زید و عمرو تو زید و عمرو، ہر بچے اور پاگل، بلکہ تمام جانوروں اور پتھروں کے لیے حاصل ہونا کہا۔ کیا ایمانی قلب ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کر سکتے ہیں...؟ ہرگز نہیں! اس قوم کا یہ عام طریقہ ہے کہ جس چیز کو اللہ و رسول نے منع نہیں کیا، بلکہ قرآن و حدیث سے اس کا جواز

۱. ”سبب الریاض“، القسم الرابع فی تصریف وجوہ الأحکام... إلح، الباب الأول فی بیان ما ہو فی حقہ ﷺ سب أو بقص من تعریض أو نص، ج ۶، ص ۱۴۶، ملخصاً۔
 ”الدولة المکیة بالمادة العیبة“، النظر الأول، العلم الذاتی مختص بالمولی سبحانه وتعالی... إلح، ص ۳۹، ملخصاً۔

”الفتاوی الرضویة“ (انجلیدة)، کتاب السیر، (حصہ دوم) فی ضمن الرسالة: ”جزاء اللہ عدوہ بإبائہ ختم السوء“، قرآن کی نص قطعی کا اور اس میں شبہ کرنے والا طعون، محمد فی العیر ان ہے... إلح، ج ۱۵، ص ۶۳۰/۶۳۱، ملخصاً۔

ثابت، اُس کو ممنوع کہنا تو درکنار، اُس پر شرک و بدعت کا حکم لگا دیتے ہیں، مثلاً مجلس میلاد شریف اور قیام و ایصالِ ثواب و زیارتِ قبور و حاضریٰ بارگاہِ بیکس پناہ سرکارِ مدینہ طیبہ، و غرسِ بزرگانِ دین و فاتحہ سوم و چہلم، واستمدادِ بار و ارجِ انبیاء و اولیاء، اور مصیبت کے وقت انبیاء و اولیاء کو پکارنا وغیرہا، بلکہ میلاد شریف کی نسبت تو ”براہینِ قاطعہ“ صفحہ ۱۴۸ میں یہ ناپاک لفظ لکھے: ”پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثلِ ہنود کے، کہ ساگ گنہیا (۱) کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں، یا مثلِ روافض کے، کہ نقلِ شہادتِ اہلبیت ہر سال مناتے ہیں۔ معاذ اللہ ساگ (۲) آپ کی ولادت کا ٹھہرا، اور خود حرکتِ قبیحہ، قابلِ لوم (۳) و حرام و فسق ہے، بلکہ یہ لوگ اُس قوم سے بڑھ کر ہوئے، وہ تو تاریخِ معین پر کرتے ہیں، ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں، جب چاہیں یہ خرافاتِ فرضی بناتے ہیں“ (۴)۔

(۴) غیر مقلدین: یہ بھی وہابیت ہی کی ایک شاخ ہے، وہ چند باتیں جو حال میں وہابیہ نے اللہ عز و جل اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کی ہیں، غیر مقلدین سے ثابت نہیں، باقی تمام عقائد میں دونوں شریک ہیں، اور ان حال کے اشد دیوبندی کفروں میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ ان پر ان قائلوں کو کافر نہیں جانتے، اور ان کی نسبت حکم ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ایک نمبر ان کا زائد یہ ہے کہ چاروں مذہبوں سے جدا، تمام مسلمانوں سے الگ انہوں نے ایک راہ نکالی، کہ تقلید کو حرام و بدعت کہتے، اور ائمہ دین کو سب و شتم سے یاد کرتے ہیں۔ مگر حقیقہ تقلید سے خالی نہیں، ائمہ دین کی تقلید تو نہیں کرتے، مگر شیطانِ لعین کے ضرور مقلد ہیں۔ یہ لوگ قیاس کے منکر ہیں اور قیاس کا مطلقاً انکار کفر (۵) تقلید کے منکر ہیں اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر۔

۱۔ ہندوؤں کا ایک بت جس کا نام سری کرشن ہے، یہ لوگ ہر سال وقتِ معین پر اُس کی پیدائش کا ڈرامہ کرتے ہیں۔

۲۔ یعنی تماشا و اداکاری۔

۳۔ ثمری حرکت، ملامت کے لائق۔

۴۔ ”براہینِ قاطعہ“، نقل فتویٰ جناب مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی... إلخ، ص ۱۵۲۔

۵۔ ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الجدیدۃ)، کتاب السیر، ج ۱، ص ۲۸۰-۲۹۲، ۴۰۲، ملخصاً۔

مسئلہ: مطلق تقلید فرض ہے (۱)، اور تقلید شخصی واجب (۲)۔

ضروری تنبیہ: وہابیوں کے یہاں بدعت کا بہت خرچ ہے، جس چیز کو دیکھیے بدعت ہے، لہذا بدعت کے کہتے ہیں اسے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے، بدعت مذمومہ و قبیحہ وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مزاحم (۳) ہو، اور یہ مکروہ یا حرام ہے۔ اور مطلق بدعت تو مستحب، بلکہ سنت، بلکہ واجب تک ہوتی ہے (۴)۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں:

((نُعَمَّتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ)) (۵)

”یہ اچھی بدعت ہے۔“

حالانکہ تراویح سنت مؤکدہ ہے، جس امر کی اصل شرع شریف سے ثابت ہو وہ ہرگز بدعت قبیحہ نہیں ہو سکتا (۶) ورنہ خود وہابیہ کے مدارس، اور ان کے وعظ کے جلسے، اس ہیأت خاصہ کے ساتھ ضرور بدعت ہوں گے۔ پھر انہیں کیوں نہیں موقوف کرتے...؟ مگر ان کے یہاں تو یہ ٹھہری ہے کہ محبوبانِ خدا کی عظمت کے جتنے امور ہیں سب بدعت، اور جس میں ان کا مطلب ہو وہ حلال و سنت۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

۱ ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، ماضیۃ وردۃ بد مذہبان، فی ضمن الرسالة: ”أطائب الصیب علی أرض الطیب“، ح ۲۷، ص ۶۴۴/۶۴۵، ملخصاً.

۲ ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، فی ضمن الرسالة: ”الہی الاکید عن الصلاة وراء عدي التقلید“، ج ۶، ص ۷۰۴، ملخصاً.

۳ اور رکاوٹ ڈالنے والی۔

۴ ”أشعة اللمعات“، کتاب الإیمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الأول، ح ۱، ص ۲۳۵، ملخصاً.

۵ ”صحیح البخاری“، کتاب صلاة التراویح، باب فضل من قام رمضان، الحدیث: ۲۰۱۰، ص ۱۵۷.

۶ ”مرقاۃ المفاتیح“، کتاب الإیمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الأول، ح ۱، ص ۳۶۸، ملخصاً.

امامت کا بیان

امامت دو قسم ہے:

(۱) صغریٰ (۲) کبریٰ (۱)

امامت صغریٰ، امامت نماز ہے، اس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الصلاۃ میں آئے گا۔
امامت کبریٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت مطلقہ، کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے، اور غیر معصیت میں اُس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو۔ اس امام کے لیے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی، علوی، معصوم ہونا اس کی شرط نہیں (۲) ان کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے، جس سے اُن کا یہ مقصد ہے کہ برحق اُمراء مؤمنین خلفائے ثلاثہ ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کریں (۳) حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے (۴) مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُن کی خلافتیں تسلیم کیں (۵) اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا؛ مولیٰ علی، علوی کیسے ہو سکتے ہیں!، رہی عصمت، یہ انبیاء و ملائکہ کا خاصہ ہے (۶) جس کو ہم پہلے بیان کر آئے، امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے (۷)۔

۱ "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ح ۲، ص ۳۳۱، ملقطاً۔

۲ المرجع السابق، ص ۳۳۲-۳۳۴، ملخصاً۔

۳ "تقریرات الراعی علی رد المحتار"، ج ۲، ص ۳۳۲، ملخصاً۔

۴ "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: شروط الإمامۃ الکبریٰ، ح ۲، ص ۳۳۳/۳۳۴، ملخصاً۔

۵ "النبراس"، ویکون الإمام من قریش، ص ۳۱۶، ملخصاً۔

۶ "النبی اقیقہ"، المبحث الثالث والأربعون... إلح، الجزء الثاني، ص ۳۲۹، ملخصاً۔

۷ "التفسیر الکبیر"، المقرہ: ۳۶، ج ۱، ص ۴۵۷، ملخصاً، پ ۲۸، التحريم: ۶، ملخصاً۔

۸ "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: شروط الإمامۃ الکبریٰ، ح ۲، ص ۳۳۴، ملخصاً۔

مسئلہ ۱: محض مستحق امامت ہونا امام ہونے کے لیے کافی نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ اہل علم و عقد (۱) نے اُسے امام مقرر کیا ہو، یا امام سابق نے (۲)۔

مسئلہ ۲: امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے، جبکہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو، خلاف شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں (۳)۔

مسئلہ ۳: امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع اور عالم ہو، یا علماء کی مدد سے کام کرے (۴)۔

مسئلہ ۴: عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں (۵) اگر نابالغ کو امام سابق نے امام مقرر کر دیا ہو تو اس کے بوج تک کے لیے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے، اور یہ نابالغ صرف رسی امام ہوگا، اور حقیقتہً اُس وقت تک وہ والی، امام ہے (۶)۔

عقیدہ (۱): نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے، ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں؛ کہ انہوں نے حضور کی بجی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا (۷)۔

عقیدہ (۲): بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقات الہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق

۱۔ دینی اور دنیاوی انتظامی معاملات کو جاننے والے۔

۲۔ "شرح المواقف"، المرصد الرابع، المقصد الثالث فیما ثبت به الإمامة، ح ۴، الجزء ۸، ص ۳۸۲/۳۸۳، ملخصاً۔

۳۔ "رد المحتار"، کتاب الجہاد، باب البعۃ، مطلب فی وجوب طاعة الإمام، ح ۶، ص ۴۰۳/۴۰۴، ملقطاً۔

۴۔ "المسامرة"، الأصل التاسع شروط الإمام، ص ۳۱۸/۳۲۲، ملقطاً۔

۵۔ المرجع السابق، ص ۳۱۸۔

۶۔ "نتائج المذاکرۃ بتحقیق المباحث المسایرة"، قولہ: آی کونہ... إلح، ص ۳۲۰، ملخصاً۔

۷۔ "شرح العقائد السفیة"، مبحث أفضل البشر بعد نبیہا أبو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی و خلافتہم علی هذا الترتیب أيضاً، ص ۱۵۰، ملخصاً۔

"المبراس"، و خلافة الخلفاء الراشدین، ص ۳۰۸، ملخصاً۔

اکبر ہیں، پھر عمر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۱) جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے گمراہ بد مذہب ہے (۲)۔

عقیدہ (۳): افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو، اسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں، نہ کثرتِ اجر؛ کہ بارہا مفضول (۳) کے لیے ہوتی ہے، حدیث میں ہمراہیانِ سپدِ نا امام مہدی کی نسبت آیا کہ: ((اُن میں ایک کے لیے پچاس کا اجر ہے، صحابہ نے عرض کی: اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے؟ فرمایا: بلکہ تم میں کے)) (۴)۔

تو اجر اُن کا زائد ہوا، مگر افضلیت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے، زیادت درکنار، کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابیت!، اس کی نظیر بلا تشبیہ یوں سمجھیے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا، اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے، اور وزیر کو خالی پروانہ خوشنودی مزاج دیا، تو انعام انہیں کو زائد ملا، مگر کہاں وہ اور کہاں وزیر اعظم کا اعزاز؟

عقیدہ (۴): ان کی خلافت برتر تیب افضلیت ہے، یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ و اکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا، نہ کہ افضلیت برتر تیب خلافت، یعنی افضل یہ کہ مُلک داری و مُلک گیری میں زیادہ سلیقہ (۵) جیسا آج کل سنی بننے والے تفضیلے کہتے ہیں، یوں ہوتا تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل ہوتے کہ ان کی خلافت کو فرمایا:

((لَمْ أَرْ عَبْقَرِيًّا يُفْرِى فَرِيَّةً، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطْفٍ)) (۶)

اور صدیق اکبر کی خلافت کو فرمایا:

۱۔ "شرح العقائد السفیة"، مبحث افضل البشر بعد نبیہا... إلخ، ص ۱۴۹/۱۵۰، ملخصاً.

۲۔ "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ح ۲، ص ۲۶۴.

۳۔ وہ شخص جس پر کسی کو فضیلت دی جائے۔ ۴۔ "الحاوی للفتاویٰ"، العرف الوردی فی اخبار المہدی، ج ۲، ص ۷۷، ملخصاً.

۵۔ "الیواقیت"، المبحث ۴۳، الجزء الثانی، ص ۳۳۲، ملخصاً.

۶۔ میں نے کسی کو ایب جو اس مرد نہیں دیکھا جو اتنا کام کر سکے حتیٰ کہ لوگ (اُن کے نکالے ہوئے پانی سے) سیراب ہو گئے.

("صحیح البخاری"، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، الحدیث: ۳۶۷۶، ص ۲۹۹، ملنقطاً).

((بِمَنْ نَزَعِهِ ضَعُفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ)) (۱)

عقیدہ (۵): خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و حضرات حسنین و اصحابِ بدر و اصحابِ بیعت الرضوان کے لیے افضلیت ہے، اور یہ سب قطعی جنتی ہیں (۲)۔

عقیدہ (۶): تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر و صلاح ہیں اور عادل (۳) ان کا جب ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے (۴)۔

عقیدہ (۷): کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے؛ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے، اور اپنے آپ کو سستی کہے، مثلاً حضرت امیر معاویہ، اور ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیان، اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ، اسی طرح حضرت سیدنا عمر و بن عاص، و حضرت مغیرہ بن شعبہ، و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۵) حتیٰ کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے قبل اسلام حضرت سیدنا سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا، اور بعد اسلام اُخبث الناس خبیث مسیلمہ کذاب ملعون (۶) کو واصل جہنم کیا، وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خیر الناس و شر الناس کو قتل کیا (۷) ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی، تمز (۸) ہے (۹) اور اس کا قاتل رافضی، اگرچہ حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی؛ کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت .. ان کے (دورانِ خواب، کنوئیں سے پانی) نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ انہیں معاف فرمائے۔

(”صحیح البخاری“ کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، الحدیث: ۳۶۷۶، ص ۲۹۹)

۲. ”البراس شرح شرح العقائد“، ص ۳۳۲/۳۳۳، ملغطاً۔

۳. ”شرح صحیح مسلم“ للوئی، کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، ج ۲، ص ۲۷۲، ملغطاً۔

۴. ”شرح العقائد السعفیة“، ویکف عن ذکر الصحابة رضي الله عنهم إلا بخیر، ص ۳۲۷، ملغطاً۔

۵. ”البراس“، محاربات الصحابة واجبة التأویل، ص ۳۳۰/۳۲۹، ملغطاً۔ ۶. بڑے جھوٹے، لعنتی۔

۷. ”أسد العابة في معرفة الصحابة“، الجزء الخامس، رقم الترجمة: ۵۴۴۲، ص ۴۵۴۔

۸. ”البراس“، محاربات الصحابة واجبة التأویل، ص ۳۳۰، ملغطاً۔ ۹. توہین۔

سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک گنہگار ہے (۱)۔

عقیدہ (۸): کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا (۲)۔

مسئلہ ۵: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔

عقیدہ (۹): تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بھٹک (۳) نہ سنیں گے، اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا (۴) یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔

عقیدہ (۱۰): صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، انبیاء نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں، مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول کے خلاف ہے (۵)۔ اللہ عز و جل نے ”سورہ حدید“ میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں، مومنین قبل فتح مکہ اور بعد فتح مکہ، اور ان کو ان پر تفصیل دی اور فرمادیا:

﴿كُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ﴾ (۶)

”سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔“

ساتھ ہی ارشاد فرمادیا:

۱ ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الجدیدۃ)، کتاب السیر، فی ضمن الرسالة: ”رد الرفضۃ“، ح ۱۴، ص ۲۵۱۔

۲ المرجع السابق، فی ضمن الرسالة: ”اعتقاد الأحباب فی الحمیل والمصطفیٰ والآل والأصحاب“،

ح ۲۹، ص ۳۵۷۔ ۳ ہلکی سی آواز بھی۔

۴ پ ۳۰، البیۃ: ۸، پ ۲۷، الحدید: ۱۰، پ ۱۷، الأنبیاء: ۱۰۳۔

۵ ”شرح العقائد السفیۃ“، مبحث یجب الکف عن الطعن فی الصحابة، ص ۱۶۲/۱۶۳، مستحصاً

۶ پ ۲۷، الحدید: ۱۰۔

﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ (۱)

”اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرو گے۔“

تو جب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرما دیا کہ ان سب سے ہم جنت بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے، تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے...؟ کیا طعن کرنے والا اللہ سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

عقیدہ (۱۱): امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے، اُن کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث ”صحیح بخاری“ میں بیان فرمایا ہے (۲) مجتہد سے صواب و خطا (۳) دونوں صادر ہوتے ہیں (۴)۔ خطا دو قسم ہے: خطا عنادی، یہ مجتہد کی شان نہیں، اور خطا اجتہادی، یہ مجتہد سے ہوتی ہے، اور اس میں اُس پر عند اللہ اصلاً مواخذہ نہیں۔ مگر احکام دنیا میں وہ دو قسم ہے: خطا مقرر کہ اس کے صاحب پر انکار نہ ہوگا، یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو، جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

دوسری خطا منکر، یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے گا؛ کہ اس کی خطا باعث فتنہ ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خلاف اسی قسم کی خطا کا تھا (۵) اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی وگري (۶) اور امیر معاویہ کی مغفرت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجماعین (۷)۔

۱۔ المرجع السابق.

۲۔ ”صحیح البخاری“، کتاب فضائل اصحاب السیّدین، باب ذکر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الحديث: ۳۷۶۵، ص ۳۰۶۔ ۳۔ صحیح اور غلط۔

۴۔ ”شرح العقائد السنیة“، مبحث المجتہد قد یخطئ ویصیب، ص ۱۷۵۔

۵۔ ”العتاوی الرضویة“ (القديمة)، ج ۹، ص ۷۰۔

۶۔ یعنی تائید و سنو حق۔

۷۔ اللہ تعالیٰ اُن سب سے راضی ہوا۔

مسئلہ ۶: یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے، محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کہنے کا حکم دیا ہے^(۱) یہ استثناء نئی شریعت گڑھنا ہے۔

عقیدہ (۱۲): منہاج نبوت پر خلافت حقہ راشدہ تیس سال رہی؛ کہ سپدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہو گئی^(۲)۔ پھر امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت راشدہ ہوئی^(۳) اور آخر زمانہ میں حضرت سپدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے^(۴)۔

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول ملوک اسلام ہیں^(۵) اسی کی طرف تورات مقدس میں ارشاد ہے کہ:

”مَوْلٰیذُہٗ بِمَکَّةَ وَ مَہَاجِرُہٗ طَیْبَہٗ وَ مُلْکُہٗ بِالشَّامِ“^(۶)

”وہ نبی آخر الزماں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہوگا، اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا، اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔“

تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔ سپدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوج جزا جوں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد وبال اختیار، تھیار رکھ دیئے، اور خلافت امیر معاویہ کو سپرد کر دی، اور انکے ہاتھ پر

۱ ... ”نسیم الریاض فی شرح شفاء القاصی عیاض“، القسم الثانی فیما یجب علی الأنام من حقوقہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۵، ص ۹۳۔

۲ ”المبراس شرح شرح العقائد المسفیة“، اختلاف معاویہ و علی، ص ۳۰۸۔ ۳ المرجع السابق۔

۴ ”تاریخ الخلفاء“، فصل فی مدۃ الخلافۃ فی الإسلام، ص ۱۲۔

۵ ”المسامرة“، ما جرى بین معاویہ و علی، ص ۳۱۶، ملخصاً۔

۶ ”مشکاة المصابیح“، کتاب الفصائل، الفصل الثانی، الحدیث: ۵۷۷۱، ح ۳، ص ۲۵۸، منقطعاً، عن

بیعت فرمائی، اور اس صلح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:

((إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ))^(۱)
 ”میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عز وجل اس کے باعث دو بڑے گروہ کو اسلام میں صلح کرا دے۔“

تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتہً حضرت امام حسن مجتبیٰ، بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بلکہ حضرت عزت جل وعلا پر طعن کرتا ہے^(۲)۔

عقیدہ (۱۳): ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعی جنتی اور یقیناً آخرت میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبہ عروس ہیں، جو انہیں ایذا دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دیتا ہے^(۳) اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو عشرہ مبشرہ^(۴) سے ہیں، ان صاحبوں سے بھی بمقابلہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خطائے اجتہادی واقع ہوئی، مگر ان سب نے بالآخر رجوع فرمائی، عرف شرع میں بغاوت مطلقاً مقابلہ امام برحق کو کہتے ہیں، عناد^(۵) ہو خواہ اجتہاد^(۶) ان حضرات پر بوجہ رجوع اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا، گروہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حسب اصطلاح شرع اطلاق فہ باغیہ آیا ہے^(۷) مگر اب کہ باغی بمعنی مُفسِد و مُعَادِہ و سرکش ہو گیا اور دشنام^(۸) سمجھا جاتا ہے، اب کسی صحابی پر اس کا اطلاق جائز نہیں^(۹)

- ۱ "المسامرة"، ما جرى بين معاوية وعلي، ص ۳۱۷، ملخصاً، "صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، الحديث: ۳۷۴۶، ص ۳۰۵.
- ۲ "شرح العقائد النسفية"، مبحث يجب الكف عن الطعن في الصحابة، ص ۱۶۲، ملخصاً.
- ۳ "صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب فصل عائشة رضي الله عنها، الحديث: ۳۷۷۲، ص ۳۰۶. ۴ وہ دس صحابہ جنہیں اُن کی زندگی ہی میں جنت کی بشارت دے دی گئی تھی۔
- ۵ دشمنی کے طور پر ۶. "رد المحتار"، كتاب الجهاد، باب العدة، ص ۳۹۸.
- ۷ شریعت کی اصطلاح میں اسے باغی گروہ کہا گیا ہے۔ ۸ گالی

- ۹ "الفتاویٰ الرضویہ" (الجديدة)، ج ۱۴، ص ۲۴۶، "الفتاویٰ الہدیہ"، كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۴، ملخصاً.

عقیدہ (۱۴): ام المؤمنین حضرت صدیقہ بنت الصدیق محبوبہ محبوب رب العالمین جل و علا وصلى الله تعالى عليه وعيها وسلم پر معاذ اللہ تہمت ملعونہ اکف (۱) سے اپنی ناپاک زبان آلودہ کرنے والا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی، تبرائی، بددین، جہنمی **عقیدہ (۱۵):** حضرات حشیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ شہدائے کرام سے ہیں، ان میں کسی کی شہادت کا منکر گمراہ بددین خاسر ہے (۲)۔

عقیدہ (۱۶): یزید پلید فاسق فاجر مرتکب کبار تھا، معاذ اللہ اس سے اور ریحانہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سپہ نا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نسبت...؟! آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ: ”ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل؟ ہمارے وہ بھی شہزادے، وہ بھی شہزادے“۔ ایسا بکنے والا مردود، خارجی، ناصبی (۳) مستحق جہنم ہے۔ ہاں! یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علمائے اہل سنت کے تین قول ہیں، اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سُنُوت، یعنی ہم اسے فاسق فاجر کہنے کے سوا، نہ کافر کہیں، نہ مسلمان (۴)۔

عقیدہ (۱۷): اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایان اہل سنت ہیں، جو ان سے محبت نہ رکھے، مردود و ملعون خارجی ہے (۵)۔

عقیدہ (۱۸): ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ، وام المؤمنین عائشہ صدیقہ، و حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں، اور انہیں اور بقیہ بنات مکرمات و ازواج مطہرات (۶) رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے (۷)۔

۱. آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکدامنی پر بہتان۔

۲. ”شرح الفقہ الاکبر“، ومہا: تفضیل سائر الصحابة بعد الأربعة... إلخ، ص ۱۱۹۔

۳. وہ لوگ جو اپنے سینوں میں حضرت علی اور حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و کینہ رکھتے ہیں۔

۴. ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، کتاب السیر، ج ۱۴، ص ۵۹۱/۵۹۲۔

۵. ”أحكام شریعت“، ص ۱۳۰۔ ۵. ”البیواقیت“، المبحث ۴۴ فی بیاد وجوب الکف عما شجر بین الصحابة... إلخ، الجزء الثانی، ص ۳۳۴، ملخصاً۔

۶. اور اسی طرح حضور عیہ الصلوٰۃ والسلام کی باقی تمام عزت و عظمت والی صاحبزادیاں اور پاک و طہریویاں۔

۷. ”شرح الفقہ الاکبر“، مہا: تفضیل سائر الصحابة... إلخ، ومہا: تفضیل النساء، ص ۱۱۹/۱۲۰۔

عقیدہ (۱۹): ان کی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی (۱)۔

ولایت کا بیان

ولایت ایک قرب خاص ہے کہ مولیٰ عز وجل اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے۔

مسئلہ ۱: ولایت وہی شے ہے (۲) نہ یہ کہ اعمال شاقہ (۳) سے آدمی خود حاصل کر لے، البتہ غالباً اعمال حسنہ اس عطیہ الہی کے لیے ذریعہ ہوتے ہیں، اور بعضوں کو ابتداءً مل جاتی ہے (۴)۔
مسئلہ ۲: ولایت بے علم کو نہیں ملتی، خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو، یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عز وجل نے اس پر علوم منکشف کر دیئے ہوں (۵)۔

عقیدہ (۱): تمام اولیائے اولین و آخرین سے اولیائے محمدین یعنی اس امت کے اولیاء افضل ہیں، اور تمام اولیائے محمدین میں سب سے زیادہ معرفت و قرب الہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، اور ان میں ترتیب وہی ترتیب افضلیت ہے۔ سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر کو ہے، پھر فاروق اعظم، پھر ذوالنورین، پھر مولیٰ مرتضیٰ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (۶)۔
ہاں مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانب کمالات نبوت حضرات شیخین کو قائم فرمایا، اور جانب کمالات ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا کو، تو جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی، اور انہیں کے دستِ نگر (۷) تھے، اور ہیں، اور رہیں گے۔

عقیدہ (۲): طریقت منافی شریعت نہیں (۸) وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض جاہل

۱. پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳۔ ۲. ولایت، اللہ کی طرف سے عطا کردہ انعام ہے۔

۳. سخت مشکل اعمال۔

۴. "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، ح ۲۱، ص ۶۰۶، ملخصاً۔

۵. المرجع السابق، من ضمن الرسالة: "مقال العرفاء باعوار شرع و علماء"، ص ۵۳۔

۶. "شرح العقائد السفیۃ"، محث: أفضل البشر بعد سیدنا ﷺ، ص ۱۴۹/۱۵۰۔

۷. محتج۔ ۸. طریقت، شریعت کو باطل و مردود کرنے والی نہیں۔

مخصوص جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے، شریعت اور، محض گمراہی ہے، اور اس زعم باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر والحاد^(۱)۔

مسئلہ ۳: احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ بعض چہل جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت اُن کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا:

”صَدِّقُوا لَقَدْ وَصَلُوا وَلَكِنْ إِلَىٰ أَيْنَ؟ إِلَىٰ النَّارِ“

”وہ سچ کہتے ہیں، بیشک پہنچے، مگر کہاں؟ جہنم کو“^(۲)۔

البتہ! اگر مجذوبیت^(۳) سے عقل تکلفی زائل ہو گئی ہو جیسے غشی والا، تو اس سے قلم شریعت اٹھ جائے گا، مگر یہ بھی سمجھ لو! جو اس قسم کا ہو گا اُس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی، شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا^(۴)۔

مسئلہ ۴: اولیائے کرام کو اللہ عز و جل نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو اصحاب خدمت ہیں، اُن کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے، سیاہ، سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں، ان کو اختیارات و تصرفات حضور کی نیابت میں ملتے ہیں، علوم غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں، ان میں بہت کوساکن و مایکون^(۵) اور تمام لوح محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں، مگر یہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ و عطا سے، بے وساطت رسول کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ (۳): کرامت اولیاء، حق ہے، اس کا منکر گمراہ ہے^(۶)۔

مسئلہ ۵: مردہ زندہ کرنا، مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مشرق سے مغرب تک

۱ ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الجذیدۃ)، ح ۲۱، ص ۵۲۳، ۵۲۹، ملخصاً

۲ المرجع السابق، ص ۵۳۸، بتعیر قلیل۔ ۳ اللہ تعالیٰ کی محبت میں غرق ہونے۔

۴ ”ملفوظات امیر حضرت بریلوی“، حصہ دوم، ص ۲۴۰، مختصراً۔

۵ روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے ایک ایک ذرہ کا تفصیلی علم۔

۶ ”شرح العقائد السنیۃ“، محدث کرامات الأولیاء حق، ص ۱۴۶۔

ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خوارقِ عادات^(۱)، اولیاء سے ممکن ہیں^(۲)۔ اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا، یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزوجل کے دیدار یا کلامِ حقیقی سے مشرف ہونا، اس کا جواب کسی ولی کے لیے دعویٰ کرے کافر ہے^(۳)۔

مسئلہ ۶: ان سے استمداد و استعانت محبوب ہے، یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں، چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو^(۴) رہا ان کو فاعلِ مستقل جانتا، یہ وہابیہ کا فریب ہے، مسلمان کبھی ایسا خیال نہیں کرتا، مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا وہابیت کا خاصہ ہے۔

مسئلہ ۷: ان کے مزارات پر حاضری مسلمان کے لیے سعادت و باعثِ برکت ہے^(۵)۔
مسئلہ ۸: ان کو دُور و نزدیک سے پکارنا سلفِ صالح کا طریقہ ہے^(۶)۔

مسئلہ ۹: اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیاتِ ابدی کے ساتھ زندہ ہیں، ان کے علم و ادراک و سمع و بصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں^(۷)۔

مسئلہ ۱۰: انہیں ایصالِ ثواب، نہایت موجبِ برکات و امرِ مستحب ہے، اسے عرفاً براہِ ادبِ مذہب روایا کہتے ہیں، یہ نذر شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا، ان میں خصوصاً گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے^(۸)۔

مسئلہ ۱۱: عرسِ اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی، و فاتحہ خوانی، و نعت خوانی، و وعظ، و

۱۔ تمام خلافِ عادات باتیں یعنی کرامات۔

۲۔ ”شرح العقہ الاکبر“ لملا علی القاری، خوارق العادات للأنبیاء، والکرامات للاولیاء حق، ص ۷۹۔

۳۔ ”المعتقد المنتقد“، ص ۱۵) آتہ تعالیٰ مرثیٰ بالأبصار فی الآخرة، ص ۵۸، ملخصاً۔

۴۔ ”الفتاویٰ الرصویۃ“ (الحدیۃ)، من ضمن الرسالة: ”أنهار الأنوار من یم صلاة الأسرار“، ج ۷، ص ۵۸۴۔

۵۔۔۔۔۔ المرجع السابق، ج ۹، ص ۷۹۷۔

۶۔۔۔۔۔ المرجع السابق، ص ۷۹۶۔

۷۔ المرجع السابق، ص ۷۶۰/۷۶۱، ملخصاً۔

۸۔ المرجع السابق، ج ۹، ص ۵۹۸/۵۹۹۔

ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے منہیاتِ شرعیہ^(۱) وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں، اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔

تنبیہ: چونکہ عموماً مسلمانوں کو بچہ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیاز مندی اور مشائخ کے ساتھ انہیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے، ان کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لیے فلاح دارین تصور کرتے ہیں، اس وجہ سے زمانہ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری، مریدی بھی شروع کر دی، حالانکہ اولیاء کے یہ منکر ہیں، لہذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کر لیں، ورنہ اگر بد مذہب ہو تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست^(۲)

پیری کے لیے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت اُن کا لحاظ فرض ہے، اول: سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم: اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ سوم: فاسق مُعَلِّن نہ ہو^(۳)۔ چہارم: اُس کا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو^(۴)۔

نَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالْ دُنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْإِسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيعَةِ الطَّاهِرَةِ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ، وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَآبِنِهِ وَحِزْبِهِ أَبَدَ الْآبِدِينَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

فقیر امجد علی اعظمی عنہ

۱..... یعنی وہ چیزیں جو شرعاً منع ہیں۔

۲..... کبھی ابلیس آدمی کی شکل میں آتا ہے لہذا ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے (یعنی ہر کسی سے بیعت نہیں کرنی چاہیے)

۳..... یعنی اعلانیہ طور پر گناہ نہ کرتا ہو۔

۴..... "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحلیدۃ)، ج ۲۱، ص ۶۰۳۔

مآخذ ومراجع

دار الكتب العلمية، بيروت

المكتبة الرشيدية، كوثه

مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة

دار الاشاعت، كراچی

مكتبه رضويه، كراچی

دار الكتب العلمية، بيروت

میر محمد کتب خانہ، كراچی

دار الاشاعت، كراچی

دار الاشاعت، كراچی

دار الكتب العلمية، بيروت

مكتبه عثمانية، كوثه

دار الكتب العلمية، بيروت

میر محمد کتب خانہ، كراچی

دار إحياء التراث العربي، بيروت

دار المعرفة، بيروت

دار المعرفة، بيروت

میر محمد کتب خانہ، كراچی

دار السلام، الرياض

دار الفكر، بيروت

ضياء القرآن پبلیکیشنز، كراچی

الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان

أشعة اللمعات شرح المشكاة

البحر الزخار المعروف بمسند البزار

براهين قاطعه

بہار شریعت

تاريخ بغداد أو مدينة السلام

تاريخ الخلفاء للسيوطي

تحذير الناس

نحفة اثنا عشرية (أردو)

الترغيب والترهيب

تفسير روح البيان

تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان

تفسير القرآن العظيم لابن كثير

التفسير الكبير للإمام الفخر الرزاي

تفسير النسفي

تقريرات الرافعي على رد المحتار

تقوية الإيمان

جامع الترمذي

حاشية الصاوي على تفسير الحلالين

حدائق بخشش

حفظ الایمان

قدیمی کتب خانہ، کراچی

حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفياء

دار الکتب العلمیۃ، بیروت

الخیالی حاشیۃ علی شرح العقائد النسفیۃ

دافع البلاء

مرکز اہل السنۃ برکات الرضا، الہند

الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ

دار المعرفۃ، بیروت

ردّ المحتار علی الدرّ المختار

رسائل نعیمیہ

نعیمی کتب خانہ، گجرات

روحانی خزائن

دار المعرفۃ، بیروت

الزواج عن اقتراح الکبائر

سنن أبی داود

دار السلام، الرياض

سنن ابن ماجہ

دار السلام، الرياض

سنن الدارمی

قدیمی کتب خانہ، کراچی

السنن الکبری للبیہقی

دار الکتب العلمیۃ، بیروت

سیرت صدر الشریعۃ

مکتبۃ اعلیٰ حضرت

شرح السنۃ

دار الکتب العلمیۃ، بیروت

شرح صحیح مسلم، للنووی

ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

شرح العقائد النسفیۃ

قدیمی کتب خانہ، کراچی

شرح الفقہ الاکبر لملا علی القاری

میر محمد کتب خانہ، کراچی

شرح المواقف

دار الکتب العلمیۃ، بیروت

شعب الایمان

دار الکتب العلمیۃ، بیروت

صحیح البخاری

دار السلام، الرياض

صحیح مسلم	دار السلام، الرياض
الفتاوی الرضویة (الجديدة)	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
الفتاوی الہندیہ	المکتبۃ الرشیدیہ، کوئٹہ
فیض القدير شرح الحامع الصغير	دار الکتب العلمیہ، بیروت
کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال	دار الکتب العلمیہ، بیروت
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	دار الفکر، بیروت
مدارج النبوت	مركز أهل السنة بركات الرضا، الهند
مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاة المصابيح	دار الفکر، بیروت
المسامرة بشرح المسامرة	مطبعة السعادة بمصر
المستدرک علی الصحیحین	دار المعرفة، بیروت
مسند أبي يعلى الموصلي	دار الکتب العلمیہ، بیروت
المسند للإمام أحمد بن حنبل	دار الفکر، بیروت
المعتقد المنتقد مع المعتمد المستند	برکاتی پبلشرز، کراچی
المعجم الأوسط للطبراني	دار الکتب العلمیہ، بیروت
معجم البلدان	دار إحياء التراث، بیروت
المعجم الكبير للطبراني	دار إحياء التراث، بیروت
معجم لغة الفقهاء	إدارة القرآن والعلوم، کراچی
ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی	مشتاق بک کارنر، اردو بازار، لاہور
النبراس شرح شرح العقائد	مکتبۃ حقانیہ، ملتان
نسیم الرياض في شرح شفاء للقاضي عياض	دار الکتب العلمیہ، بیروت
اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الأكابر	دار الکتب العلمیہ، بیروت

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابل مطالعہ کتب

﴿ شعبہ کتب اعلیٰ حضرت ﴾

(۱) **کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات:** یہ کتاب (کفل الفقیہ العاہم فی احکام قرطاس اندراہم) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔ جس میں نوٹ کے تبادلے اور اس سے متعلق شرعی احکامات بیان کئے گئے ہیں۔ (کل صفحات: ۱۱۵)

(۲) **ولایت کا آسان راستہ (تصویر شیخ):** یہ رسالہ (الیافوتۃ الواسطۃ) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے جس میں پیر و مرشد کے تصور کے موضوع پر وارد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ (کل صفحات: ۶۰)

(۳) **ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان):** اس رسالے میں تمہید ایمان کے مشکل الفاظ کے معنی اور ضروری اصطلاحات کی مختصر تشریحات درج کی گئی ہیں۔ (کل صفحات: ۷۳)

(۴) **معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و شرع تدبیر فلاح و نجات و اصلاح):** اس رسالے میں پورے عالم اسلام کے لیے چار نکات کی صورت میں معاشی حل پیش کیا گیا ہے۔ (کل صفحات: ۳۱)

(۵) **شریعت و طریقت:** یہ رسالہ (مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء) کا حاشیہ ہے۔ اس عظیم رسالے میں شریعت اور طریقت کو الگ الگ ماننے والے جاہلوں کی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: ۵۷)

(۶) **ثبوت ہلال کے طریقے (طریق اثبات ہلال):** اس رسالے میں چاند کے ثبوت کے لیے مقرر شرعی اصول و ضوابط کی تفصیلات کا بیان ہے۔ (کل صفحات: ۶۳)

(۷) **عورتیں اور مزارات کی حاضری:** یہ رسالہ (جمل السور فی بھی النساء عن ریدۃ انقبور) کا حاشیہ ہے۔ اس رسالے میں عورتوں کے زیارت قبور کے لیے نکلنے سے متعلق شرعی حکم پر وارد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات شامل ہیں۔ (کل صفحات: ۳۵)

(۸) **اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اطہار الحق الجلی):** اس رسالے میں امام اہل سنت علیہ رحمۃ الرحمن پر بعض غیر مقلدین کی طرف سے کیے گئے چند سوالات کے مدلل جوابات بصورت اترو و پود درج کئے گئے ہیں۔ (کل صفحات: ۱۰۰)

(۹) **عیدین میں گلے ملنا کیسا؟** یہ رسالہ (وشاح الحید فی تحلیل معانقۃ العید) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔ اس رسالے میں عیدین میں گلے ملنے کو بدعت کہنے والوں کے رد میں دلائل سے مزین تفصیلی فتویٰ شامل ہے۔ (کل صفحات: ۵۵)

(۱۰) **راہ خدا عز و جل میں خرچ کرنے کے فضائل:** یہ رسالہ (راۃ الفحط و انوباء بدعۃ الحیران و مواساة الفقراء) کی تسہیل و تخریج پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ پڑوسیوں اور فقراء سے خیر خواہی اور ہمدردی کے لیے صدقہ کے فضائل پر مشتمل احادیث و حکایات کا بہترین مجموعہ ہے۔ (کل صفحات: ۴۰)

(۱۱) **دعاء کے فضائل:** یہ رسالہ (أحسن الدعاء لأداب الدعاء معہ دلیل المدعا لأحسن)

السوءاء) کی حاشیہ و تسہیل اور تخریج پر مشتمل ہے، جس میں دعاء سے متعلق تفصیلی احکام کا بیان ہے اور ہر ہر موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے (کل صفحات ۱۴۰)

شانع ہونے والے عربی رسائل:

از امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

- (۱) کفیل الفقیہ الفاضل (کل صفحات: ۷۴)۔ (۲) تمہید الایمان۔ (کل صفحات: ۷۷)
- (۳) الاجازات المتینۃ (کل صفحات: ۶۲)۔ (۴) اقامۃ القیامۃ (کل صفحات: ۶۰)۔ (۵) الفضل الموهبی۔ (کل صفحات: ۴۶) (۶) أجلی الاعلام۔ (کل صفحات: ۷۰) (۷) الزمزمۃ القمریۃ (کل صفحات: ۹۳) (۸) حسام الحرمین علی منحر الکفر والہین۔ (کل صفحات: ۱۹۴)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

- (۱) خوف خدا عزوجل: اس کتاب میں خوف خدا تعالیٰ سے متعلق کثیر آیات و کریمہ، احادیث و مبارکہ اور بزرگان دین کے اقوال و احوال کے بکھرے ہوئے موتیوں کو سلک تحریر میں پروانے کی کوشش کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 160)
- (۲) انفرادی کوشش: اس کتاب میں نیکی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی ضرورت، اسکی اہمیت، اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اسلاف کی انفرادی کوشش کے ”۹۹“ منتخب واقعات کو بھی جمع کیا گیا ہے جس میں بانی دعوت اسلامی امیر اہل سنت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارد قادری دامت برکاتہم العالیہ کے ”۳۵“ واقعات بھی شامل ہیں نیز کتاب کے آخر میں انفرادی کوشش کے عملی طریقے کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں۔ (کل صفحات: 200)

- (۳) شاہراہ اولیاء: یہ رسالہ سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ”منہاج العارفین“ کا ترجمہ و تسہیل ہے۔ اس رسالے میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غور و فکر یعنی ”فکر مدینہ“ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ مثلاً انسان کو چاہئے کہ دن اور رات پر غور کرے کہ جب دن کی روشنی پھیل جاتی ہے تو رات کی تاریکی رخصت ہو جاتی ہے اسی طرح جب نیکیوں کا نور انسان کو حاصل ہو جائے تو اس کے اعضاء سے گناہوں کی تاریکی رخصت ہو جاتی ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت غور کرے کہ کس عظمت والے رب عزوجل کے گھر میں داخل ہو رہا ہے؟ اسی طرح عبادت کرتے وقت غور کرے کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو رب تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی، علیٰ حد القیاس۔ (کل صفحات: 36)

- (۴) فکر مدینہ: اس کتاب میں فکر مدینہ (یعنی محلہ) کی ضرورت، اسکی اہمیت، اس کے فوائد اور بزرگان دین کی فکر مدینہ کے ”131“ واقعات کو جمع کیا گیا ہے جس میں بانی دعوت اسلامی امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارد قادری دامت برکاتہم العالیہ کے ۴۱ واقعات بھی شامل ہیں نیز مختلف موضوعات پر فکر مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ (کل صفحات: 164)

- (۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ اس رسالے میں اُن تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی

گئی ہے جو ایک طالب علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہو سکتے ہیں۔ یہ رسالہ بنیادی طور پر درس نظامی کے طلباء اسلامی بھائیوں کو مد نظر رکھ کر لکھا گیا ہے، لیکن اسکول و کالج میں پڑھنے والے طلباء (Students) کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ اس لئے انفرادی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ یہ رسالہ ان طلباء تک بھی پہنچائیں کیونکہ اس رسالہ میں اپنے مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاء اللہ عزوجل“ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بہت سے مقامات پر نیکی کی دعوت بھی پیش کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 132)

(۶) **نماز میں لقمہ دینے کے مسائل :** نماز میں لقمہ دینے کے مسائل پر مشتمل ایک کتاب جس میں مختلف صورتوں کا حکم اکابرین رحمہم اللہ کی کتابوں سے ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ عوام الناس کی ان مسائل تک آسانی سے رسائی ہو سکے اور اس مسئلہ کے بارے میں لوگوں میں جو مختلف قسم کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔ (کل صفحات: 39)

(۷) **جنت کی دوچابیاں :** اس کتاب میں پہلے جنت کی نعمتوں کا بیان کیا گیا ہے، پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے زبان و شرم گاہ کی حفاظت سے متعلق دی گئی ایک بشارت ذکر کی گئی ہے۔ اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ ہم اس ضمانت کے حق دار کس طرح بن سکتے ہیں۔ حسب ضرورت شرعی مسائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ امید واثق ہے کہ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ایک مقام پر اتنی تفصیل آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملے گی۔
ذکر فضل اللہ العظیم (کل صفحات: 152)

(۸) **کامیاب استاذ کون؟** اس کتاب میں ان تمام امور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق تدریس سے ہو سکتا ہے مثلاً سبق کی تیاری، سبق پڑھانے کا طریقہ، سننے کا طریقہ علیٰ حد القیاس۔ یہ کتاب بنیادی طور پر شعبہ درس نظامی کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے لیکن حفظ و ناظرہ کے ساتھ بھی معمولی ترمیم کے ساتھ اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتے ہیں نیز اسکول و کالجز میں پڑھانے والے اساتذہ کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں ہے۔ (کل صفحات: 43)

(۹) **نصاب مدنی قافلہ :** اس کتاب میں مدنی قافلہ سے متعلق امور کا بیان ہے، مثلاً مدنی قافلہ کی اہمیت، مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے، مدنی قافلہ کا جدول، اس جدول پر عمل کس طرح کیا جائے، امیر قافلہ کیسا ہونا چاہیئے؟ علاوہ ازیں موضوع کی مناسبت سے امیر اہل سنت بانی دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی پھول بھی اس کتاب میں سجادیئے گئے ہیں۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے۔ (کل صفحات: 196)

(۱۰) **حسن اخلاق :** یہ کتاب دنیائے اسلام کے عظیم محدث سیدنا امام طبرانی علیہ الرحمۃ کی شاہکار تالیف ”معجم الاخلاق“ کا ترجمہ ہے اس کتاب میں امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے اخلاق کے مختلف شعبوں کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔ امید واثق ہے کہ یہ کتاب شب و روز انفرادی کوشش میں مصروف رہنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ (کل صفحات: 74)

(۱۱) **فیضان احیاء العلوم :** یہ کتاب امام غزالی علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز کتاب ”احیاء العلوم“ کی تلخیص و تسہیل ہے جسے درس دینے کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ اخلاص، مذمت دنیا، توکل،

صبر جیسے مضامین پر مشتمل ہے۔ (کل صفحات: 325)

(۱۲) **راہِ علم:** یہ رسالہ ”تعلیم المتعلم طریق التعلم“ کا ترجمہ و تسہیل ہے جس میں ان امور کا بیان ہے جن کی رعایت راہِ علم پر چلنے والے کے لئے ضروری ہے۔ اور ان باتوں کا ذکر ہے جن سے اجتہادِ معلم و متعلم کے لئے ضروری ہے۔ (کل صفحات: 102)

(۱۳) **حق و باطل کا فرق:** یہ کتاب حافظ ملت عبدالعزیز مبارکپوری رحمہ اللہ کی تالیف ہے ”جسے حق و باطل کا فرق“ کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے عقائد حق و باطلہ کے فرق کو نہایت آسان انداز میں سوالاً جواباً پیش کیا ہے جس کی وجہ سے کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کا آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ (کل صفحات: 50)

(۱۴) **تحقیقات:** یہ کتاب فقیر اعظم ہند، مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ تالیف ہے، تحقیقی انداز میں لکھی گئی اس کتاب میں بد مذہبوں کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ مثلاً شیانِ حق کے لئے نور کا مینارہ ہے۔ (کل صفحات: 142)

(۱۵) **اربعین حنفیہ:** یہ کتاب فقیر اعظم حضرت علامہ ابو یوسف محمد شریف نقشبندی علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے۔ جس میں نماز سے متعلق چالیس احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور اختلافی مسائل میں حنفی مذہب کی تقویت نہایت مدلل انداز میں بیان کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 112)

(۱۶) **بیٹے کو نصیحت:** یہ امام غزالی علیہ الرحمۃ کی کتاب ”ایہا الولد“ کا اردو ترجمہ ہے۔ بچوں کی تربیت کے لیے لاجواب کتاب ہے اس میں اخلاص، مذمت مال اور توکل جیسے مضامین شامل ہیں۔ (کل صفحات: 64)

(۱۷) **طلاق کے آسان مسائل:** اس فقہی کتاب میں مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے جس کی بنا پر طلاق سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا کافی حد تک ازالہ ہو سکتا ہے۔ (کل صفحات: 30)

(۱۸) **توبہ کی روایات و حکایات:** اس کتاب کی ابتداء میں توبہ کی ضرورت کا بیان ہے، پھر توبہ کی اہمیت و فضائل مذکور ہیں۔ اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ کبھی توبہ کس طرح کی جاسکتی ہے؟ اور آخر میں توبہ کرنے والوں کے تقریباً 55 واقعات بھی نقل کئے گئے ہیں۔ امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب اصلاحی کتب میں بہترین اضافہ تصور ہوگی۔ ان شاء اللہ عزوجل (کل صفحات: 124)

(۱۹) **الدعوة الى الفكر (عربی):** یہ کتاب محقق جلیل مولانا منشاء تائش قصوری مدظلہ العالی کی مایہ ناز تالیف ”دعوتِ فکر“ کا عربی ترجمہ ہے جس میں بد مذہبوں کو اپنی روش پر نظر ثانی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (کل صفحات: 148)

(۲۰) **آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے):** فی زمانہ ایک طرف ناقص اور کامل پیر کا امتیاز مشکل ہے تو دوسری طرف جو کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ ہیں بھی تو انہیں اپنے مرشد کے ظاہری و باطنی آداب سے آشنائی نہیں۔ ان حالات میں اس بات کی اُخذ ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسی تحریر ہو جس سے شریعت کی روشنی

میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ناقص اور کامل مرہد کی پہچان بھی ہو سکے اور کامل مرہد کے دامن سے وابستگانِ آدابِ مرہد سے مطلع ہو کر ناواقفیت کی بنا پر طریقت کی راہ میں ہونے والے ناقابلِ تصور نقصان سے بھی محفوظ رہ سکیں۔ اس حقیقت کو جاننے اور مرہدِ کامل کے آداب سمجھنے کیلئے آدابِ مرہدِ کامل کے مکمل پانچ حصوں پر مشتمل اس کتاب میں شریعت و طریقت سے متعلق ضروری معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: تقریباً 200)

(۲۱) **ٹی وی اور ٹی وی**: فی زمانہ حالات بڑی تیزی کے ساتھ تنزلی کی طرف بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی جہاں چارہا ہے تو دوسری طرف بد عقیدگی کے خوفناک طوفان کی ہولناکیاں بربادی کے بھیا تک مناظر پیش کر رہی ہیں۔ ان حالات میں میڈیا کا طرزِ عمل بھی سب کے سامنے ہے۔
"T.V اور ٹی وی" نامی اس رسالے میں ٹی وی اور ٹی وی کے ناجائز استعمال کی تباہ کاریوں اور جائز استعمال کی مختلف صورتوں اور فی زمانہ اس کی ضرورت کا بیان ہے۔ (کل صفحات: 32)

(۲۲) **فتاویٰ اہل سنت**: اس سلسلے میں سات حصے شائع ہو چکے ہیں۔
(۲۳) عجائب القرآن مع غرائب القرآن: اس کتاب کی جدید کمپوزنگ، پرانے نسخے سے مطابقت اور نہایت احتیاط سے پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔ حوالہ جات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 206)
(۲۴) جنت میں لے جانے والے اعمال: اس کتاب میں مختلف نیک اعمال مثلاً حصولِ علم، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، دیگر صدقات، تلاوتِ قرآن، صبر، حسنِ اخلاق، توبہ، خوفِ خدا عزوجل اور درودِ پاک کے ثواب کے بارے میں دو ہزار 2000 سے زائد احادیث موجود ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے خود میں عمل کا جذبہ بیدار ہوتا محسوس کریں گے ان شاء اللہ عزوجل۔ نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کے لئے اس میں کثیر مواد موجود ہے۔ (تقریباً 1000 صفحات)

﴿ شعبہ درسی کتب ﴾

(۱) **تعریفات نحویہ**: اس رسالہ میں علمِ نحو کی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ و توضیحات جمع کر دی گئی ہیں۔ اگر طلباء ان تعریفات کا استخراج کر لیں تو علمِ نحو کے مسائل و ابحاث سمجھنے میں بہت سہولت رہے گی، ان شاء اللہ عزوجل۔ (کل صفحات: 45)

(۲) **کتاب العقائد**: صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ کی تصنیف کردہ اس کتاب میں اسلامی عقائد اور حدیثِ پاک کی روشنی میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے تین جھوٹے مدعیانِ نبوت (کذابوں) میں سے چند کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ (کل صفحات: 64)

(۳) **نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر**: یہ کتاب فنِ اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی بے مثال تالیف "**نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر**" کی عربی شرح ہے۔ اس شرح میں قوت و ضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی

وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (کل صفحات: 175)

(۳) **زبدۃ الفکر شرح نخبة الفكر**: یہ کتاب فن اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی بے مثال تالیف ”**نخبة الفكر فی مصطلح اہل الاثر**“ کی اردو شرح ہے۔ اس شرح میں قوت و ضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (کل صفحات: 91)

(۴) **شریعت میں عرف کی اہمیت**: یہ رسالہ امام سید محمد امین بن عمر عابدین شامی علیہ الرحمۃ کے عرف سے متعلق تحریر کردہ عربی رسالے ”**نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف**“ کا عربی ترجمہ ہے۔ تخصص فی الفقہ کے طلباء اس کا ضرور مطالعہ کریں۔ (کل صفحات: 105)

(۵) **اربعین السنویہ** (عربی): علامہ شرف الدین نووی علیہ الرحمۃ کی تالیف جو کہ کثیر مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ اس کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔ (کل صفحات: 121)

(۶) **نصاب التجوید**: اس کتاب میں درست مخارج سے حروف قرآنیہ کی ادائیگی کی معرفت کا بیان ہے۔ مدارس دینیہ کے طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ (کل صفحات: 79)

(۷) **گندستہ عقائد و اعمال**: اس کتاب میں ارکان اسلام کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 180)

﴿ شعبہ تراجم کتب ﴾

ان رسائل کے عربی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

- (۱) بادشاہوں کی ہڈیاں (عظام الملوك) (مؤلف: بانی دعوت اسلامی مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)
 - (۲) مردے کے صدمے (ہموم المیت) (مؤلف: بانی دعوت اسلامی مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)
 - (۳) شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)
 - (۴) ضیائے درود و سلام (ضیاء الصلوۃ والسلام) (مؤلف: بانی دعوت اسلامی مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)
- ان رسائل کے فارسی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

- (۱) ضیائے درود و سلام، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)
- (۲) غفلت، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)
- (۳) ابو جہل کی موت، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)
- (۴) احترام مسلم، (مؤلف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی)
- (۵) دعوت اسلامی کا تعارف۔

اس کے علاوہ امیر اہل سنت مدظلہ العالی کے کئی رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔

اسلام جو مجدد (سندھی): (کل صفحات: 52)